

معارف الحدیث

بعضی

احادیث نبوی کا ایک جمیلہ و مباحث تحقیق
اردو ترجمہ اور تشریحات کے لئے

جلد ہجت

کتاب المقامات والاعمال الامان

حصہ دو

مالی

مولانا محمد شعیور سعیدی

دارالشاعت

کالی بارہ سو چھٹیں نمبر : 7115
بلا جن بکان میں انتظامی کاموں

طاعت کیوں نا یعنی : مادہ ۲۷۳
باختام : غیل اشرف خانی مدارالاشامت کرامی
پرس : احمد پنځک کار پر یعنی

۔۔۔۔۔

بیت القرآن مددود باد اکرمی
بیت معلوم ۲۰ مددود بیانی اکمل اکبر
کتبہ علی ۱۸ مددود باد اکبر
کتبہ معلوم کوئی کرامی نہیں
کتبہ معلوم کوئی کرامی نہیں
کتبہ معلوم کوئی کرامی نہیں
بیت معلوم کوئی کرامی نہیں

اور جملہ معارف کوئی کرامی نہیں
اور مسلمات ۲۰۰۰ مددود اکبر
لورج القرآن ۴۹۷/۰ مددود باد اکبر
کتبہ معلوم کوئی کرامی نہیں
کتبہ معلوم کوئی کرامی نہیں
کتبہ معلوم کوئی کرامی نہیں
بیت معلوم کوئی کرامی نہیں

فہرست مضمون

.....	پیش انداز
.....	ٹکان و اخوان لوراس کے متعلق
۱	ٹکان اور شدی کا طریقہ
۲	مردوں محدث کے جزو سلاپ دار اس سے چیزیں اور نوادرات کے بارے میں ذکر جائیں
۳	کے طریقہ اور خلابے
۴	جس محدث سے ٹکان کرنے کا درود اور اس کو ایک نظر کیوں لے رہا گناہ نہیں
۵	ٹکان شدی کے چام پر دوسرا چام نہ دیا جائے
۶	ٹکان کے معاف نہیں محدث کی مرضی پوریں کا مقام
۷	خرودی ہے کہ ٹکان پوری پچھے نہ ہو اکٹھا ہے اور
۸	شدن کے لئے کوہا شاہد خروڈی
۹	خطبہ ٹکان
۱۰	مر کی انہیں اوزن کا گروم
۱۱	ٹکان کے بعد ملکہ بڑا اور وہ
۱۲	شدی ہتھی بھل پھکی لور آسان ہو اتھی ہاہر کرتے
۱۳	فاطمی تحقیق
۱۴	ٹکانی کے بعد ریس
۱۵	وہر کیاد محدث تمہل کرنی ہے
۱۶	کیسے لوگوں کا کمالات کھانا جائے
۱۷	مہشرت سے متعلق ہدایات و احکام
۱۸	مہشرت کے وقت کی دعا
۱۹	مہشرت ایک رہا ہے اس کا اخراج پڑیں گے
۲۰	ٹکان، تحقیق نظری اُلیٰ پر طرد کی حالت
۲۱	مرزل

۳۳	لکھنؤ میں بیرونی مکتب کی ایجاد
۳۴	بیرونی مکتب کے ساتھ پرہنگن، مدل و صافت
۳۵	لکھنؤ میں بیرونی مکتب
۳۶	لکھنؤ میں بیرونی مکتب
۳۷	لکھنؤ میں بیرونی مکتب
۳۸	لکھنؤ میں بیرونی مکتب
۳۹	لکھنؤ میں بیرونی مکتب و نایخنہ گنگہ
۴۰	لکھنؤ میں بیرونی مکتب کے تجھے ہوئے شرمنی حکم
۴۱	لکھنؤ میں بیرونی مکتب کی طلاق بھائی
۴۲	لکھنؤ میں بیرونی مکتب اسخ کی طلاق
۴۳	لکھنؤ میں بیرونی مکتب کی طلاق
۴۴	لکھنؤ میں بیرونی مکتب
۴۵	لکھنؤ میں بیرونی مکتب کی عدالت لور سوگ

کتاب المخالفات

۴۶	مغلی مخالفات انسانوں کی بھرپوری خرچ دیتے اسی باب میں خود کو عدیہ پڑائے جو بھروسی حاصل
۴۷	مغلی مخالفات کی حاصل کرنے کی تحریر کو عشق فرائض میں سے ہے
۴۸	مغلی مخالفات میں مرد پہلے پہیے کی احیت و ضرورت
۴۹	مغلی اور زیست دلی کے ساتھ کاموں کا نام کرنے والے افسوس و مرضیوں کی تحریر
۵۰	دست کاری احیت و حراثت اور عنت و حرودری کی فضیلہ
۵۱	زندگی و موت کا قیمت اکبر و ولی
۵۲	جاہوں اور دولت مذکورہ موسیٰ کے لئے ارشادی تحریک ہے
۵۳	مغلی مخالفات کی تراکت و پھیلت
۵۴	حریمیں ای خوس عبدہ اجنبی
۵۵	عزم قتوی۔ مشترے سے بھگی پر کہنے ضروری
۵۶	مغلی مخالفات میں دادرین کے ساتھ زلی اور رکاوی
۵۷	ترفی کی تخلیت میں اور اس نے خلق مخالفات
۵۸	ترفی کا مخالف جا گھنیں اور اس کے بعد سے میں تھنڈ دھنڈ لیا
۵۹	ترفی ادا کرنے کی تھنڈہ ہو تو اسکے تخلیل اور اس کی دے گا
۶۰	ترفی لیٹنے کے لئے اس کے پڑے میں خود گھنٹہ کا ملنے میں

۶۹

رہا (سون)

تریزو فروخت کے متعلق پیشوی ادکام و چالیات

- ۷۰ پھلوں کی نصل تبدیلی پہلے دینی تریزو جائے
- ۷۱ پھدوں کے لئے نصل کا سکن رواجی
- ۷۲ جو بیرونی احوال اپنے اس نے ہو اس کی اتفاق کی جائے
- ۷۳ اگر طور و غیرہ تریزو جانے والا ہائے پہلے اس کو فروخت کو جائے
- ۷۴ مختصر (خی) طریقوں میں سے تریزو فروخت کی صفات
- ۷۵ فروختی بیٹھ کا سبب بچھائے کی جائے سماں عرض ہو رہا ہے
- ۷۶ پیچھے والی طریقوں نے عالم کی ہوا گئی سے پہلا ہوا کندھاۓ کی معاصرہ
- ۷۷ خلام کے طریقوں پر تریزو فروخت
- ۷۸ زیادہ لمحے کملے کے لئے اخیرہ الحدیثی کی صفات
- ۷۹ تعمیر یعنی تھلوں پر کمزوری کا سکن
- ۸۰ خرید و فروخت کا معاملہ جمع کرنے کا اقتدار
- ۸۱ خیار عیوب (یعنی عیوب کی وجہ سے) سماں جمع کرنے کا اقتدار
- ۸۲ اگالہ (یعنی اپنے کا معاملہ) مکمل ہو جائے کے بعد سمجھو رہا ہے
- ۸۳ سو اگر وہ کوششیں کھانے کی معاصرہ
- ۸۴ دلکش و دلکشی میں کوششیں کھانے کا کام
- ۸۵ اگر تباہت میں کوششی اور تقویے کے سامنے بھی تو جائز بہت غربہ
- ۸۶ مکان لور چھوڑ وغیرہ کی فروخت کے بہنسے میں ایک مشکنہ ہو رہا ہے
- ۸۷ کار و بار میں شرکت کا حجۃ وحدہ و تقدیری کی ہائیکو
- ۸۸ تباہت اور کار و بار میں کسی کوہ ملک ہوئی بھی جائز ہے
- ۸۹ اچارہ (یعنی جو وہی اور گرفت و دلکشی)
- ۹۰ لگان یا ہائی پر زمینی دینا
- ۹۱ زم کے لئے ہو جو گلے پر سلطنت ہے
- ۹۲ صدست (حکیمی)
- ۹۳ حسب (کسی دوسرے کی بیڑ نالی سے لئا)
- ۹۴ پدیہ تحریفیں
- ۹۵ پہلوں کی کورٹ وہ کر کے بہت جو کر آئے
- ۹۶ پہیے کا بدلہ دینے کے ہنسے میں اپنے کام کا سمول ور پڑھتے

۱۷۵	جس ستوں کا شتر پر اور لائن کے لئے دھماکے شتر
۱۷۶	۱۷۶ جیسے ہی تین کاہر یہ تحول ہی کرو جائے
۱۷۷	۱۷۷ پڑی وسے کر والیں یعنی جو کمرہ بند
۱۷۸	۱۷۸ کن لوگوں کے ۲ ہیں لہماں ہیں
۱۷۹	۱۷۹ وقت فی سکلی اللہ
۱۸۰	۱۸۰

دیجت

ظہیرہ عدالت

۱۸۱	۱۸۱ اور غیر مقول حاکم و چمنی
۱۸۲	۱۸۲ چمنی اور حاکم سے اگر بختی ٹھٹھی ہو جائے
۱۸۳	۱۸۳ اور چمنی اور ورزشی چمنی و حاکم
۱۸۴	۱۸۴ رشتہ لینے اور دینے والے سقی لحنی
۱۸۵	۱۸۵ حاکم اور قاضی پذیری اور آنکش
۱۸۶	۱۸۶ حکومت کے خالب اللہ کی درود حلال سے حروم
۱۸۷	۱۸۷ چمنوں کے لئے ریخنا مقول محدود چیزیں
۱۸۸	۱۸۸ دھنے بے کے لئے دخل اور جمعت ضروری
۱۸۹	۱۸۹ جھوٹے ذمہ دار جھوٹی تم والوں کا عکادہ ہم
۱۹۰	۱۹۰ خور حمور پھٹکے ختم سے بھی درستے کی جزو حلال نہیں ہو سکتی
۱۹۱	۱۹۱ جھوٹی تم شریعہ زینہ گلہ کبرہ
۱۹۲	۱۹۲ کوئاں گوں کی گوئی ستر نہیں
۱۹۳	۱۹۳

نظام حکومت خلافت والہدست

۱۹۴	۱۹۴ ہم کو اپنے کی اعتماد خدا اپنے کو تھوڑے بدر مدلپ کی وجہ سے
۱۹۵	۱۹۵ اپنے کو خویں کی خیر خویں کی خست تائیں
۱۹۶	۱۹۶ نظرِ حاجت کے لئے اپنے کو درستہ کھوار بنا جائیے
۱۹۷	۱۹۷ اپنے کا حجم اگر خلاف طریقت نہیں ہے تو ہم فی ان کی اعتماد کی جانے میں
۱۹۸	۱۹۸ نظامِ خراں کے سامنے اکوں حق کو کھل الہدیہ
۱۹۹	۱۹۹ حضرت کوسرہ کو حکومت مٹا کی جائیں
۲۰۰	۲۰۰ ظیور اپنا جائیں بھروسہ بھی کر سکتے ہوں اور حل و ختم کے اثاثاً پر بھی جھوڑ سکتے ہوں
۲۰۱	۲۰۱ خلافت میں شہزادہ ملکہ صرف ۳۰ سال
۲۰۲	۲۰۲ پہ شہزادہ بھر خراں کو تصحیح کا بھی طریقہ
۲۰۳	۲۰۳ خراں کا حجم و تکدد و مددی پہاڑاں کو تصحیح کر دھن الہدیہ اور خدا اعلیٰ اور ہے
۲۰۴	۲۰۴

پیش لفظ

دہنوف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي يعزى وجلalloه فتم الفيليت

اس تاجز بندے پر اس کے رب کریم کا ایک مطیع احسان اس سلسلہ "حواریں الحدیث" کی
ٹایپ کی نوشی ہے۔ اس کی چھ جلدی پہلے شائع ہو چکی ہے۔ چھی جلد کی جیتیت
کتاب العاشرۃ والمعاولات کے حصہ جول کی تحریر ہوئیں ساتھیں جلد اس کا حصہ دوام ہے۔
پہلے درود ان دونوں کو ایک ہی جلد میں شائع کرنے کا تھا اگر صفات بہت زیادہ ہو جائے تو اچھے
سے دو حصوں میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا جلد جلد ششم میں صرف مطالبہ سے متعلق نواز
خیں سو احادیث کی تحریر کی گئی تھیں۔

پہلی تحریر جلد پنجم میں اندر ہو طلاق ہو رہیں کے متعلقہ اسماقی مطالبات کو در تعلیم زندگی کے
تمام بیوی شعبوں اور روزمرہ وقایتی آئے والے مسائل کے پڑے میں رسول اللہ ﷺ کے تصریح
و سیفونہ کی مصوّلات تحریر کے ماتحت پیش کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو تکوں لرا تے اور
پڑھنے لوزتھی وہوں کو اچھی کی تیزی مطالہ رہے۔

چھی جلد کے ترمیع میں جو دیباپن ہے وہ اس ساتھیں جلد کا بھی دیا چکا ہے۔ بھر ہے کہ
اس کے مطالعہ سے پہلے اس پر تحریر اول مل جائے۔ البتہ اسی بات کی طرف پہلی تحریر کا انتہا ہے کہ
اسنے زندگی کے تمام پھوٹے پڑے مسائل کا اس احادیث کو در تحریری میں پیش کرنے والا وہ نبی ایسی تھا
جس نے نہ کسی قدیم اسلامی کتاب کا مطالعہ کیا ہوئہ محدثین قوموں کے قوانین اور ساتھیں کا نہ کیا
اسنڈ کے مابین کبھی ذہنسے تکریب نہ کیا ہے کہ اس کو فرقہ وہ مذاہد کو کہوں گے مگر نہ حکما تحد کیا ہے
آپ ﷺ کے نبی برحق ہونے کی لیکے وہ شنیدھل ہو رہا ہے اپنے مکان کا یک بھتیجا آٹا جھروڑ گھکھا ہے؟
ون قیمتیت سے یہ حقیقت بھی خوب روشن ہو جاتی ہے کہ اسلام انسانی زندگی ہو رہ فطرت کے
تھوڑوں کو کھل کر نہیں امکن ہے کہ تحریری میں کے ذریعہ اس کی رومنی ترقی کا مناسنی دوامی
ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام خصوصاً ہم کو اس نعمت کی تقدیر و اعلیٰ کی نوشی سبب فرمائے۔

انپے با توفیق ناظرین سے

آخری گزارش بیوادصیت

اس سے کچل جندوں کے دیکھنے میں بھی بھی کی تھی لوراپ بھی بھی ہے کہ حدیث نبی ﷺ کا مظاہر خالص مطہر سر کے طور پر ہر گزند کا جائے بلکہ آخری حضرت مولی اللہ طیب وسلم کے ساتھ اپنے اپیلانِ حق کو تازہ کرنے اور عمل کے لئے ہدایت حاصل کرنے کی نیت سے کیا جائے۔ نیز مظاہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کی محبت و حنفت کو دل میں ضرور بخوبی ادا کیا جائے اور اس طرح کوپ بدرِ تاج سے پڑھا جائے کہ گواہ حضور ﷺ کی مجلسِ اقدس میں حاضر ہیں اور آپ ﷺ فرمادے ہیں۔ لوراپ من رہے ہیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو عقبِ درودِ حنفیۃ الہدو برکات اور ان ایمانی کیفیات کا پکوڑ کچھ حصہ انشاء اللہ ضرور لصیب ہو گا جو محمد نبی ﷺ کے ان خوش نصیبوں کو حاصل ہوتی تھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے برلن راست رو جانی لوراپ ایمانی استفادہ کی دو دلکش عطا فرمائی تھی۔

اس عاجز نے اپنے اس کندہ لوراپ کو دیکھا ہے کہ وہ اک راوی اور حدیث نبی ﷺ کے درست و مظاہر کے لئے وضو کا اہتمام لرا تھے۔

اللہ تعالیٰ دام اللہ طیب السطور لوراپ اس کتب کے ناظرین کو بھی اور نصیب فرمائے آخری ہاتھ افریکی ہم لوراپ کا شتر ہے لوراپ کے اہتمام کے لئے اس سے حسنِ توفیق کی استعد علیور کو تایوں اور گناہوں کی معافی کیا ہے۔

عاجز دیکھا ہے

محمد مختار نعمانی علحدہ در

کوارٹر لارڈ جونز ۲۸ اسٹریٹ لندن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نکاح و ازدواج اور اس کے متعلقات

نکاح اور شادی کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ کی بخشش سے پہلے نکاح چالیت تھیں مگر بوس میں مرد و خواتیں کے باہمی تعلق اور بولاوے سے متعلق کسی طریقہ دور متابعتی رائج تھے ان میں سے بخش تہائی کرنے کے لئے اور شرمناک تھے ایک طریقہ اصول طور پر بھی اور شرمناک تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی اصلاح فراز کر بس اسی کو باقی رکھا اور دوسرے سارے طریقے تکم فرمادیئے تو ان کو علیگین سمجھا اور جرم قرار دیا۔

ابن حیان نے اپنے طرزِ مغل اور برشادوں سے نکاح و شادی کا جو عمومی طریقہ مقرر فریبا ہے وہ یہ ہے کہ خردگی طرف سے صورت کے اولیاء اور سرپرستوں کو یا ام نہ لے جائے اور شہزادی کی طلبہ و انتدھار کی جائے تو اگر رہنماؤں کو مناسب اور قرین مصلحت کمیں تو صورت کے عاظم بندوں اور صاحبو رائے ہونے کی صورت میں اس کی مردمی معلوم کر کے نہ کم من ہونے کی صورت میں اپنی تخلصات اور خیر خوبی کے مطابق رشتہ مخصوص کر لیں اور نکاح کروں۔ اور ظاہر ہے کہ بھی طریقہ نظرت و نکحت کے مبنی مطابق ہے۔

نکاح و شادی کی اصل زمرة ایسا چیز تھا کہ مخصوص صورت پر عائد ہوں گی اور وہی سادی ہر کے لئے ان کی پایہ ہو گی اس لئے اس کی پایہ اور رضاہندی لئنا بھی ضروری قرودیا گیا ہے کہ اس کے قص کا اصل عذر خود اسی کو قرودیا گیا ہے اور اس صورت کو حق نہیں ہے کہ اس کی مردمی کے خلاف کسی سے اس کا نکاح کرو۔ اسی کے ساتھ صورت کے شرف نسوانیت کی رعایت سے بولتے فرمائی گئی کہ معاملہ اولیاء اور سرپرستوں کے ذریعہ طے ہو اور وہی عقد و نکاح کرنے والے ہوں۔ یہ بات صورت کے مقام شرف کے خلاف ہے کہ کسی کی بھی بیوی بخے کا

معاملہ و خود براہ راست طے کرے اور خود سامنے آگر اپنے کو کسی کے لئے نہیں دے۔ علاوہ ازیں پچھے کسی لوگی کے نہیں کے کچھ امور کے خاتمہ انہی بھی پڑتے ہیں اس وجہ سے بھی بولیاں (خاتمہ انہی بزرگوں) کو کسی درجہ میں دخلی ترادیا گیا ہے۔ اس کے مطابق بھی حقیقت ہے کہ اگر سارا احتمالہ حورت ہلی کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو اور بولیا ہے تعلق رہتا تو اس کا بہت نیا نہ امکان ہے کہ یہ پھر اسی حورت کا کھانا ہے اور کسی کے دام قریب میں آگر خود اپنے حق میں تکلف نہ کر لے اُن سب وجہ کی بنا پر ضروری ترادیا گیا ہے کہ (عاصی، مستحکم صورتوں کے ملکوں) انکی دشادی ہو لیا رہی کے ذریعہ ہو۔

لکھ و شدی کے سلسلہ میں ایک رخصائی یہ بھی فرمائی گئی ہے کہ جس محنت سے لکھ کرنے کا ارادہ ہو اگر دیکھی بھلی بالکل نہ ہو تو اگر ہو سکے تو یام و نیت سے پہلے ایک نظر دیکھ لیا جائے تاکہ بھر میں کوئی خدش پیدا نہ ہو۔ یہ مفہوم ایک درجہ میں تبلیغ احمد حورتوں کے دیکھنے سے بھی پورا ہو سکتا ہے۔

ایک چونتی یہ بھی فرمائی گئی کہ اگر کسی حورت سے لکھ کے لئے کسی دوسرے مرد کی طرف سے یام دیا جا پکھا ہے تو وہ بکھر کے لئے انقدر توجہ کرے اور بات آتندہ جائے اس کے لئے پہاڑی دیا جائے۔ اس کی حکمت کا ہر ہے۔

لکھ کے لئے یہ بھی ضروری ترادیا گیا ہے کہ وہ خیر ہے ہو پچھو لوگوں کی موجودگی میں لکھنے ہو جو اس کے شاہد ہوں۔ بلکہ بھرتیا گیا ہے کہ سبھ میں ہو اسی طرح لکھ کے موقع پر غلطیہ بھی منسوخ ہے۔

مرد کی طرف سے حورت کے لئے سہر کا نرالہ بھی ضروری ترادیا گیا۔
ان سب امور اور لکھ کے دوسرے متعلقات سے تعلق رکھنے والے میں پڑھیا۔

مرد ہجرت کے جو زوال پر لوراں سے پہنچا ہوئے وہیں

لولاد کے پارے میں زمانہ جاہیت کے طریقے اور ضابطہ:

عَنْ خَيْرَةِ إِنِ الْكَاخَ هِيَ الْجَمِيلَةُ مَا كَانَ عَلَى لَوْبَعَةِ النَّعَاءِ فَيُكَاخَ مِنْهَا يُكَاخَ
إِنَّ النَّوْمَ يَعْطِي الرَّجُلَ إِلَى الرَّجُلِ وَلِلَّذِي أَرْبَعَتْهُ قَصْرَلَهَا لَمْ يَمْكُمْهُ
وَيُكَاخَ الْغَرْبَانَ الرَّجُلَ يَقُولُ لِأَنْتَ أَنْتَ إِذَا تَلَهَرَتْ مِنْ عَيْنِهَا أَرْسَلَ إِلَى الْمَلَائِكَ
الْمَنْتَهَى مِنْهُ وَيَعْرِلُهَا وَرَجُلًا وَلَا يَمْسَهَا لَهُنَّ حُنْيٌ يَعْنَى حَمْلَهَا مِنْ فَالِكَ

الرُّجُلُ الْبَارِيُّ تَسْتَعْبِيْعُ مِنْهُ فَلَمَّا تَقْتَلَ حَسَنَهَا أَهْمَاهَا زَوْجُهَا إِلَى أَنْتَهَى وَأَنْتَ
يَكْفُلُ كَلِيلَ رَجْلِهِ فِي نَجَادِهِ طَرَدَ لِكَانَ هَذَا الْبَكَاعُ بِكَاعُ الْأَمْبَعَادِ وَلِكَاعُ
الْأَغْرِيِّ تَسْتَعْبِيْعُ الرُّجُلُ مَافَرَقُ النَّفَرَةِ قَدْخَلَوْهُ حَلَّلَ الْعَرَابَةَ ثُلَّهُمْ أَعْصَمَهَا فَلَمَّا
حَسَنَتْ وَوَحْشَتْ وَفَرَّتْ حَلَّهَا لَمَّا يَقْدِمَ أَنْ تَضَعَ حَسَنَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ مُلْكَ
يَسْقَطُونَ وَجَلَّ أَنْ يَمْضِيَ حَسَنٌ يَعْجِمُوا حَسَنَهَا تَقْلُولُ لَهُمْ كَذَ غَرَقَمُ الْكَنْيَى مُلْكَ
بَنْ كَمْرُهُمْ وَكَذَ وَلَدَكَ فَلَهُمْ بَلَكَ بِالْمَلَائِكَةِ شَفَوْيَ مِنْ أَعْيُنِهِ يَلْمَعُهُمْ فَلَمَّا تَعْلَمُ بِهِ
وَلَكَمَا وَلَا يَسْتَعْبِيْعُ أَنْ يَمْضِيَ مِنْهُ الرُّجُلُ وَالْبَكَاعُ الْأَرْبَعُ تَسْتَعْبِيْعُ النَّاسُ الْكَبِيرُ
لَمْ يَخْلُوْهُ حَلَّلَ الْعَرَابَةَ لَا يَنْتَعْبِيْعُ بَعْنَ جَاهَهَا وَهُنَّ الْعَفَافُ مُكَنْ يَعْصِمُنَ عَلَيْهِ
أَوْلَاهُمْ وَأَهْلَاتِهِنَّ تَكْفُرُنَ عَلَمَهَا لَمَّا آتَاهُنَّ دَخْلَنَ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا حَسَنَتْ اِخْدَعَنَ
وَزَوَّدَتْ حَسَنَهَا جَمِيعُهُمْ لَهَا وَذَهَرَ إِلَهُمْ الْمَكَافَلَةُ لِمَ الْمُطَهَّرُوْنَ وَلِتَعْلَمُ بِالْأَدْبَرِيِّ مِنْ زَوْدَ
الْمَلَائِكَةِ بِهِ وَفِيمَنْ أَنْتَهُ لَا يَمْضِيَ مِنْ فَلَلَكَ... فَلَمَّا يَرْبَكْ مُحَمَّدَ حَسَنَهَا عَلَيْهِ
وَرَسَلَمْ بِطَعْنِيْعِيْنَ مَذَمَّ بِكَاعِ الْأَجَاجِيِّيْهِ مُكَلَّهَا إِلَى بِكَاعِ النَّاسِ الْفَوْزَمْ (روایت الحمراء)
ہم الموسکن حضرت مائیک صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (الرسول نے میان فربلا) اگر
نمازِ جاہلیت ملنے والا (جیسی مردوں کو نماز کے جوڑ طاپ پورا سے بیہم ادا نہ فرمائی تو اس سے
حُسْنِ کیوار طریقہ زانی تھی۔

ان میں سے ایک طریقہ (اوہ قابو) (صلی اللہ علیہ) آج بھی درج میں ہے کہ ایک
آدمی کی طرف سے دوسرے آدمی کو اس کی شکل میں اس کی اندر والیتِ لوگی کے لئے اپنی حکایت
دیا جائیں ہے۔ پھر وہ مہاسبِ سر مقرر کرے اس لاری کا ہاتھ اس آدمی سے کرو دلائے۔

وہ مرا طریقہ یہ تھا کہ کسی آدمی کی بھی جسم بیٹھ سکا ہوئی (اس وقت موڑتے
میں ملکہ ہوئے کی ملکہ جنڈیوہ جوئی ہے) اور وہ اسکی بیٹھی میان وہ آدمی کے ہڈے میں)
خود اپنی بھوپی سے کہ رنجا کہ تو اس آدمی کو بلا کر اس سے بیٹھ کر لے (یعنی اس سے تھل
کہ تم کسے بھروسی کی صلح حاصل ہونے کی کوشش کر) اور مگر وہ شوہر اپنی بھوپی
سے خود اس وقت بیک الگہ تھا بھبھ کر اس دوسرے آدمی سے صلح قرہبیا جائے کہ وہ اس
کے صلح کے آثار نماہر ہو جاتے تو اس کے بعد یہ شوہر جس بھوپی اپنی بھوپی سے صلح
کرنا کوہی سے کچھ اس غرض سے کرتا کہ ایک بھبھ (بیٹھی میان وہلا) پیدا ہو تو اس طریقہ
کو اپنے جس سبک میں لے جائیں گے۔

لہٰذا فرحاک طریقہ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے بھوپی پرست قبیلوں میں رائج تھا۔ (جیسا لگے مذکور)

اور ایک بار (شیرا) طریقہ یہ تھا کہ پہنچ آؤں تو کی لعلی (رواہت میں) "بخط" کا لفظ
ہے جو دس سے کم کے لئے بولا جاتا ہے لیکن حضرت کے پاس بھی کوئی لعلی اور ان میں سے ہر ایک
اس سے صبر کر دیا (وزیر سب) اسی رضا خاصی سے ہوتا تھا (بھر) اگر وہ حضرت علیہ السلام ہو جاتی اور
بچوں ہو جاتا تو پہنچ دن کے بعد روز کے بعد روان سب آدمیوں کو بولائی (اور شور کے مطابق) کسی کے لئے
بھی اس کی کمکتوں نہ ہوئی کہ وہ آئے اس لئے سب فی تھی جانتے تو کہی کہ جو کہر ہو جاتا
ہ تھیں مسلموں پر (اس کے نتیجے میں) انہرے یہ بچے بھی ہو جاتے اور بھر بھر روان نہیں سے جس کو
جاہی نہ زد کر کے کہتے لانے یہ تیرا لٹکا ہے۔ بھر دل لا کا اسی کامن ہو جاتا تھا اور وہ آدمی
انہر نہیں کر سکتا تھا (یہ تیرا طریقہ تھا)

اور یہ قابل طریقہ یہ تھا کہ ایک حضرت سے بہت سے لوگوں کا جنسی تعلق ہو جو اس کی
کے لئے کافی را کے کہدا ہے اسی پیشہ کو دیکھیں (آن جس کی نکے گمراہ کے دراءے
پر بھروسہ حضرت کے ایک نہن شب پر ناقہ خدا کوئی بھی حواسات کے پاس بھی جاتا تھا جس بان
میں سے کسی کو حملہ بناتا ہو پڑی پہنچ اس سے تعلق رکھنے والے سب لوگ حق
ہو جاتے اور قیافہ شماں کے اہر سن ہلاتے جاتے تھے (این قیافہ شماں سے اس پہنچ کو جس
کے خوف سے کھکھاتی کا لون کا تردید ہے اور اسی قیافے پر جنک جانے کے لئے بھروسہ اس
اس سے الگ چکن کر سکتا تھا (اہم بھوٹ میں حضرت مائکر رخی اللہ عنہا نے اسے جانے کا
سہ طریقہ پیش کرنے کے بعد فرمایا) میرجہب حضرت مولانا علیہ السلام کی طرف سے دعویٰ تھی
کہ سادجوں بھوٹ ۷۰-۷۲ آپ تھے نے جانیت کے ان سب (شیرا میں اسی طریقہ کے لئے مذکور ہے)

(جیسا کہ) میرجہب صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے انہوںہ کیا چاہیکا ہے کہ رسول
الله ﷺ کی بہت سے پہلے عرب کیسی گفتگوں ہو تو اسکیوں میں تھے کہ میرجہب کی پذیرت

(گذشتہ سے ہوتے) اسی کی صورت پر ہوئی تھی کہ پذیرت سب کا اکی ہوا تھا تھا اس کا نام اسلام
بھاری بھاری خسروں پر باقفل دیکھیں ہو تو آور ہو تو بعد اسی ایسے آدمی کے تعلق جو ان مقامات میں خلائق ہوتے
انہوںہ کی ہے کہا کہ اس آدمی سے تھیں ہم کر لے جاؤ اس کا حمل ترمذ ہا جائے اور میرجہب کی ملاقات
کا اور اسی طریقہ اسی اور خود اسی دلت پر ہے اگر رہنمایت بھی کہ اس دوسرے آدمی سے حمل
قریب ہے..... مولیٰ میں اس کو "استبداع" کہا جاتا ہے اسی سے اس کا ترجیح "خوبی" کیا ہے۔ بعد معاشرہ
میرجہب کا روانہ رہا ہے۔ اور اس کو چاکر اور دوست کہا جاتا ہے، اس کی صورت تریکہ قریب بھی
ہوتی ہے۔ اسکی تھیات میں اسے پہلے آرپی سائی سوائی بیانند مرسومی کی "سلیمان" نو پر کاش کا مظاہر کیا جاتے

اور تکفیر و تحریث نے ان کو آسمانِ جدایت کا چالاک و سوزنی چاولیں۔ اللہ تعالیٰ علیٰ سَلَّمَ وَسَلَّمَ
غبیبک وَنَبِیک وَشَوْلِ الرَّحْمَةِ مُغْرِجُ النَّاسِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى الْفَضْلِ بِأَنْذِلَكَ وَهَارِدِكَ
وَسَلِّمَ

جسِ حورت سے نکاح کرنیکا کا اعلوہ ہواں
کو ایک نظر دیکھ لیتا گا نہ شکر، بلکہ بھتر ہے:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفَقْرَ إِلَّا
فِي ظُلْمٍ أَمْ غَرْبَةٍ أَمْ جُنْحَةٍ إِنَّمَا الظُّلْمُ بِمَنْ يَعْلَمُ
عَزَّوَجَلَّ سَلَّمَ رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ سَرِّهِ وَهُنَّ مُجْاهِدُونَ
کبھی اکوئی کے دل میں کسی حورت کے لئے نکاح کا کام وسیع کا ذریلہ اسے تو اس کے واطنے کو نہ
ٹھیک نہ کر ایک نکلاس کو کھلے۔ (مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ)

عَنِ السَّعِيرَةِ بْنِ هُبَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْنُ الدِّينُ قَالَ لَيْلَةَ زَوْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى تَكْفِرِكُمْ إِلَيْهَا الَّذِي لَمْ يَلْمَعْ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَنْجَلُوا مِنْ
عَذَابِهِمْ إِلَّا لِيَأْمَمُنَّا إِلَيْهِمْ كَيْفَ أَخْرُجُهُمْ مِنْ
(رواء احمد و المولى والمسطفي و ابن ماجہ)

حورت سخراہ میں شعبہ رحمی اللہ عزیز سے رہا ہے کہ میں نے ایک خاتون کے لئے نکاح کا
پیارہ بیان کیا تھا کہ کیا تم رسول اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ تم نے اس کو کھا ہے؟
میں نے اس سے فرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں ہے تو آپ تعالیٰ نے فرمایا ایک نکار دیکھ لیوں اسی
حکم کے لئے نیزہ منید ہو گا کہ تم دلوں میں انتہاد بھیت اور خلقوفری رہے۔
(مسند احمد، مسلم، شذی، سکونی، ابن ماجہ)

(تقریب) رسول اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کا مقصود یہی ہے کہ نکاح و شادی کا مسئلہ بہت اہم
ہے ساری عمر کے لئے ایک فیصلہ اور معابرہ ہے یہ مناسب نہیں کہ یہ معاشرہ یا دوستی وسیلے برخی
کے ساتھ ادازہ ہرے میں ہو بلکہ واقعیت کو رسمیت کے ساتھ ہونا چاہیے۔ قابلہ اختوں کوں ہو
خاصل کر حورتوں کے ذریبہ بھی صحیح معلومات حاصل ہو سکتے ہیں اور بھی ذریبہ انتیار کیا جائے
اس کا بہر جمالِ حاصل کھا جائے کہ حورت کویاں کے گھر دلوں کو گرفتاری نہیں ہو بلکہ اچھا
ہے کہ ان کو خر بھی نہ ہو۔ سمنیں ایں دلوں میں حضرت جابر رحمی اللہ عنہ کا یہ میان مردی ہے کہ میں
نے ایک حورت کے لئے نکاح کا کیا وسیع کا ارادہ کیا تو رسول اللہ تعالیٰ کی اس بہایت کے مطابق

میں جھپٹ جھپٹ کر اس کو رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس نے اس سے نکال کر لایا۔

بیام پر دوسرا چیز امتحان دیا جائے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْصِيَنِي الْأَجْنَلُ
عَلَيَّ بِطْهَرٍ أَعْنَاهُ حَتَّىٰ يُنْكَحَ أَوْ يُفْرَدَ۔ (روواه البخاري و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنا
نکاح کرے کہ اپنے دوسرے بھلی کے نیام نکاح کے مقابلہ میں اپنا یام دے، تاً اکبرٰ وہ نکاح
کر لے گا جو اونہ سو براتے تھم ہو جائے۔ (مجھی حدائقہ کی سلسلہ)

(الشرع) مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے لام کے لئے اپنا یام دے دیا ہے
تو جب تک وہ مر کا مقابلہ نہ کرے تو جانتے کہ کسی دوسرے آدمی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنا یام
ویسیں کے لئے دے، ظاہر ہے کہ یہ بات پہلے یام دینے والے آدمی کے لئے اپنا ہو گوئی کا
باعث ہو گی لہر لکھی یا اُس سے نکھنے پیدا ہو سکتے ہیں۔

نکاح کے متعلق میں عورت کی سر رضی اور ولی کا اختیار:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ أَخْلُقُ بَنْفِيسِهَا
بَيْنَ وَلِيْهَا وَالْبَخْرُ مُسْتَغْلِفِهَا إِذْوَهَا لَهُ فَطْبِسَهَا وَأَذْلِهَا حَسْنَهَا۔ (روواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوهر
لیوڑ عورت کا اپنے طس کے پار سے میں اپنے ولی سے زیادہ حق اور احتیاط ہے تو بیکارہ لکھاری
کے باہر کو بھی جاویا جائے کہ اس کے نکاح کے باہر سے میں اس کی ابتدافت حاصل کرے تو اس کی
خاموشی کیلیں ابتدافت ہے۔ (مجھی سلسلہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْصِيَنِي الْأَجْنَلُ حَتَّىٰ
تَسْتَأْمِرُ وَلَا تُنْكَحُ الْبَخْرُ حَتَّىٰ يُنْكَحَ لَهُ زَوْجٌ لَا يَرْتَدُدُ إِذْنَهَا لَمَّا نَكَحَهُ
نَكَحَكَ (روواه البخاري و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر و زوجہ
عورت کا اس وقت تک کھا کر جو بھبھ کر کہ اس سے صیافحت کر لیا جائے تو اُس کو

(کوئی کا ہعن بھی اس کی ابادت کے لیے نہ کیا جائے سماں نے عرض کیا اس کی
بیعت کا طرز کیا ہوا؟ اپنے نکاحے لے نزدیک (درافت کرنے پر اس کا خالق موجود
(اس کی ابادت کیجاں) (گنجیدہ ہجی مسلم)

(کشی) انہم کے اصل حقیقیں نے شور و عورت، لیکن اس حدیث میں اس سے مرد ایسی
حورت ہے جو شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نے شوہر ہو گئی ہو خلوہ شوہر کا مقابل ہو گیا
ہوا اس لے طلاق دے دی ہے (ایسی کو حضرت محمدؐ بن ماجس کی ہوئی والی حدیث میں "عیوب"
کہا گیا ہے) ایسی حورت کے پارے میں ان دونوں حدیثوں میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کی
رائے اور مرضی مطہوم کے لیے اس کا لکھنے کیا جائے۔ اپنی یہ ضروری ہے کہ وہ بانستے ہو اس
اشارة سے اپنی برخاندی خالیہ کے اس حدیث کے لفظ "حق تسامر" کیا ہے مطلب ہے اور
اس کے مقابلہ میں "گھر" سے مرد ہو کوئی کوئی ہے جو عاقل بالغ تو ہو لیکن شوہر دیدھنہ ہو
اس کے پارے میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کا لکھنے کیا جائے کیا جاتے
لیکن اسکی لوگوں کو حیا و شرم کی وجہ سے چڑکنہ زیاد یا اشارة سے اچھہ مدد یا مشکل ہو گا اس
لئے دریافت کرنے اور ابادت مانگنے پر ان کی خاصیتی کو بھی ابادت قرار دے دیا گیا ہے۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ کسی عاقل بالغ حورت کا لکھن خروہ، شوہر دیدھنہ ہو
کوئی ہو، اس کی مرضی اور ابادت کے لیے اس کا ولی تھیں کر سکتا ہے، مگر کوئی لڑکی صغر انس
ہے ابھی خلخ شوہر کے ہے میں سوچنے کھنے کے لائق نہیں ہے اور کی بہت اچھا شرط
سدھن ہے اور خود لوگوں کی مصلحت کا لکھن یہ ہے کہ اس کا لکھن کر دیا جائے تو ہو (جو خیر خلوق کا
نعمہ دار ہے) اپنی خیر خلائق موابید کے مطابق لکھن کر سکتا ہے۔

صریق اکبر رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی حضرت غائثہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا لکھن
حضرت نکاح سے صرف اپنی موابید کے مطابق اس وقت کر دیا تھا جب کہ ان کی عمر ۲۰ سال کی
تھی۔ ۱

عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ لَا يَنْكَحَ الْأَبْرَارُ
وَرَدَهُ احْمَدُ وَالْمَرْلَوُ وَمُؤْنَسٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْمَطْرَوْنِ

۱ اس لکھن میں فریضیوں کے لئے جوی مسلمتیں اور برکتیں ہیں، حضرت ابو حمزة صریق حضور پر سب سے
پہلے ایکن لائے ہو رائے کوئی خرہ بنا دیں اور صحت و برغلات کا ایسا حق اور ایک اور وفات سے ہو پہلے حضور
حضرت نے فرمایا کہ ہر بے ماحصل جس نے جو احسان کیا تھا جو خورت کی تھی میں (بقر ایک سیڑھے پر)۔

حضرت ابو موسیٰ الشعیریؑ مخفی اپنے حد سے رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی کے
جدیں لکھ گئے۔ (مسند ابن حبان ترمذی اسناد مولود مسند محدثین مسند محدثین)

(قرآن) حدیث کا محدود و معاشر اپنے ہے کہ نکاحِ ولیٰ تی کے ذریعہ ہوتا چاہیے جو روت کے
لئے یہ لمحہ نہیں ہے کہ وہ خود اپنا نکاح کرے۔ جو اس کے شرائط در عالم ہیا کے بھی خلاف ہے
اور اس سے غرض نہیں پیدا ہونے کا زیادہ اندیش ہے ہال جیسا کہ محدثوں بالا حثیں سے معلوم
ہو چکا ہے پرانے میں اصل اختیارِ حورت مٹھی کا ہے۔ ولی اس کی مر ضمی مورفاتے کے خلاف اس کا
تمہن چھین کر سکتے

ضروری ہے کہ نکاحِ چور کی چھپنے سے ہو اندازی ہو:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمَاتِ لَمَّا دَرَسَ الْمُسْلِمُونَ أَغْلَقُوا هُنَاءَ الْكِبَابِ
وَأَبْخَلُوا فِي الْمَسَاجِدِ وَأَضْرَبُوا عَلَيْهِ بِالْقُوَافِنِ۔ (روایہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ مخفی اپنے حد سے رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں
کیا کردار مسجد میں کیا کردار دلکش ہو گا کہ

(قرآن) رسول اللہ ﷺ کی اس بدایت کا محدود خلاصہ ہے کہ نکاحِ چور کی چھپنے سے اس میں
بھی مقام کا خلقو ہے تبدیل اسلام کیا جائے۔ اور اس کے لئے آسانی سوار بکھر جائے کہ مسجد میں
کیا جائے مسجد کی برکت بھی شامل ہو گی یہ لوگوں کو معین کرنے جوڑتے کی وجہت لکھی ہو گئی
کہ اس شہزادی کی شرعاً بھی آپ سے آپ پوری ہو جائے گی۔

حضرت ﷺ کے زمانے میں الکو و شندی کی قدریب کے موقع پر وف بجلنے کا رواج تھا اور
یا شہزادی کی قدریب کا خلاصہ ہے کہ بالکل نکلتے ہو کو تو تزیین کا بھی سلطان اس لئے آپ ﷺ
نے وف بجانبی کی اچھات بکھر ایک گورنر غیر مددی

(گذشتہ سے پوچھتے) نے سب کا بدالہ دے دیا۔ تین ایوں کم کی خدمات کا بدالہ چھین دے سکا..... تو رسول
الله ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی کم عمری کے باوجود اُن نے نکاح اس لئے بھی کر لیا تھا کہ ایوں کم کے قریب
کا بھی خاص خاص سخت ہو جائے اور اُن کا اور ان کے گرداؤں کا بھی خوش ہو۔ اس لکھن میں جواز
سمیختی اور یہ کتنی حسک لکھ پر مستقبل زندگی کو سمجھا جاسکتی ہے۔

شکح کے لئے شہادت ضروری:

عَنْ إِبْرَهِيمَ عَنْ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَةَ مُنْكَرٌ
لِلْمُسْكِنِينَ بِطَقْرِيرِ تَبَيْدِيرٍ۔ (رواية ابو موسی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو
خواتین پہنچاں جاہے گوہ کے بغیر (جو رکابی ہے) اکثر نہ ہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

(تشریح) اس حدیث کو لام تردی نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے مرفوعاً بھی روایت کیا
ہے جس طرح کہ یہاں لفظ کیا گیا ہے ہمارے تو یہاں بھی روایت کیا ہے بلطفی یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے
کہا شد نہیں بلکہ خود حضرت ایضاً عباس کا قول ہوا جو یہی ہے اور سنن کے مطابق اسی کو ترجیح گیو
ہے تھیں اگر یہ حضرت ایضاً عباس کا قول ہی ہو تو ظاہر ہے کہ وہ حضور ﷺ سے سنتے تھے ایضاً اسی
بالتالي طرف سے ٹھیک کہ سکتے۔ اس لئے فتحہ اور محدثین کے مسلسل اصول پر یہ مرفوعی
کے عکم میں ہے۔ اسی وجہ سے امت کے قرب قریب تمام آئندہ محدثین اس پر حقیقی ہیں اس کو
شہادت شکح کے شرفاً لامیں سمجھے جس کے بغیر لام منحصری نہیں ہوگا۔

خطبہ شکح:

عَنْ عَبْرِيلِهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُكْمُهُ
الْمُحْمَدُ أَنَّ الْمُؤْمِنَةَ إِلَيْهِ تَسْعِيهُ وَإِلَيْهِ تَسْخِيرُهُ وَإِلَيْهِ مِنْ فَرْزَقِهِ مُنْكَرٌ
لِلْمُسْكِنِينَ أَنَّ كُلَّا مُنْكَلَّ لَهُ وَمَنْ يُنْكَلِّ مُكَلَّا مُنْكَلَّ لَهُ وَأَنْهَدَ أَنَّ كُلَّا إِلَيْهِ أَنَّ كُلَّا
وَأَنْهَدَ أَنَّ مُخْمَنَّا عَلَيْهِ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الْمُلِّيْنَ هَذِهِ الْفَرِّقَةُ الظَّالِمَةُ لَوْلَيْهِ
وَالْأَرْحَمَ إِذَا أَتَتْكُمْ عَلَيْكُمْ رِزْكَاهُ يَا أَيُّهَا الْمُلِّيْنَ هَذِهِ الْفَرِّقَةُ حَتَّىْ تَفَهَّمَهُ وَلَا
قَوْنَى إِلَّا وَأَقْتَمَ مُسْلِمَوْنَ يَا أَيُّهَا الْمُلِّيْنَ هَذِهِ الْفَرِّقَةُ الظَّالِمَةُ لَوْلَيْهِ
يُصْلِحُ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيُغَفِّرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يَطْعِمُ إِلَهًا وَرَسُولَهُ لَفَدَ لَازِمًا
عَظِيمًا۔ (بیہ در حستہ عن بن مسعود دلی خطبۃ العاجدۃ من المسکوح و خبرہ)
حضرت عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام کو (لام
و غیرہ) پر اہم ضرورت (اور سماجی) کے لئے یہ خطبہ تیسیم فرمایا۔ "الْمُحَمَّدُ لَهُ سُبْحَانُهُ و
سُبْحَرُهُ۔ لَهُ لَذُرُورًا عَظِيمًا۔" (مارلی تھوڑا تکش الشیعی کے لئے مراہد ہے ہم
(اپنی سب ضرورتوں ہر لام مقاصد میں) اسی سے مدد کے طالب ہو خواہاں ہیں کوہراں

سے (اپنے تصوروں اور گناہوں کی) سهلی اور سختی کی استدعا کرتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کی شرود قول سے اسی اللہ کی پھماٹتے ہیں۔ اللہ جس کوہا ہے اس کو کوئی گرفتار نہیں کر سکتا اور جس کے لئے اللہ بذات سے خروجی کا قطع فریخے اسکے کوئی پہام تباہ ٹھک کر سکتا کہ میں کوئی دینا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پرستی کے لائق جس بور گوشی اور گناہوں کے لئے (فکر) اس کے بندے اور رسول برحق یہیں رہے ایمان والوں اس افسوس سے فروج ہیں کہ وابطہ رے کر نہ ہم رسول کرنے کے بور ایجنٹوں کی لائی گئی سے زد رنجیا کہ اس مخالفتی کا عذاب سب اور دنیا گراں حالت میں کہ تم اس کے فریب ہو در بورے ایمان والوں افسوس سے افسوس رہو اور کچھ سید گی بات ہے تو نہ تمہارے ایمان و رہنما میں طبادے گا اور تمہارے کو کہ حال کر دے گا اور جو شدہ حکوموں پر بھی اللہ اور اس کے رسول کے لئے اس لئے جویں کوہنیاں شامل کر لے۔ (عن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ السلام و آله و سلم و علیہ السلام)

(قرآن) حضرت امین سعید اور ضمیم اللہ عز و جل کا روایت کردہ یہ خطبہ جیسا کہ روایت میں تصریح ہے صرف اپنے کے موقع کے لئے نہیں ہے بلکہ عمومی تحریم کا ہے اس کا مضمون بہت ہی بہتر ہے اور مال مخصوص ہو جائے کہ اس کا ایک ایک الفاظ الہامی ہے اس کی بعض روایتیں میں ایک دلخخوں کا اضافہ بھی ہے بیان یو افلاطون کی کچھ کہے ہیں وہ سکن اپنے دھر کی روایت کے لیے امین ایک کارہ کی دوامت میں شروع میں "الحمد لله" کے بعد "تَعْمَلَةً كَا اعْلَمَهُ" ہے اسی طرح "وَقَوْدَ بِالْفَلَقِ" کے بعد "وَمِنْ مَيْكَ اَنْهَى بِنَ" کا بھی اضافہ ہے آخر میں قرآن پاک کی تین آیتیں ہیں۔ ایک سورہ نہاد کی تکلی آیت کا آخری حصہ ہے۔ "وَاقْرَأْهُهُ الْبَلِينَ لَوْزَ يَهُ وَالْأَزْحَافَ لَمَّا كَانَ لَكَ بَدْ وَرَبِي أَيْمَنَهُ سَوْرَةَ الْأَلْفَلَقِ" میران کی آیت ۲۴۱ ہے "يَا أَيُّهُ الَّذِينَ آتُوكُمُ الْقُوَّةَ إِذْ خَلَقُوهُمْ إِذْ أَنْجَيْتُمُهُمْ"۔ اسکے بعد تیسرا آیت سوڑا اور رب کی آیت ہے۔ "يَا أَيُّهُ الَّذِينَ آتُوكُمُ الْقُوَّةَ إِذْ خَلَقُوكُمْ إِذْ أَنْجَيْتُمُهُمْ"۔ الایمہ کی بھی ایتم موضع پر ایک بندہ کو اللہ کے حضور میں اپنی بندگی اور ریز مندی و قادری کے اکھد کے لئے بارگاوندو ہدیتی تھیں جو کچھ عرض کرنا چاہیے وہ سب اس خطبہ کے لپڑاں ای صدر میں

۱۔ خطبہ میں بیہل عدیہ کے کسی راوی سے سہو گہا ہے اور سورہ نہاد کی ایہ آیت اس طرح روایت کی رکھی ہے "يَا أَيُّهُ الَّذِينَ آتُوكُمُ الْقُوَّةَ إِذْ خَلَقُوكُمْ إِذْ أَنْجَيْتُمُهُمْ وَرَفِعْتُمُهُمْ يَوْمَ الْحِجَّةِ مِنْ طَرِيقِ الْمَلَائِكَ يَوْمَ الْحِجَّةِ مِنْ طَرِيقِ الْمَلَائِكَ"۔ "وَالْأَنْجَوْنَ إِذْ خَلَقُوكُمْ إِذْ أَنْجَيْتُمُهُمْ"۔ قرآن مجید کے الفلاں میں صرف یہیں ہیں۔ "وَالْأَنْجَوْنَ إِذْ خَلَقُوكُمْ إِذْ أَنْجَيْتُمُهُمْ"۔ الایمہ

اگر یا ہے اور آخرت میں جو تم نے آئیں ہیں وہ بندہ کی ہدایت کے لئے بالکل کافی ہیں۔ یہ خطبہ عدوں کی
لائی سے پہلے پڑھا جاتا ہے بلکہ اسی مقدس خطبہ سے لفائن کی کادر دہلی کا آغاز ہوا ہے اسوس یہ
خطبہ پڑھنا بھی اپنے ایک رسم ہے کرنا گیا ہے اور اس نہیں دوسرے کو موجود ہے جس کی صحت
اور پودھلی کی لذت کے فریضیں کو اور سب یعنی کو ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس خطبے سے ہے
عمل تھیب فرمادے تو یہ اور آخرت میں اٹی سے اٹل کامیابی کے لئے کافی ہے۔

عمر کی اہمیت اور اس کا ترجم

ہم الہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے جو تخلیج کے سلسلہ میں
بہ پہلے چیزیں اور کے حوالہ سے تخلی کی گئی ہے معلوم ہو چکا کہ رسول اللہ ﷺ کی بخشش
سے پہلے نہ ہمارے ہاتھ میں تخلی کا خوش برہ طریقہ مردوں میں رائے تھا اس میں بھی عمر مقرر کیا
چاہا تو تین تخلی کرنے والے مرد کے لئے ضروری ہو جاتا تھا کہ تخلی کو ایک سکن رکھو اکرنا
اپنے قدمے پر اسلام میں اس طریقہ کو برقرار رکھا گیا یہ عمر اس بات کی علامت ہے کہ کسی
عورت سے تخلی کرنے والا مرد اس کا طالب ہو خواستہ ہے ہر دو طبقیں ایک جانپشت و دو استطاعت کے
مطابق اس کو عمر کا ذرہ بھی نہ کرتا ہے اس کی دو انگلی ایک دو سلسلہ ہے۔

رسول ﷺ نے عمر کی کوئی خاص مدد میں تخلی کو بعد تخلی کرنے والوں کے
حالات اور ان کی وسعت و استطاعت لفظ ہو سکتی ہے۔ البتہ خود آنحضرت ﷺ نے اپنی
صاحب ادیبوں کا سہرا بھی سوزیر ہم (اس کے ترجمہ) مقرر کر لیا ہے آپ ﷺ کی اکثر دو زیج مطہرات
کا عمر بھی لیکی تھے۔ لیکن حضور ﷺ کے لفظ میں اور آپ ﷺ کے سامنے اس سے بہت کم لار
بہتر نہ ہو، بھی صہرا نہ سے بہتر نہ ہے۔ حضور ﷺ کی صاحبوں ہم اور جوانی مطہرات والے عمر کی
پاندھی ضروری نہیں کیجیں جاتی تھیں۔

عمر کے پہلے میں قرآن و حدیث کی پڑائی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دو انگلی (عنی
بورگی یا سوت ورزی) میں جمع خرق کے حرم کی چیزوں نہیں ہے بلکہ خوب کرنے کے لئے اس کی دو انگلی لازم ہے
لائی کہ یہی خود میں مصلول کرنے چاہئے قرآن پاک میں مرحوم خدا شکار ہے۔

وَلَوْنَالِسْلَةِ مُنْلَفِتِهِنَّ بِخَلَةٍ۔ میں اپنی بچوں کے مرغوش میں سے ان کو واکرہ (قدح
یہ)۔ — بعد رسول ﷺ نے اس بدلے میں ہو چکر دکھو چکر فرما لیے تھے اس کے درج ہوتے
ہیں بعض جنگل سے معلوم ہو گی۔

عَنْ عَمَّارِ الْكَوَافِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ مَنْ لَمْ يَلْعَمْ قَرْأَجَ بَعْرَكَةَ عَلَى مَا كَلَّ مِنَ الْمُتَهَبِّ تَرَكَهُ لِمَنْ لَمْ يَقْبِلْهُ إِذْ هُوَ فَوْقَهُ
لِمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ لِمَنْ لَمْ يَرْأُهُ وَلَمْ يَوْمَنْ۔ دورہ الطبری میں (اویس طبری و المصنف)

یہون کری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ان کرنے تھے کہ رسول اللہ نے
ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی حضرت سے کہا تھا وہ ہمارے نکلنے کا اور ہم کے دل میں ہیں
جس میر کی واٹگی کا روشنی ٹھنڈے ہے (قیامتِ میں فہرست کے حضورین میں زیارت کی حیثیت سے
(تمہارے) اسی میں ہے)

(تقریب) مطلب یہ ہے کہ جو شخص بادو مہر کے بابے میں شروع ہوئے ہے اس نے
مر کا افراد فوراً کیا ہے لیکن دل نہیں ہے کہ یہ بس زندگی بات ہے ذہن دل ادا کا کہ جس شخص ہے اُس
کے دل میں اکا بیٹا شخص بادو مہر کا چہارے ہے کہ قیامت میں ذہن دل ادا کا ہم غیر ادا ہے اسی
فربہ قرب اسی حضورین کی اس کے مطابق ہمیں متعدد صفاتیں لائف کتب میں دیکھ کے خالد سے
کھو گئیں میں اسکی کوئی پیدا نہیں ہے ایسے لوگوں کے لئے یہی خفتہ و خیدہ اور آنکھوں ہے
جو میر کو صرف ذہنی اور کی بات کھینچتے ہیں اُنی یہی رقم کے میر مقرر کر لیتے ہیں جن کی
رواٹگی کا کوئی دلکشی ہی نہیں ہوتی۔

مَنْ أَنْهَىٰ سَلَمَةَ الْأَنْسَىٰ مَلَكَ الْمَلَائِكَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِرَحْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
مَلَكَ الْمُلَائِكَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِرَحْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَكُمْ (روایت مسلم)

لو سلم سے روایت ہے کہ میانے میں المولیٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا کہ خود رسول اللہ نے کیا تھا تو ایک آپ نے کہا کہ اپنے بیویوں کے
لئے جو میر میر فرمائے تھے اس سے بدلنا چاہیے تھا۔ (صحیح مسلم)

(تقریب) ایک دوسری پاکیزہ میر کے رہنماء ہم اس حساب سے سالم ہے بدلنا تھے کیونکہ کے پیسوے
پاکیزہ میر کے سخن پر حساب اور تقریب فرمدی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی
روایت ہے کہ اسی پاکیزہ میر کے اس زمانے میں پاکیزہ میر کی ایک اگلی خاصی
بھولی تھی اس سے کہ دل نہیں ہے اسی میں کہوں میر کی بھولی تھی۔

عَنْ أَنَّهُ حَدَّثَنَا تَهْرِيْثُ ثَوْبَانَ بْنَ جَعْدَنَ الْمَدْرِيْسَ بِتَوْجِيْهِ الْمَهْمَدِيِّ
لَوْزَجَّهَا النَّعْوَانُ التَّقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَاهَرَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ الْأَذْلَافُ وَرَفِيعُ
وَتَفْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ هَرَبِّيْلَ بْنِ حَسَنَةَ

حَرَّ حَلَمَ حَبَّرَهُ رَبِّيْلَ عَنْهَا سَرَدَتْ بِهَا إِلَيْلَ تَهْرِيْثَ كَيْلَرَ لَوْزَجَّهَا لَوْزَجَّهَا بْنَ جَعْدَنَ

شَلَحَ مَنْ مَسَ (اور اپنے شوہر کے ساتھ ایکوں نے نکلتے ملک جھٹک کر ہمارت کی تھی)

وین صورت میں ان کے شور عبید اللہ بن جعش کا مقابلہ ہو گیا تو جو شر کے باشندہ نباشی تھے ان کا لکھ ر سول بقدر جعش سے کرو اور حضور ﷺ کی طرف سے چار بڑے رود رام مرانہ کے خود اور ان کو لو اکر دیا وہ شر قبیل میں جست محلہ کے ساتھ میں کو حضور ﷺ کے پاس بجا گا۔ (عن پابھو من سنان)

(تشریح) یہ ام جیبہ الداعیین کی بیٹی حسینہ کو جس کو تکفیر کیے تھے لیکن اور حضور ﷺ کے سخت ترین دشمن ہے پھر بھرت کے آٹھویں سال بھائی کے سوتھ پر ان کو قولِ اسلام کی وصیت ہوئی لیکن ان کی بیٹی بہت پسلے دعوتِ اسلام کے ابتداء پر نورِ حق میں اسلام قبول کر کی حسینہ ان کے شور عبید اللہ بن جعش نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا پھر جب کہ میں اسلام قبول کرنے والوں کو حدستے فیصلہ مبتلا کیا تو حضور ﷺ کی ابشارت خدا اپنام نہیں بھانتے وہ سترے مسلمانوں کے ساتھ امام حسینہ نورِ ایمان کے خواجہ نے بھی پھر بھرت کیں پھر الفضل شاہین کو حدستے کے بعد شور عبید اللہ بن جعش نے اسلام پھوڑ کر اصراری نہبِ العقیدہ کر لیا جو عام میں جو شرک کا ذہبِ بھب تھا اور شرک و غیرہ کثرت سے پیٹنے لگے پھر اسی حالت میں ان کا مقابلہ ہو گیا لیکن ام جیبہ استعفامت کے ساتھ برادر اسلام پر قائم ریپے رسول اللہ ﷺ کو حسب عبید اللہ بن جعش کے مقابلے کی طرح اسی ہوئی تو آپ ﷺ نے امام حسینہ کی قدرتی و درحدادی پور بدرے امام صفار کے چیل نظر ان کو اپنے لکھ میں لے لیئے کاہر وہ کیا گور شاہ جو شرک بھائی کے پاس ہامد تھیجا کر دیا جسیکہ کسری طرف سے لکھ کا پایام دیا چاہئے بھائی نے ابھر ہائی اپنی باندھی کے قریب ام حسینہ کو کیا ام دیا۔ انہوں نے بہت سی سربت اور منوئیت کے ساتھ اسی کو مغلوب کر لیا گور پھاڑ مسلمانوں میں سے اپنے ایک قریبی خرز خالد بن سید بن العاصی کو انہوں کیلیں بیٹھا اور جیسا کہ ابو دھون اور نسائی کی اس زبر قدرِ رحمت میں ہے بھائی نے جو شرکی میں ان کا مقابلہ رسول اللہ ﷺ سے کرو گور خود کی آپ ﷺ کی طرف سے پھر بھی نظر کو اکر دیا اور وہ کی اس رحمت میں جسرا کی تھی مقدمہ چار بڑے رود رام متعلق گی تھیں لیکن متعذر کہ حاکم بھر کی رہا ہے مگر جلد پڑا وہ زارہ کر کی گئی ہے اور اصحاب قتل در رحمت سے اسی کو ترجیح گئی ہے۔ پھر حال قزوین مطہرات میں سے حضرت ام حسینہ رضی اللہ عنہا کا گھر دہ سری انبانہ المونین کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا لیکن یہ حضور ﷺ نے جس کا بھائی تھا شرکی مقرر کیا تھا جو ایک بد شکه گھردار تھی اس کی شہادت اور نیشت کے لائق تھا گور جیسا کہ حدیث میں ہے اس سے خود ہی نوا بھی کیا اور رحمت سے معلوم ہوا ہے کہ یہ داقر بھرت کے پھٹے یا ساتوں سال کا ہے۔

نجاشی امیر کے پادشاہوں کا تائب تھا اس نجاشی کا اصل نام محمد تھا جو مجاہدین کے ذریعے اسلام پر رسول اللہ ﷺ کی دعوت و تبلیغ سے واقع ہوا تھا۔ اور اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ شوہد اور عوسمیں اس کا انتقال ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو وہی سے اس کی اخراج ہوئی آپ ﷺ نے صحابہ کرم کو اس کی اخراج کی اور دینہ طبیعت میں اس کی عائینگ تلاذ جاتا رہا پر مجید رضی اللہ تعالیٰ فہ وارضا

تلکح کے بعد مہدک بلو اور دعا:

وَنَاهِيَ عَنِ الْفُطُوفِ فَوْسُونَ بَلْوَرْ كَرْدُوْهُونَ مِنْ شَهْوَيِ الْأَرْتَلَكْحَ كَمْ نُوقَنْ يَهْدَكْ بَلْوَيَ كَمْ نَلْفَ طَرِيقَهِ دَرِيَّيْ ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس موقع کے لئے اپنی تعلیم ہوں عمل سے یہ طریقہ ضرور لے لیا اس وہ نوں کے لئے اشتبہہ کرت کی دعا کی چاہئے جس کا مطلب یہ ہو ٹاہے کہ اس تھالی تم کو بلو یہ خیر ہو رہا تھا خصیب فرمائے ہو رہے کرم کے بدل بر سائے

عَنْ أَنْفُنْ هَرَزَةَ أَنْ الشَّيْءَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَانْ إِنْهَا رَثَّا إِنْسَانَ إِذَا غَرَّرْجَ
لَالْ بَلَوْكَ إِذَنَكَ وَ بَلَرَلَقَ عَلَيْكَ حَمَادَ وَ جَمَعَ بَلَكَخَافَنَ غَمَرْ.

(روایہ احمد والترملی و ابو حیانہ و ابن حماد)

حضرت ابو یوسفی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کسی اپنے آؤ کو جس نے شہوی کی ہوتی میادگاری کیا تو اس فرمائی کہذم کو مہدک کرے قہو ٹوں پر بر کت بڑل فرمائے ہو رہا تھا اسی میں شہو نوں کی بیٹھ میٹلن ہو رہی تھی تھکے

(امداد احمد بخاری ترمذی سنی پیدا ہوئے سننا اور اب)

عَنْ هَبَيلَلِيْنِ هَنِ عَفْرُوْنِ زَنِ الْفَاصِ عَنِ الشَّيْءَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَالْ بَلَيْ
تَوْرَجَ أَخَدَ الْكَمَ بَلَرَلَةَ أَوْ طَرِيَّ مَعَلَوْمَنَ لَلَّمَلَلَ الْأَلَهَمَ فَيْنَ اسْلَكَ خَمَرَ مَا جَبَلَهَا
عَلَيْهِ وَ لَخَوْكَ بَلَكَ بَلَنْ هَرَهَارَ وَ قَرَنَ حَمَلَتَهَا غَلَوْهَ (روایہ ابو حیانہ)

حضرت عبد اللہ بن حمرو بن العاص رضی اللہ عنہو رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قریباً کہ جب کوئی شخص کسی حورت سے تلکح کرے اسے خدمت کرنے والا اسما پاندی خریبے تو پوچھا کرے اس لئے اس میں بخیر ہو رہا تھا یہ دوسرے قسم اس کی نظر سے میں جو خیر ہو رہا تھا اسی میں تحدی سے اسکا سماں ہوں یہ بھی خصیب (لذ) ہو رکھتے ہو رکھتے اسکی حورت کے شرط سے میں تحریک نہ کرتا گیوں اس سے بھری خالت ترکی (خوبی) ہو

(تشریح) شدی ہدر لائی انسان کی قبولی شہوت کی تکمیل بکار رہے ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ دعائیں تطہیم فرمائیں کہ علی قرب الہی کا اسلام اور ایک اور بیانِ عمل ہے وہ ایک دو لوگوں دو ماگیں اسی سلسلہ محدثین الحدیث کی حکایات محدث میں بھی کفر بھکی ہیں)

شادی جتنی بھکی پھٹکی اور آسان ہو اتنی بھی باہر کرتے ہے:

خُنْ خَيْرَةَ نَكْتَ مَالَ إِلَيْهِ عَلَىٰ هُدًىٰ هُلُوٰ وَنَلَمَ اغْلَمَ هُلُكَاجَ هَرَّةَ الْأَنْسَرَةَ
مَوْتَةَ
(روایہ الحسنی میں فہب الانصار)

حضرت ماکوہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریباً کہ دن بھر
بہت بار کرتے ہے جس بکار کم ہے کہ اپنے

(تشریح) ظاہر ہے کہ اس صدیقہ کا مفہوم صرف ایک حیاتیات میں کرونا لیکن ہے بلکہ اس
میں امت کو پیدا کرنا اور جنم لایا جی کہیے کہ شدیوں میں پھٹکی بور کم عمر ہے جو اکریں اور بیشتر
سنانی گئی ہے کہ اگر ہم ہمیا کریں گے تو وہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری شادیوں اور اس کے شیخوں
میں بڑی برکتیں ہوں گی۔ اچھے تم جس پر بیانوں میں جتنا چیز اور خاص کر خانگی زندگی میں ہو
المحسن ہیں ان کا نہتہ ہر اس بیبی ہے کہ لامی وہ شادی کے ہارے میں خوبصورتی کی ان بدلات
سے اگر اپن کر کے ہم آسانی برکت کو خداوندی حدیث سے فروم ہو گئے ہیں۔

فاتحی حمزہ:

خُنْ عَلَيْيَ كَالْ حَمْزَ وَمَوْلَ هُدُوٰ صَلَىٰ هُدًىٰ هُلُوٰ وَنَلَمَ فَمَلَعَةَ لِنْ خَمْلَ وَلَهْرَهَا وَ
وَسَلَوَتُ حَمْزَهَا وَذَهَرَهَا
(روایہ الحسنی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ اور برادر
رضی اللہ عنہا کو حمزہ کے طور پر وہ حمزہ کی جسی ایک بیوی دیوار ایک بیکھر کی ایک بھی
جس میں لا غرگوش بھری جو کی جگہ

(تشریح) ہارے ملک کے اکٹھاٹلی طبع اس صدیقہ کا مطلب ہے کہتے ہو زیوان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے یہ چیزیں (ہارہ، فیکھرہ، نکیہ) اپنی صاحبزادی سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
لئے کے سوچی ہے ”حمزہ“ کے طور پر وہی تجھے ہیں حقیقتی بات ہو ہے کہ اس زندگی میں جنوب
میں لامی وہ شادی کے موقع پر لوگی کو ”حمزہ“ کے طور پر کچھ سلاں دینے کا رونق لگدے تصور ہیں

شیخ تھا وہ "عیز مکاظن بھی" شامل تھیں جو تاریخ اس زمانہ کی شہروں کے سلسلے میں کہیں اس کا ذکر تھیں آتے۔ سیدہ قاطرہ فی الفہد تھا کے علاوہ حضور ﷺ کی اوس مری صاحبزادوں کے نکاح کے سلسلہ میں بھی کہیں کسی حرم کے سینگھر مکاڑ کر تھیں آیا تھا وہ کے لئے "جهز" کے معنی اصطلاحی جھیڑ دینے کے تھیں بلکہ ضرور خدا کا انتقام اور بندوقست کرنے کے ہیں۔ حضرت پھر رضی اللہ عنہا کے لئے حضور ﷺ نے ان پیروں کا انتظام حضرت علیؓ کے سرہست ہونے کی پیشیت سے انکی طرف سے برا اگئی کے پیروں سے کیا تھا کہ کب کب پر خود میں جھیڑیں اپنے کے گمراں میں تھیں تھیں۔ مدد و نفع سے اس کی پوری تحسیل مسلم معلوم ہو چکی ہے۔ بہر حال یہ اصطلاحی جھڑیں تھیں تھیں۔

شاوی کے بعد دیوبند:

این حسب خواہش کی حوصلہ سے تلاع ہو جانا یا شبہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہو رہی خوشی ہو رہی سرست کی بادت ہے ہو رہاں کا حق ہے کہ اس پر اظہر تعالیٰ کا گھر ہو رہا ہیں ہو رہی سرست و مشکلیں لا اعلیٰ ہوں گے اس کی عملی خلیل ہے اس میں یہ نعمت بھی ہے کہ اس کے ذریعہ چندی کرنے والے سربر ہو رہاں کے گھر اپنے کی طرف سے غوی بھورتی کے ساتھ اس کا اعلان و اکھیدہ ہو جانا ہے کہ شندی کے اس روشن سے ہم کا اطمینان ہو رہی خوشی ہے ہو رہا اس کو افہد تخلیق کی کامل شکر نعمت بھجتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ چیز مکوہم حوصلہ ہو رہا اس کے گھر وہ لوں کے لئے بڑی خوشی ہو رہی ہے جسماں کا باعث ہو گئی ہو رہا سے ہمیں تعلق و صورت میں اتفاق ہو گا۔ رسول اللہ نے اپنے دشمنوں کو مل کر ہملاں فرمائے۔

عَنْ أَقْرَبِ الْأَقْرَبِ حَتَّى لَا يَخْلُو وَسَلَمَ رَأَى عَلِيٌّ فَهَبَلَوْخَصْنَ بَنْ عَوْفَ الْأَنْصَارِيَّةِ فَكَانَ مُغْطَطًا وَكَانَ تَرَوْنَ حَتَّى يَرَوْنَهُ كَمَنَ وَزَبَنَ فَوَاهِبَنَ لَكَبِيْلَ بَنَ بَلَزَلَهُ لَهَنَ
اللَّكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بَشَاهَ

حضرت افسر، محبی اللہ عزیز ہے رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حیدر جن بن عوف پر (شیخ افسر کے پیاروں پر یا جنم پر) اکابری کا بھرپور ایک اعتمانی سے پا چھاؤ کیا ہے؟ الجواب نے مرض کیا کہ میں نے ایک نہ صحت سے شدوں کیلے بھروسی کھل کے دوں کے درمیان میں پر ایک نہ صحت (جتنی اس کا بھرپور اکابری کیا ہے) ایک چھٹا نے (بیان اللہ تھیں مدد کے کرنسیوں پر کیا ہے کہ مدد کرنا گروہ پر ایک نکری کرنا ہے۔) ایک سچی مسلم

(تشریح) حضور ﷺ کے درشدہ حارہ میں تو نبشاۃ کا مطلب ہالہر کیا ہے کہ دل کھول کے دل سر کرو ٹھاں پر اس پری کے لئے ایک کمری سختی زد کرنا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب بور رفاد کی تطہیب خاطر کے لئے بھی انکا بے تکلفی ہو رخوش طبعی کی ہاتھی بھی فریبا کرتے تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے آپ ﷺ کا یہ درشدہ بھی اسی قابل سے تقدیم کیا گی۔ ایک بات ایسا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی تطہیب و تحریت نے صحابہ کرام کو ایسا ہمارا تھا کہ ہذا اپنی مشدوی الکاح کی تحریکات میں بھی حضور ﷺ کو فرست کی ہے جو حضرت نبی مسیحؐ تھے بلکہ اخراج کرنے بھی ضروری نہیں کہتے تھے۔ عبد الرحمٰن بن عوف جو خواص اصحاب اور عترة مسٹرہ میں سے ہیں انہوں نے خود اپنی شاہوی کی نور حضور ﷺ کو خبر بھی نہیں ہوئی۔

حدیث میں عبد الرحمٰن بن عوف پر مردی کے اڑکا ڈلا کر رہے اس کی حقیقت یہ بھی چاہیے کہ ہندو شیخ زاد مفتریں دغیرہ سے ورنگے اونچے کپڑے پہنچنے جس اس کا لاماروں کے پیڑوں پر یا ہسم پر بھی آپنا تعاویز رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا اور عبد الرحمٰن بن عوف پر صوس کیا تھا۔

وادھا ظہر

عَنْ قَيْمِيْنَ كَلَّا حَلَّكُمْ وَمُشَوَّلَ الْجَهَنَّمُ هَذِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْتُمْ يَنْهَا مَا

لَوْلَمْ كُلَّيْنِ لَيْقَتْ لَوْلَمْ بَلْكَلَّ

حَرَّ عَلَيْشِ دَخْنِيْنِ هَذِهِ خَرَسَ سَرْفَانَتِهِ بَلْ كَلَّيْنِ كَمِيْنِ بَلْ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ

لَيْلَيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ

لَيْلَيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ

لَيْلَيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ كَمِيْنِ

(تشریح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درسب پیریوں کے الکاح پر آپ ﷺ نے جو دل سر کی دھرتی کی وہ اس سے مختصر ہو رچے پیدا ہی تھے۔ چنانچہ بھی خدی میں ملی ہے تھا کہ دل سر کی دھرتی پر حدیث مردی ہے کہ آپ ﷺ نے جعل پیریوں کے الکاح پر جو دل سر کی دھرتی کی تو صرف دو چیزوں کا میں آئے تو رہا۔ یعنی بھی خدی اسیں حضرت افس دخنی اللہ عز کا پرہیزان مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت میری کا اپنے دل میں لپھرا تو گوں کو دل میں کی دھرتی دی تو دل خوان پر گاشت رہی کہمیں خدا ہمکہ بھروسی تھیں اور کہمیں خدا ہمکہ اس سے معلوم ہوا کہ دل سر کے لئے اکتفہ کھانے کی دھرت بھی ضروری نہیں کھانے پینے کی وجہ کی وجہ

مہبود مر غوب چو سسر نور کاری چائے چین بد صنی کی انجام ہے کہ ہم مسلموں نے
خدا کی طریقے پر کوئی ایک سمجھا تھا۔
ولیکر کی دعوت تول کرنی چاہئے:

خن خنیدہ بین غفران رضوان اللہ علی و سلم نامی اذن حنفی ز مسلم لالی بنا حنفی اخذ نعم
بلی طویل تھا کہ کیا کیا۔
(روایہ البخاری و مسلم)
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی کو
ویسی کی دعوت دی جائے تو اس کو چاہئے کہ دعوت تول کر سکتا ہے۔ (بیہقی مسلم)
(ترمیث) مکہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہبہ یہ حکم دیا تھا اس وقت ویسے گی حرم کے ہی
تو گئے ہے اور دیے ویسے ویسے جب بھی اور یہیں بھی ہوں ان کے لئے بھی حرم ہے لیکن قصداں
و موتیں یاد کرتے ہیں چین جن دلیلوں میں کلام امر ایں اور غائب ایں اور خاتم ہو ہوا وسری حرم کی
مکاریت ہوں ان کے لئے ہر گز یہ حرم ہیں ہے۔ مکاریے لوگوں کے ہاں کھانپے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

کیسے لوگوں کا کھانپ کھانیا جائے:

خن بین خانپ آن ٹھنی سلی اللہ علیہ و سلم نہیں خن حکتم حشکریون آن
تو ٹھنل۔
(روایہ مسلم)
حضرت محمد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باہم متنبلا
کرنے والوں کا کھانپ سے منع فرمایا ہے۔
(ترمیث) مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی شان یا بھی دکھانے کے
لئے شاذ درد و مغلی کریں ان کے کھانپے میں ثریت کرنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

خن بین ٹھنڑہ ملک ملک رضوان اللہ علیہ و سلم حن حکتم حکتم
ٹھنیستہ ٹھنی نہیں لہذا ٹھنڈوں نے ٹھنڑہ ٹھنڑہ و ملک ٹھنڑہ لہذا ٹھنی اللہ و
و ملک نہیں۔
(روایہ البخاری و مسلم)

حضرت ابرار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے کا کھانپ
برا کھانا ہے جس میں صرف پھر دل کو بھلایا ہے اور جا اہمدوں فربوں کو بھر دیا جائے تو

جس نے دعوت کو (یا وہ شری) تکوں کیا تو اس نے اخبار اس کے رسول کے حرم کے خلاف کیا۔ (بیکھڑیہ کیجی سلی)

(تخریج) حدیث کے پہلے جزو مقصود و معابر ہے کہ جب کوئی دیوب کرے تو غریب اس جست مصروف کو انفراد کرے ہن کو خریدو، حبوت دے جس دیوب میں ہن کو نہ بایا جائے صرف انہر دل میرے لوگوں کو نہ بایا جائے اس کا کھلا اس لائق تھی ہے کہ کھلا جائے۔ غاربر ہے کہ دیوب کے علاوہ دوسری حرم کی دعوتوں کا حرم بھی بھی ہے حدیث کے دوسرے جزو مقصود دعا ہے کہ اگر کافی شری مانیجا بھری شہروں مسلمان بھلی کہ حبوت کو تکوں کرنا چاہیے اس سے دلوں میں جائز ہے اور تابعوں کو کرنے سے دلوں میں دوسری دوسری بوجہ مگر ٹھیک یہ اور سچی ہے اس نے جلوہ جو دعوت کا تکوں کر بھلدوں رسول کی مرثی لام حرم کے خلاف ہے۔

بما شریت سے متعلق ہدایات اور احکام

و عا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ أَخْدَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَرَادَ لَكَ بِكُنْ نَعْلَمَةً كَانَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ الْكَفِيرُونَ يَعْلَمُونَ الظَّنَنَ وَنَجِيبُ الظَّنَنِ
رَأَفَدَ فَقَاتَةً بَنَ تَعْلِمُ بِهَا وَلَا فِي ذَلِكَ لَمْ يَعْلَمْ فَيَعْلَمُ أَنَّهَا

(درود بالصلوی و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرمایا ہے کوئی بھی کے ہاں جائے وقت اللہ کے حضور میں یہ مرغ کے نیسم اللہ الکریم بجاتا ہے طیل عکلان و نجیب الطیلکان خاور عکلان (اصطفی اللہ انت اللہ تو عکلان کے شرے ہم کو پھدرہ ہم کو جو ولاد دے اس کو بھی پھرنا تو اسیں بہادرت کے نیسم میان کے نیچے عکلان کو جو تو شکران بھی بھکار کرنا بھکار کرنا کہ مذکور کے گھر دریں بھکار کرنا شکران سے گھردار ہے گا لے بھی بھدی، بھی سلی)

(تخریج) یہ حدیث مغارف الحدیث "حکم الدعوات" میں بھی ذکر کی چاہی ہے اور وہاں تخریج میں حضرت شیخ حمد المحت سہب دہلوی کی "مہوذ المدعوات" کے حوالہ سے ہن کا پر مار قاتم بھی بھی تقلیل کیا جا چکا ہے کہ اس حدیث سے مشکوم ہوا ہے کہ اگر مبشرت کے وقت اللہ تعالیٰ

سے اس طرح کی خاتمہ کی بودھا سے فاعل رہ کر خداوند کی طرف شجاعتی فرش کا تھنا پورا کر لیا
تو انکی سماںترت سے جو اولاد ہوا اور کیا اٹھیاں کے طریقے مخدود نہیں رہے گی اس کے لئے
بھی نے فرمایا ہے کہ اس نہاد میں پیدا ہونے والی نسل کے اخوان اتفاقی نہادوں جو یہم طرف سے
توہین و برہاد پہنچانے کی خوبی ہیں ہے۔ گھوٹ تعلیٰ عین خود چنانکہ کی ان پڑیاں کی روشنی
میں بوران سے بختکہ کی قشی ملا فرمائے۔

مہاشرت ایک رات ہے اس کا انشا عبد تریک گناہ:

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ لَّهُنَّ كُلُّ رَمَضَانَ وَرَمَضَانُ هُنَّ كُلُّ الْأَيَّامِ وَرَمَضَانُ إِذَا مِنْ أَنْفُسِ الْأَنْصَارِ
جَهَنَّمُ يَطْلُبُهُنَّ لَقُومٌ الْمُقْرَبُونَ الْكُوْنَجُلُ تَعْلِمُهُنَّ يَلْمِزُهُنَّ بِغَرَبَكِهِ وَتَعْلِمُهُنَّ الَّذِي لَمْ يَعْلَمُ
بِهِنَّهُمْ (رواہ مسلم)

حضرت ابو معبد خداوند حنفی اللہ عزیز سے رواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام
کے دن اللہ کے ہیں اور اگر ہر ترین درجہ بخوبی ہو گا تو ہر یہی سے ہم ہماری کے بعد اس کا درجہ
قاں کرنے (صحیح مسلم)

خلاف و ضعیغ فطری عمل پر خدا کی لعنت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ كُلُّ رَمَضَانَ هُنَّ كُلُّ الْأَيَّامِ وَرَمَضَانُ مُلْعَنٌ مِّنْ أَنْفُسِ الْأَنْصَارِ
لَهُنَّ فَثِيرُهُمْ (رواہ احمد و ابو داود)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو لمحہ یوں کے
سامنے خلاف و ضعیغ فطرت عمل کرنے کا ملوکت ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ كُلُّ رَمَضَانَ هُنَّ كُلُّ الْأَيَّامِ وَرَمَضَانُ مُلْعَنٌ لَا يَعْلَمُهُ اللَّهُ إِلَّا وَرَجُلٌ
أَنْتَ رَجُلًا أَوْ أَنْتَ كَلَّا لِلَّهِ (رواہ ابو حیان)
حضرت عبد اللہ بن حماس رضی اللہ عنہ سے رواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہو
لمحہ کی مردیاں مدد کے ساتھ خلاف و ضعیغ فطرت حرکت کریں اپنے اپنے نعلیٰ اس کی طرف
فرمایا کہ فرمائے گے۔ (بخاری ترمذی)

(غیر صحیح) بے چارے حیوانات بھی بھوٹی مغلی و قیزانتے محروم ہیں نہ بھی شووت کا لکھا خالد
فترت طریقے سے پورا نہیں کرتے نہیں جو انسان ہیا کرتے ہیں وہ جیوالوں سے بھی پیدا ہوں گے۔ قسم

و خدا نے اُنفل سلیمان^ع کے سوچی ہے۔ یہ اس تیام است اور آگر تھیں مسلم ہو گی کہ
اللہ کی نظر کر ہے مگر مسلم ہو چلا کرنی بخوبی ہے۔

عمل:

بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کی خاص وجوہ سے (مثلاً جسمی کی) حسناں پہلے بچوں کی صد کے
حنت کے غیل سماں ہیں ٹھنڈا ہا کہ اس وقت اس کی جسمی کو محل تربیت کے کوئی انحراف ہے
ہیا کر رہا ہے کہ اخلاق کا وقت قریب آئے پہ اپنے کو یہی سے الگ کر لے رہے ہیں اور بد دعویٰ ہا اور
خدا نہ ہو رہا ہے اسی کو عزل کر جائے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے نزد میں اسی عزل لوگ ایسا کرتے
ہیں اس کے پارے میں خصوصیات سے پہچان کیا تو آپ ﷺ نے عذاب دیا جس کا ذکر آئے
جسٹ میں اگر ہے در بالآخر جس کا مسئلہ ہے کہ یہ محض اور ناجائز نہیں ہے تھنڈا بچا بھی
نہیں ہے اس کا کوشش کرنے اس باب کی حدیثوں سے مکمل سمجھا جائے اور ان کے نزدیک مسئلہ
تھنڈا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے خاص حالات اور مصالح کی وجہ سے عزل کرے تو بچا اسکے گھر
جسیں ہے۔ لیکن فی ننانا مغربی اقوام و ممالک کی تحریر و حرج وی میں بعض حکومیں مکمل ہو زندگی
کا نہ پر تقدیم کر لیں جس طرح جانی جوہری ہیں جن کا مسئلہ ہے کہ اسی اعلیٰ سلسلہ
نہایت اگر بڑی حقیقتی تھی تو عوام نے کی اس کی اسلام میں تھنا بچا اس کی تھیں ہے پر دیگر بڑی
خصوصیات ہے جس کی وجہ پر ننانا مغربی اقوام اپنے قوموں پر مولود بچوں کو فتح کر دیتے تھے۔
قرآن پاک میں اسکی سے فریبا گیا ہے۔

لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِيمَانِهِمْ إِنْ أَنْ يَمْلِأُوكُلَّهُمْ^۱
نَعْنَ فِرَزَّالَكُمْ وَلَا لَهُمْ^۲ شَرَكَ بِهِمْ بَلْ وَرِزْكُهُمْ^۳ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ
(الاعمَام: ۱۹) بھی ویدیا گے۔

اس تعبیر کے بعد عزل سے متعلق مندرجہ ذیل حدیثین پڑھئے:

عَنْ جَابِرِ قَلَلَ مَنْ تَغْزَلَ وَالْفَرَّانَ بَغْزَلَ۔ (رواه البخاري و مسلم)
وَإِذَا مُسْلِمٌ لَمْ يَغْزُلْ كُلَّكَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلْمِمْ لَمْ يَلْهَمْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ کی حیاتی طور پر ہے)۔
تجھے رسول قرآن کا سلسلہ باری حق ہم لوگ (تجھی بھی اصل صحبہ عزل کر جستے) اور اس کی
مراثت میں کوئی آہمیت نہیں ہوئی حتیٰ کہ مسلم کی رعایت میں یہ اتفاق ہو گی ہے کہ

حضرت ﷺ کو اس کی طلاق بھی ہوئی تھی اور اپنے نے سچ نہیں فرمایا (بھی حدیث کی مسلم)

عَنْ زَيْنِ بْنِ جَهْنَمَ قَالَ سَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَزْرِعَةِ قَالَ إِنَّ مُحَمَّداً أَنْذَرَ بِكُلِّ الْمُنْذَرِ وَإِنَّ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى ذَهَابَكَ فَلَا يَمْكُرُ اللَّهُ بِمَا يَشَاءُ فَقَدْ دَرَأَهُ اللَّهُ مِنْهُ (رواه مسلم)
حضرت ﷺ سہل بن عینہ خود اپنی اٹھ خدا سے رہا اور اس پر کہ رسول اللہ ﷺ کے طلاق کے پڑے
میں سہل کی آپ ﷺ نے ازیلا کر دیا تھا کہ یہ کہ کہ پرستہ اخوازی سے پڑے ہے اور اس
(یعنی حضرت عینہ خود پر خدا جو نہ دلے ایک تقدیر سے بھی اللہ کا حکم نہیں) سہل فراہم کیا
ہے کہ جب کسی جیسی کلینی کے لئے اللہ تعالیٰ کا دل دے جو جائے تو اگر کوئی چیز اس کو رک
پھیں سکتے۔ (بھی حدیث کی مسلم)

(تخریج) آپ ﷺ کے درستہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ خیال کرنے سمجھ لیتے ہے کہ مرض کیا جائے گا
تو پھر اسی بھرپور شیخت ہو گی تو پھر بھر حال بیدا ہو گی یہ مضمون آگے درج ہوئے دیں
حدیث سے لارنیا ہوا سچ لوز جائے گا۔

عَنْ جَعْلَرِ إِنَّ رَجُلًا حَنْفِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِلَيْنِي خَلَقْتُكُمْ
خَلَقْتُكُمْ رَجُلًا أَنْتُمْ فَلَيْهَا وَأَنْتُمْ فَلَيْهَا إِنِّي لَغَنِيَّ عَنْهُمْ إِنَّ جِئْنَتَكُمْ
مِنْهُمْ إِنَّهَا مَا لَيْتُ لَهَا فَلَيْكُمْ لَمَّا زَرْجَلْتُ لَمَّا قَدَّمْتُ لَهَا إِنَّ الْجَارِيَةَ أَلَّا تَسْتَكِنْ لَهَا
أَخْرَى لَكُمْ إِنَّهَا مَسْتَقِنْهَا عَلَيْلَهَا۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رعایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بندی خدا میں حاضر
ہو تو اس کیا کوئی بھرپور شیخت اور وہی ادا کے ساتھ کام کرنے کریں گے اور میں اس
سے سمجھتے ہیں کہ یہوں لوگوں میں نہیں ہائیکار اس کے محل قریب ہائے (کام) مطلب یہ تھا
کہ کیا ہی عرض کر سکا ہوں (آپ ﷺ نے ازیلا کر چکا تو مرض کرنے لگا) لیکن یہ وہ اسی شکار ہے
کہ اس پاندی کے لئے جو مقدمہ ہو چکا ہے اس فرور ہو گئے کیونکہ لوگ اس کے بعد جو اسی آیا اور
عرض کیا کہ اس پاندی کے ڈھنل قریباً کیا ہے آپ ﷺ نے ازیلا کر دیں نے تو تم کو یہاں تھا کہ
جو اس کے لئے خود رہ چکا ہے وہ ہو کے گے۔ (بھی مسلم)

(تخریج) اس حدیث میں اس سے پہلے وہی حدیث میں آنحضرت ﷺ کا جو درستہ نہیں کیا گیا
اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی حقیر کے وجوہ کا فصلہ ہو چکا ہے تو اس کو
روکنے کی کوئی قدر نہ کر دیں گی اللہ تعالیٰ کا فصلہ ہاگذا ہو کر رہے گا۔ حالانکہ آگئی اس متصدی
سے کہ بیدی کے محل قردا ہے عرض کرتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ کی شیخت کو وفات پیو یہاں نے

کی ہو گئی تو ایسا ہو گا کہ زور دہ بروقت حملہ کر سکے گا اور بدھ مٹوپہ المدحی خدا جو ہو جائے گا یاد ہر مرل
کر گا تھنڈا بدو کا کوئی جزو پیٹھی قی خارج ہو جائے گا اور اس کو شور بھی نہ ہو گا۔ باقاعدہ خدا انسان
تھوڑا غلیل ہو گی لور دہ فوج الہمہ پر رہو کے رہے گا وہ اسرا علم۔

چار یہوں سکھ کی اچادرست:

جو لوگ انسانوں کی نظر میں فہمی کے مختلف بیانات کے خلاف ہے اُنکے ہیں وہ میں
کے ساتھ جانتے ہوں گے کہ بہت سے آئی اپنی طبیعت اور جزاں کے لفاظ سے اور بہت سے
ایجادیں بھی بھی کے تصویں حالات کی وجہ سے لیے ہوئے ہیں کہ اگر ان کی یہ کسی نہیں تو اسی
رسکھ کی وجہ سے تھے تھے تو اس کا یہاں خطرہ ہو گا کہ وہ حرام میں چکا ہو جائے گیں آئی لئے آپنی شریعت
میں میں زندگی حرام فرم دیا گیا ہے عام طور سے اس کی بہادستی ہے۔
رسول اللہ ﷺ کی لاپی ہوئی شریعت میں خاص کر شدید ادبی کے لئے زندگانی شدید گناہ
بیچ کے اس کی مراستگاری ہے البتہ شریعت میں اگر کسی حال میں بھی تعدد قوانین کی وجہ سے خدا ہو
تو انسان پر گھوون کی یہ بہت زیادتی ہو گی۔ جن مترقبی ملکوں ہو تو قوموں کے گھوون میں تعدد قوانین
کی بالکل صحیح اش نہیں ہے اس میں زندگی کا انتہی جو از جاصل ہے وہ ملا جگہ یہاں نتی کی جتنی کثرت
بیچہ کوئی بھی شہزادہ نہیں ہے۔ اسلامی شریعت بیٹھتا کو ختم کرنے کے لئے کلکٹک طرف قوام
کے لئے خوبی ہے جو میراثی کمبوڈیہ اور میراثی طرف حسب شرعاً کے ساتھ ہو گا جو یہاں
سکھ کی بہادستی میں کے علاوہ بھی بہت سے وہ واسطہ ہے ایسا جن کا کیوں کہا جائے جگہ ہے جن کی
تصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بحث کے وقت دنیا کی بہت سی دوسری قومیں میں بھی
جو یہاں کی قدر کا کوئی خصوصی ملک ضبط نہ تھا لیکن لوگ وہیں دس دس ہو رہے اس سے بھی نہ ہو یہو یہاں
رسکھ کی وجہ سے اسلامی شریعت میں انسانوں کی مختلف حالوں کا لکھا لارکھے اس کی آخری حدیث
میرر فرم دی گئی۔

عَنْ أَنَّهُنْ لَمْ يَلْمِذُنَّ لِنَّ سَلْطَةَ الْكَفَّارِ أَنْلَمْ وَلَأَنَّهُنْ يَسْوَدُونَ الْعِلْمَ
فَالْمُسْلِمُونَ يَعْلَمُونَ الظَّاهِرَ مَعْلُومَ الْغَيْبِ وَسَلَامٌ أَنْسَىكَ أَرْبَعَةَ وَقَوْنَى سَاوِرَ هُنْ
(رواہ احمد)

حضرت عبد الرحمن حمزہ بن الحنفہؓ نے زدن چھٹپتی کو خیلان میں سفر لئے تھا لئے ملام کوئی

کیا پرور ہے وقت ان کی بدری بھروسی تھیں مگر مدد نے بھی ان کے ساتھ اسلام قول کر لیا تو
حسرت نے فتن کوہ رائے فرمان کیا ہے بیرون بالغین کو یہاں کر دیو۔ (مساجد)

بھروس کے ساتھ بر جاؤں میں حصل و مساوات:

اگر کسی شخص کی ایک سے زیادہ بیوال ہوں تو اس کے لئے بطور فریضہ کے لازم کیا گیا ہے کہ
اوسمیہ کے ساتھ کچال بڑا کرنے کی ساخت و فلی بجھے ضمائل نہ ہو۔ قرآن مجید میں مذکور
نہ ہے کی جس آئت میں ہمارے کی وجہ پر خداوند یا اگئی ہے اس میں صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے
”وَإِن لَّمْ تَفْعِلُوا فَلَا يَعْلَمُنَا“ اگر تم ایک سے زیادہ بیوال ہوں سے لفڑ کرنے کی صورت میں
صلح پر قائم نہ رکھو ہر ایک سے ساتھ کچال بر جاؤ کر رکھو تو میں ایکی علی ہوں یہی پر صراحت
کرو ایک سچے زندگی کا لذت خست کرو۔

بھروس کے ساتھ بدل نہ کرنے والے شہروں کو آخرت میں جو خاص رسماں کی خلاف
ہو گا رسول اللہ ﷺ نے اس کا بھی لاکر فرمایا تاکہ لوگ اس ماحصلے میں ارتستے ہیں۔ بھروس کے
سلطان یہ انسان کا تاثیر نہیں میں بخوبی مختار ہوئے تھیں سلطان ہو برخلاف میں خلق نعمت کی میں
خن اپنی خوبی کا خن اپنی خلیل و مسلم کا انہا میانٹ بنتلور جل یعنی
خان حلم پتھر جانے کا جانہ یوم القيمة و هلة سالط۔

(دوہا) خرومی و ابہ دارہ و مصطفی و اہم ماجہ و المدرس)

حضرت ابو یوسف حدیث پڑھنے سے روانہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی آری کی دو
(ولیک) بیوی ہوں تو وہ اس کے ساتھ بدل رہے مندانہ کا رہتا کہ کرے لائیں میں کے دن و میں
اپنی حالت میں آئے گا تو اس کا کیسہ خزر ابھو ہوگا۔

(تعزیز) دیبا کے مکانوں ہو رکھت کی سڑوں میں ہو رکھت ہو رکھت ہو گئی ہے بھی اس کی
ایک حلیل ہے اس محلہ اور بڑا محلی ایک بڑی کی طرف تھکلا کا تھافت کے دن و میں حالانکیں
ہو گا کہ اس کا ایک بزرگ رہا اور اس کا اور سب اس کو اس حال میں دیکھیں کہ اللہ کی پناہ کیا ساغر
ہو گھوڑ کیتی رسول ہو گی

خن ملوقہ آن لقی خلیل اللش علیه و مسلم کا انہا تفصیم انہی سکایہ العین و تھریک
کلهم طلاقین پیشہ تینیک لاکا قلصی قیما تعیلک ولا تعیلک

(دوہا) خرومی و ابہ دارہ و مصطفی و اہم ماجہ و المدرس

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سنت نوایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سبیوں کے بیویوں کی باری دیجئے تھے اور یہ برسے محل کا ہے جذار نامے تھے جو اس کے ماتحت اللہ سے عرض کرنے لگے کہ اب ہر بے شکار بھری تھیں ہے ان حالات میں اور اس علیٰ بر جاؤں گے تو بھریں اغیرہ میں ہیں۔ لہٰ بھری حرز اُنیٰ اور حشرہ نہ فرازی کے کام سلطے میں تو تمہے اختیار نہیں ہے صرف انتخاب میں تکمیل۔

(چینی تحریک) (چینی تحریک) (چینی تحریک) (چینی تحریک) (چینی تحریک)

(تفصیل) مطلب یہ ہے کہ چہل سوکھ رہنے کو علیٰ بر جاؤ کا حقیقی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ اپنے اولاد میں طور پر اپنے مغلیٰ اور کامل مصلحت کا نتائج تھے جو حالہ فور بر جاؤ کی ایک سے سماجی ترقیت کے ساتھ تھا جن میں محبت اور دوستی کا مسلمان ایسی تھی ہے جس پر کسی بھر کا چاہو نہیں۔ اپنے کام کی بھی چاہو نہیں جو اس کا عالم یکماں بھی تھا اس کے لئے اپنے خدا کے حضور میں اس طرح مختار فرمائتے تھے کہ میں نے اخدا یہ حقیقی تھی کہ تمہارے اختیار میں تھیں ہے اُپنے کے اختیار میں ہے اُس پر موافقة اور حاصلہ نہ ہو سی آپ ﷺ کا کمالِ عبادت تھا وہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ *لَا يَكُلُّفُ اللَّهُ فَقْهًا إِلَّا وَمُتَهَاجِهً*

طلاق اور حضرت

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تکمیل بھٹکی کا مقصد یہ ہے کہ مردوں مختار فرمائے گئے کام کے لئے
باقی زندگی و اپنے کام کی کامیابی کے ساتھ مسرت و شدائد کی زندگی کو زدگی کو زدگی ہے جس طرح وہ خود کی اولاد ہیں اسی طرح ان سے بھی اولاد کا سلسلہ چلے ہو رہا ہو اولاد ان کے لئے دل اور آنکھوں کی خوشک کامیابی کو اسی میں حصول چھوڑ کا وسیلہ پشت لوار ان مقاصد کے لئے ضروری ہے کہ دلوں میں محبت اور خوبگوکاری کا تعلق رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے شور و فن اور پیداوار کو پاکیم بر جاؤ کے پارے میں جو ہدایات دی چیز ان کا محور اور مرکزی تھے میں ہے اس کے پارندوں بھی ایسے حالات ہو جاتے ہیں کہ شور و فن بھی کے درمیان تختہ تھیں۔ مگر اونٹا گوکاری پیدا ہو جاتی ہے اور سماں تھوڑا بیکاری و تغیری کی صورت کے میں ہے اسی وجہ سے ایسے وقت کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ کی تھیں و تغیری بھی ہے کہ جسی خوبی و دلوں کا گوریوں کو جنمیں اپنے پسندیدہ اور تعلقات کو خوش گوارہ جائیں کی کو شش کریں۔ لیکن آخر کیا چاہو ہے کہار کے طور پر "طلاق" اُنکی بھی

اجازت دی گئی ہے اگر کسی حالت میں بھی طلاق اور علیحدگی کی اجازت نہ ہو تو پھر یہ حقیقہ اور رہنمہ دونوں کیلئے طلب بن سکتا ہے بھر طلاق کے سلطے میں تفصیل بدولات بھی دی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی صورت ہے اسی دلیل پر اس کے درجے شوہر اور اس کے تعلق کا نہ ہو اس کے بعد نہ ہے اس کے بعد اچھا لیکن بھی اس سے پہنچا ہی چاہیئے نہ مرد خود یہ اقدام کرے نہ خوبست اس کا مطالبہ کرے اس انجمنی بھروسہ کی خصوصت علیاً تک رسائیاں آئی جائے جس طرح کسی مخصوصیں بافضل یہ اچھا نہ کی صورت میں آپر یعنی گورا کیا جاتا ہے۔

بھر اس طلاق اور علیحدگی کا ذریعہ یہ جلایا گیا ہے کہ شوہر طبری کی حالت میں (یعنی ہن دلوں میں) خوبست کی تباہی کی خالص حالت نہ ہو) صرف ایک رجھی طلاق وے تاکہ زندگی عذر میں رجھت یعنی رجھ کر لینے کی تباہی لکھ رہے ہیں اگر شوہر رجوع کرنے کا فیصلہ کر سکے تو حدت کی حدت گزرا جانے والے اس سے رجھت کی تباہی کش قدر رہے گی لیکن دلوں کی رضاہندی سے دوبارہ تکلیف بھر دیتے قائم ہو سکے گا۔

یہ وقت تھی طلاق دینے کو تو تباہی بھر خفت گاہہ قردا ہوا گیا ہے جیسا کہ آگے درج ہونے والی بعض حدایت سے معلوم ہوا ایک مخفی طلاق دلوں میں تین طلاق دینے کو بھی خفت ہانہند کیا کہا ہے اس کی وجہ سزا دنیا میں مقرر کی گئی ہے کہ اگر رہ شہر اپنی اس سلطنت یونیورسیٹی سے بھر لکھ کر ناچاہے تو نہیں کر سکے گا ابھی تک کہ وہ کسی دوسرے مرد کے دل میں اگر اس کی ذریعیت درجی ہو بھر اس کے اختلال کر جانے سے پیدا ہو گئی ہوں اس نے بھی طلاق دینے دی ہو۔

الفرض صرف اسی صورت میں ہوت گزرا جانے کے بعد ان دونوں کا دوبارہ تکلیف ہو سکے گا۔ یہ خفت ہانہند کی دوڑاصل علیہ کو تین طلاق دینے ہی کی سری ہے اس تحریر کے بعد اس طبقے کی پھر احمد بن حنبل نہیں پڑھیں۔

طلاق خفت ہانہندیہ فصل:

عَنْ أَبِي هُنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْتَصُ الْعَذَابُ بِإِلَهٍ

الْكَافِرِ

صَرَّحَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَهَى رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چاکرچین وال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے نزدیک ہو肖 "طلائی ہے" (سی اپنے ہو)

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ جَبِيلَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذْ مَا بَخْلَقَ
مَلَكُ ذَبَابَةَ عَلَيْهِ وَجْهُ الْأَرْضِ إِنَّمَا يَعْلَمُ إِلَيْهِ مِنَ الْحَقَّ إِذَا خَلَقَ إِنَّمَا عَلَيْهِ وَجْهُ
الْأَرْضِ يَعْلَمُ إِلَيْهِ مِنَ الظَّلَاقِ (روایہ الکعبی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ
ملک الطلاق نے روئے زنبور پر کوئی چیز دیکھی تو اس کی جیسی بندگی ہے تو کلام من ہوں ہمارے بارے میں کو اکثر
کرنے سے ملک الطلاق تعالیٰ کو کوچک کر لے چکا ہے تو اس نے زنبور پر کوئی چیز دیکھی تو اس کی بندگی کی
جو طلاق ہے یہ سے نزدیک اللہ تعالیٰ کو سوچوں ہوں ہمارے بارے میں۔ (طیبہ طلاقی)

عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عَوْنَانَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ مَا أَنْتُ زَوْجُهَا
مَلَكُ طلاقِ الْمُؤْمِنِينَ لَكُمُ الْعُوَامَةُ عَلَيْهِ وَإِنِّي أَنَا الْمُنْجِدُ (روایہ زوجہ طلاقی)

حضرت زوبیر بن عویان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو محروم ہے
شہر سے کسی خاتون تکلیف کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو درمیں ہے۔

(معذہ بنا شریعتی سٹریڈی ہو سنگھارہ ہو سنگھارہ) (رسدی)

(تشریح) اس حدیث سے سلوک ہوا کہ اگر کسی محروم کو کسی مرد کے ساتھ دیتے ہیں واقعی
زیادہ تکلیف ہو تو وہ طلاقی طلب کرے تو اس کے لئے چوہید نہیں ہے بلکہ اگر تکلیف کی بڑی
تکلیف ہو مجوری کے طلاق چاہے گی تو یہ اس کے لئے خاتون عزوی ہوں گے کی بہت ہو گی۔

عَنْ أَبِي مُؤْمِنِي الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ طلاقُكُمْ
الْمُشَدَّدُ الْأَبْيَنُ بِيَقِنَّةٍ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُعْلَمُ اللَّوْلَانِ وَاللَّوْلَانِ (روایہ طلاقی و الارسط)

حضرت ابو سعید خدراوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ
مرثیوں کو طلاق کیسے دیں چاہیے الایسا کہ ان کا چال جعلی مشتبہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان مرد و میر
مرثیوں کو پسند نہیں کرتا جو زادگیری کے شر قسم ہوں تو گر جاؤ۔

(معذہ بنا کم کر کم بوساطہ طلاقی)

(تشریح) حدیث کے آخری بڑو کا مطلب یہ ہے کہ حرم و اس کی بھت اور پسندیدگی سے محروم
ہیں جو بیوی کو اس لئے طلاق دیں کہ اس کی چگد و حسری بیوی لا کر فیاض اکھر پھیلیں اسی طرح وہ

حمد نگنی بھی ملزم ہیں وہ اس غرض سے خوبیوں سے طلاق لئی کہ کسی فدوس سے مرد کی بھروسے نہ کر پڑھ راجحیں۔

طلاق کی وفات اور طلاق

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي مَعَهُ حَوَافِضَ لِكَاهِنِيْنَ فَهُنَّ لِيْسُ مُؤْمِنِيْنَ إِلَّا
كَانُوا هُنَّ الْمُغْلَظُونَ وَكَانُوا إِلَيْهِمْ يَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ لِمَنْ كَانَ لَهُ
جَنَاحًا لَمْ يَمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهِيرُهُ لَمْ يَمْسِكُهُ لَكَثِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِمَنْ يَمْلِكُهَا لَكَثِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
كَافِرٌ أَلَّا يَمْسِكُهَا لِكَثِيرٍ مُّلْمِنِيْنَ إِنَّمَا تَطْلُقُ الْمُؤْمِنَاتُ
(درود ایک طبقہ و مسلمی)

حضرت محمد اپنے بنی اسرائیل میں سے رواج میں ہے کہ خواجہ رسول نے اپنی بیوی کی مالکتی مالیت
میں کو اس کی بیوی کی کے لوگوں پر دیتے تھے طلاق دست دی تو ان کے والدہ حضرت عمر بن عبدالعزیز
نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا اس کے پیشے میں اس پر بہت محنت برہی اور بڑا ضریب کا
الہام فرمایا اور عجمیوں کو جلد افسوس کرو کرچا پیچے کر دیا اس طلاق سے رخصت کر لے جو اسی کی
اپنے پاس آپنے لفڑی میں رکھے یہاں تک کہ بیوی کی کے لام ختم ہو کر طہر (تکمیل) کرنے کے لئے
آپنا کمیں بہرہ ملے اس طہر کی صفت ختم ہو کر وہ بیوی کی کے لام آپنا کی بہرہ اس کے بعد ملے ہو جائے
کی مالکتی میں آپنے اس مالکتی میں اگر وہ طلاق ہو درخواست میں ہو اس طہر میں اس
سے محنت کے بغیر اس کو طلاق دے دے اس پیشے میں اس کا ذکر نہیں لیا گیں وہ حد ہے ہے جس
کے پاس سے میں (آن بھروسے عجمیوں کی سہی تکمیل) ختم ہو جائے (گی کددیہ بھی مسلمی)
(آخر) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو حالت بیٹھی میں طلاق دیتا جائز اور حدت کندہ
کی بادت ہے اور اگر غلطی سے کوئی ایسا کرنے تو اس کو رخصت کر لئی جاوے ہے بہرہ اگر طلاق ہی
رسنے کی وجہ لام ہو تو اس طہر میں طلاق دیتی چاہیے جس میں محنت کی وجہ میں آئی ہو اس کی
محنت ظاہر ہے کہ بیوی کی مالکتی میں محنت کا حل اور رخصت نہیں ہوتی۔ طہر کی مالکتی میں اس کا
کافی امکان ہے کہ خوبیوں کے دل میں رہنمائی اور ہمایت اور طلاق دینے کا طیاب ہو ختم ہو جائے
بہرہ اسی طور سول کی ذیلہ خوبی کی میں ہے

اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت محمد اپنے بنی عجمیوں کو عجمیوں کو جو طلاق انجبوں نے
بیٹھی کی حالت میں دی دی تھی وہ اس سے رخصت کر لئی اسکے طہر کر جائے اسی کو اگر
طلاق بیٹھی ہو تو بہرہ درسرے طہر میں دیں اس کا منفرد بھی بیٹھر کی خاکہ درخواست کے طہر کی

پوری صحت میں جس دلوں ساتھ وہیں کے لاوس کا امر نہیں ہے کہ تعلقات میں بھر خوشنودی آجاتے اور طلاق کی قوت بخوبی آتے لیکن اگر ابھر دوسرے طلاق پر بینے شی کا اصل ہو تو اس پر بخوبی آجاتے اور دوسرے طلاق پر بینے شی کا اصل ہو تو اس پر بخوبی آجاتے اگر کام عصمت ہے تو اس پر بخوبی آجاتے اور دوسرے طلاق پر بینے شی کے لام شتم ہوئے ہیں تو انہی طور پر صحت کی رخصی ہوئی ہے اس طرح بیانہ نہیں ہے کہ جس دلائل پر بخوبی کا دعویٰ کروٹا جو کہ عصمت کا دعویٰ ہے

اُس دلائل میں رسول ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عباس کی روح جمعہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو جیسی کے لام میں طلاق دیا اگرچہ ناجائز ہو تو عصمت کی بادی ہے لیکن یہ طلاق داسخ ہو جاتی ہے اگر طلاق داسخ نہ ہوں تو عصمت کی خود عصمت ہے اسی نہ ہوئی اور آنحضرت ﷺ کا درجہ عصمت کا حکم ہے کہ عصمت کو طلاق کو طلاق ہائی کارڈنال ہائی کارڈنال ہے تو عصمت کی بادی ہوئی۔

یک وقت تین طلاقیں دینے اس کی دلائل:

عَنْ مُحَمَّدِ مِنْ لِيَبْنِ الْمَازِنِ أَنَّهُ أَخْبَرَ زَمْلَانَ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَلْعُمْ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَنْ زَمْلَانِ مَالِكِ
إِنْ تَأْتِكَ ثَالِثَةُ فَطْلَقِكَاتٍ جَعَلَهُمَا ثَلَاثَمَ لِعَصْمَانَ الْمَالِكِ ثَالِثَةُ أَنْلَعَبَ بِكَبِيبِ الدِّفْرِ
وَجَلَ وَأَنَا بَيْنَ أَنْلَعَبَ بِكَبِيبِ الدِّفْرِ كُلُّهُ لِكَبِيبِ الدِّفْرِ لَمْ يَأْتِكَ ثَالِثَةُ أَنْلَعَبَ

(رواية الصنعی)

گورنیا ابیر رضی اُنہ عن عرض دو حصے ہے کہ رسول ﷺ نے ایک حصہ کے مجموعے میں مدنی مالکی کے اس نے اپنی جیو میں کو ایک ساتھ تین طلاق کر دیں اُنہ اپنے نیز اسی حصے کی حالت میں کڑے ہو کے اور اسکے طریکاً اسکی بچوں میں تہذیب کرنے والوں کا اکابر الحصہ کیا جائے گا اُسی ایک ساتھ تین طلاقیں دو اس سماں کا کبھی بھی سماں میں ہوں تو حق ہے اس میں طلاق کا طریقہ اور ہالوں پر بھی و مشکل کے ساتھ ہیں اس طریقہ کا ہے۔ اس کا سیزی موجود ہے تین طلاق کی دو حصے ایک عیشی اکابر الدوڑا اس کی نیزی سے زندگی کی جانب سے اس طلاق کے عیشی حصہ کی مدد و معاونت کا طریقہ کیا ایک عالی کر رکھنے کا کام ہے اس کی دو حصے اس میں کوئی دوسرے اس کو کلیں بند کر دین میں نے پر حرکت کی ہے۔

(عن نابل)

(تفصیل) اس حصے سے معلوم ہوا کہ یہک وقت تین طلاقیں دینے اس کی بادی اور ترکان مجید کے علاوہ بخوبی طلاق کی طلاق سے اگر دلائل اس کے ساتھ ہے ایک طریقہ کا ممکن ہو جاتی ہے۔ اسی میں طلاق کا طریقہ جیسی میں دوی طلاق نسبت گذارہ و موصیت نہ لے کے پوچھ دی پڑھلی ہے تو اس

اس کی وجہ سے محنت "حلقہ" بوجانی ہے اسی طرح ایک دفعہ کی دوی ہوئی تین طلاقیں بھی
بیوہ آنکھ بست کے نزد پکڑ پڑیں۔

بیکہہ ذوق تین طلاقیں ہیجنے کو مذکوب اللہ کے ساتھ سمجھیں اور مذق "خانہ" کی بھروسہ فرمایا کیا
کہ قرآن مجید کی آیت "کل علیکم ملک خلائق" میں کلمہ "کل" کی وجہ سے نہیں بلکہ
خشی تشویح زوجاً غیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک بھائیتے زیادہ طلاقیں وغیری ہوں تو ان کا
طريقہ ہے یہ ہے کہ ایک بھائیتے میں بھی اکٹھا تھک دیا جائے میں اور بھائیتے میں صاحب اتفاقوں کے
سامنے ہوئی ہائیں جس کی شرط ہے تفصیل حد مذکوہ معلوم ہوئی کہ ایک طلاق میں ایک طلاق
وی پہانتے۔

حد مذکوہ اس کلاؤکر نہیں ہے کہ جن محابی لے اس طلاق کا درجہ کو اکل کر دیتے کے بعد
میں حضور ﷺ سے ورض کیا تھا ان کو آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ بالآخر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے
خاص مشیٰ الحیثیہ فرمائی کہہ خاص مشیٰ یہ تھا کہ اگرچہ اس آرکی نے منت گر لائیں کام کیا ہے
لیکن یہ میں اکٹھا نہیں ہے جس کی سزا اکل بھائیتے میں ہے۔

بھائیتے میں بھائیتے کا طلاق ڈکر ہے کہ ہمارے نیوں میں خاص کر ہمارے ملک میں طلاق کے بو
و وحدت سامنے آجے ہیں ان میں قریب الوفیہ بعدہ ہوئے ہیں جن میں بھائیتے میں بھائیتے میں بھائیتے
تین طلاقیں دیجے ہیں اور وہاں اکل نہیں جائے کہ یہ منت گنہ کی ہے اور اس کے بعد وہ بدوہ تھاں
کا سکلہ بھی منت ٹھکلہ ہو چاہتا ہے۔

تین طلاقیں دیئے کا تجھے بور شری حکم:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ثَالِثَ بْنِ مُؤْمِنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لِكُلِّكُلَّتِ ثُمَّتِ جَنْدِ رِفْعَةِ الْمَالِكِيِّ ثُمَّتِ كَلَاطِيِّ ثُمَّتِ كَلَاطِيِّ ثُمَّتِ
عَذَّلِيِّ ثُمَّتِ فَلَزِيزِ وَنَاهِيَةِ الْأَجْنِيلِ ثُمَّتِ الْمَزْبُوبِ ثُمَّتِ الْمَنْجُونِ أَنَّ قَرْجَنِيِّ
وَالْمَلْعُونِيِّ ثُمَّتِ نَعْمَانَ لَا يَحْلُّ لِلْمُؤْمِنِيِّ وَلِلْمُؤْمِنِيِّ لِلْمُؤْمِنِيِّ۔

درود احمدی و مسلمی

حضرت مائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے درجہ ہے کہ رواص قریبی کی بھروسہ حمل اٹھا کر
کی خدمت میں خاطر عویش بور اس نے ٹھلاک کیں، لامہ قریبی کے ہاتھ میں ٹھیک ہاں نے
طلاق ہے، ای بھر خالی بھی راکریں فرم کر بیلاجیتیں اس نے ٹھے تین طلاقیں دیئے کیا توں

کے بعد میں نے عبید الدین حنفی بن الزیر سے لکھ کر لایا تھا اور بالکل وکار رہ چکے ہیں
سے جو تائیں عبید الدین بہادر کے قاتل تھے اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
کیہے چاہیں ہے کہ مکر رفقاء کے لئے میں مجب مجب ۲۰۰۰ اس لے کیا ہے تھی ہاتھی ہوں
اپنے کلکتے خطاہ اس وقت بھی نہیں ہو سکتے بلکہ کہ تمہارے اس کی ہام جھٹکا بال
(جیسا کہ دیکھی جائے)

(تقریب) شریعت کا یہ حکم قرآن مجید میں اُبی یوں فرمایا گیا ہے نَبِّهْنَاهُرَةَ مُنْدَبِّهِنَاهُنَّ
حَلَّكُهَا هَلَّأَنْجِلُهُ لِمَنْ يَعْذِبْ خَنْجِي تَبَكِّحَ زُوزِجَا غَلَّوْرَةً۔ (مطلوب ہے کہ اگر شوہر نے بھوی کو
دو طلاق بخوبی کے بعد تھیری طلاق بھی رہے تو اور شوہر کے لئے اس وقت تک
حلال نہیں ہو گی جب تک کسی دوسرے شوہر کے لکھ کر میں خود ہوں (اس کے بعد دوسرا
شوہر اگر اڑاکاں کر جائے تو طلاق دے دے تو جدت پوری کرنے کے بعد پہلے شوہر ہے دوبارہ
حلال ہونے سکتا ہے۔

ہر اس حدیث سے اور اس کے ملکہ میں متعدد حدیثوں سے اسی آیت کی تفسیر تقریب
صلووم ہوئی کہ دوسرے شوہر کے ساتھ سرف عذر لکھ جو جانا کافی نہیں بلکہ وہ عمل بھی
ضروری ہے جو نکتے سے خاص طور پر تفصیل ہوتا ہے جبکہ اگر امت کا سلک اس مسئلہ میں
میکی سے واقعہ ہو ہے کہ اگر دوسرے شوہر کے ساتھ زنا خویں کی ہوئی تو وہ لذکر حملی کی شرط
بالکل خوب سب سے میکا ہو کر رہ جائے گی۔

بھی طلاق کی طلاق بھی طلاق ہے:

فَنَّ أَنِّيْ خَرَقْتُهُ أَنْ وَسْلَانْ بَدْ حَلَّيْ لَهُ خَلَقْ وَسَلَمْ كَلَّ نَكْوَتْ جَلَفْنْ جَدْ
وَخَلَقْنْ جَدْ الْبَكَاحُ وَالْمَلَكَانُ وَالْمَنَجَةُ۔ (درودہ هم ملعون و ہم ملاودہ)

حضرت ابو برد خیل اللہ عنہ برداشت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
ہم میں میکاں کے لادا بادر جیہے کی کے ساتھ برداشت کرنا بھی حیثیت ہے اور بھی مدنظر کے
شوہر کرنا بھی حیثیت ہو کے حکم میکی ہے لکھ طلاق ارجمند۔ (ماہر ترمذی مشہور ہے)
(تقریب) مطلوب ہے کہ اگر کسی نے بھی مدنظر میں لکھ کیا یا اسی طرح بھی مدنظر میں بھوی کو
طلاق دی تو اسلام طیبی سے بھی مدنظر میں برداشت کی اور شریعت نہیں ہے سبھیں دوستی دوسرے صحن
ہوں گے۔ لیکن لکھ مخفق ہو جائے گو۔ طلاق پڑ جائے گی اور برداشت ہو جائے گی اس کی وجہ پر

ہے کہ یہ تکون چیزیں مسلمانی شریعت میں اتنی بڑی کاروبار میں مسولیت کی نمائی ہوئی کہ ان کے
بادے نکل گئی مذاق کی گجاشی ہی لگی رکھی گئی۔ مذکور کے ہدایے تسلی ہو گئے اوری کی زبان
سے لئے گاہن کو حلقہ خدا جیسی مسٹھی سماں ہائے گاہن سرے لئکنوں میں یہ سماں پہنچئے کہ
اسلامی شریعت میں اپنے بیداری میں مذاق کا تجھے ہے۔

مذکوب الحفل کی طلاق:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ مَكْرُوكٌ جَاءَ إِلَيْهِ
مَلَكٌ مَكْرُوكٌ وَمَذْكُوبٌ فَلَمْ يَفْلِهْ
(درود احمد بن مسعود)

حضرت احمد بن حنبل حدیث رواجی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ طلاق درست
مذکوب سونے اس آدمی کی طلاق کے جس کی مصلح و فرم مذکوب ہو گئی ہے۔ (بخاری ترمذی)
(تقریب) بھی ایسا ہو ہے کہ کسی مرد یا صدرا کی وجہ سے آدمی کی مصلح و اسی فیر حوالوں
کو مذکوب ہو جائی ہے اور وہ اسکی باشکن کرنے لگتا ہے جو مصلح و فرم کی سماں کی حالت ہے اس
کردار مذکوب سے اپنی باؤں کا پورا اشور بھی نہیں ہو سکتا یہ آدمی کو "معوقہ" کہا جاتا ہے لیکن اسی
مذکوب کی مصلح اس کا حالت میں بیوی کو طلاق دے تو وہ "معوقہ" کو بھی جسی طرز پر خواستے
وہ پاگل کی طلاق خواستھی نہیں ہے اسی جاتی۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ عین آدمی شریعت میں "مرد مذکوم" ہیں "عن ان
کے کسی قول و فعل کا چہہ شہنشاہ کا ہے مگر اس پر فرمائی تھیں مرجع بھی نہیں ہو گی ایک دوسری حدیث
کی حالت میں ہو دوسرے ہاتھ پرچہ مدد تحریرے مذکوب الحفل آدمی اس سے منظوم ہوا کی اگر
کوئی آدمی بولے کی حالت میں بوجوابے خدا اس میں بیوی کی کو طلاق دے دے تو یہ طلاق والی قدر
ہو گی اسی طرح پھر نیچے کی دوسری مذکوب الحفل کی طلاق بھی وہ انتہی ہو گی۔

ترمذی کی طلاق:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ لَا مَلَكٌ زَلاَّ
عَنْ أَنْ يَفْلِهَ
(درود احمد بن مسعود و مصنف مذکوم)

حضرت ابو الشفیع رضی اللہ عنہ سے رواجی سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عطا ہوئے
فرماتے تھے کہ (درود اکی طلاق) مذکور (درود) کے "مذکوب" کا تحدید نہیں (مذکوب مذکون ایسا ہے)

(تفسیر) بحق اگر کسی آدمی کو بھجوڑا درپاںکل سبے بس کر کے اس سے بھی کو طلاق و لوائی گئی دیا
اس کے خلاف کو اگر تو کرپا کیا (جیسی اس کی زبان سے زبردستی طلاق یا طلاق کی بات کھلوٹی گئی) تو
شریعت میں اس کا مقابلہ ہوگا۔ اکثر اس سبک سے ہوتی ہے کہ جو طلاق زبردستی طلاق کی
(بس کو سلطانی طلاق کرنے کی وجہ یہ اس کا مقابلہ ہوگا۔ لیکن یہم ابو حنینہ ثہی نہیں کی
طرح زبردستی طلاق کو بھی ہاذداشتے ہیں اور مخصوصاً احلف اس حدود کی جزوں دلوجہ
دوسری طرح کرتے ہیں۔ معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں یہم ابو حنینہ متفق نہیں ہیں۔ سبک میں
سید بن الصہب ابراهیم ثہیں اور سعیان ثہیں کا نام ہے بھی شرمن صدیعہ محدث میں بھی اس کا کہا

مختصر

اسلامی شریعت میں طلاق پر اذنِ حدود کے لئے حدود کا آؤں اگر مقرر کیا گیا ہے مجنح حرم ہے کہ جس بھوپی کو اس کا شوہر طلاق دے دے دیا ایک مقرر حدود تجھ سے حدود کردا ہے جس کی مقرر تفصیل ہو جو خود قرآن مجید میں وہ فرضی کی ہے جو ہے کہ اگر اس حدود کو جعل کیا ہم اور ہم تو ان کے پرے غنی و در گز رہائی پر اگر عمر کی کوئی قوتوں کو دوچھہ سے باہم بھروسے ہوئے جوں اور محل بھی بڑھو تو تمی میتھی بورا اگر محل کی حالیت ہو تو پھر حدود کی حدود و حرم محل تجھے آئیں جو یقیناً ہے۔

حدود کے اس آؤں میں بہت سی حکمیں اور مصلحتیں ہیں۔ ایک اہم مصلحت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ رشیعہ نکاح کی حضرت دار الفخر رضا کا انتہاء ہوتا ہے اگر حدود کا آؤں نہ ہو تو حرم کو اپنازت ہو کہ شوہر کی طرف سے طلاق کے بعد وہ اپنے حسب خواہش خواہیں خواراکاں کر سے تو یقین یہ ہے کہ اس کی مخصوصیات کے خلاف ہو گی اور نکاح بھوکیں کا ایک کھیل سماں ہو جائے اگر ایک دوسری مصلحت خاص کر طلاق در جمی کی صورت میں ہے تو یہ بھی یہ کہ حدود کی اس حدود نے مدنظر ہو گا کہ دو معاملہ پر ابھی طرح خور کر کے حدود کر لے تو شوہر پھر وہ اؤں میں بھی یقینی نہیں کے زندگی گزد لے لگتے۔ پر علی ہبہ اللہ و زمان کو زیادہ پوچھتے ہیں۔ اسی لئے طلاق در جمی کی حدود میں حدود کے لئے بہتر ہے کہ ۱۰ رہنی کو ٹالے سونوں لے کالا یا الہقام کرنے اور لپھاروں ایجاد کے کہ شوہر کی طبعت پر اس کی طرف اکل ہو جائے تو حرم و حفت کر لے اور طلاق باعث کی صورت میں اگر پڑھت کاملاں تو جیسی رہنیاں تھیں نہایت حدود میں حدود کو دوسری اکلنست کر سکتے کہ وہ سے اس کی ایجادہ گنجائش رہتی ہے کہ دو قوں ہاہم راضی ہو کرو و بارہ نکان کے ذریعے اپنے تو ہو اور مشدود ہو جو زلٹیں۔

ایک تحریکی مصلحت یہ ہے کہ حدود کے اس تالان کی وجہ سے حدود سے اگر دیبا نہوئے والے پہ کے نسب میں کسی تجھ شہ کی بھاجائش نہیں رہتی۔ بہر حال ہم دونوں حدود کی یہ پڑھ کر مکمل بھوپی مصلحت ہے۔ غالباً اسی وجہ سے اکثر مددن قومن کے قوانین میں میاں جعل کی طبعت گئی کی صورت میں کیا تھا کسی جعل میں حدود کا شابطہ ہے یعنی جعل قومنوں کے آؤں میں یہ حدود بہت طویل رکھی گئی ہے جو ہے چاروں ہجرت کے لئے شفیف مالا بھال۔

ہے... شریعتِ اسلام نے حدودت مقرر کی ہے جو اپنے معتدل اور متوسط ہے۔ آئندہ درج ہوئے مطلوب حدودت سے معلوم ہوا ہے کہ حدودت کا حکمون ان نوافت بدل ہو اتحاد پسیک صلحیہ امدادت یعنیہ بن آنکھیں انصارہ پر کوئی کسے شہر نے طلاق بسیاری کی۔

عَنْ أَبِيهِ عَمَّامٍ يَقُولُ إِنَّ الْكُفَّارَ لَا يَلِمُونَهُمْ أَنَّهُمْ أَخْلَقُهُمْ فَلَمْ يَخْيُرُوهُمْ مُؤْلِفُو
أَنَّهُمْ أَنْهَى مُؤْلِفَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَلْكُفُهُمْ بِمَا كَفَرُوا إِنَّمَا يَلْكُفُهُمْ
كَفَرُهُمْ إِنَّمَا يَلْكُفُهُمْ بِمَا لَمْ يَعْلَمُوا

حضرت امام حیدر زادہ نے اسکی تصریح سے رہا ہے کہ الہام سنجان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حلول ہو گئی تھی اور اس وقت تک مظہر حدودت کے نئے
حدودت کا کوئی حکم نہیں آیا تا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ہدایات بدل نہیں کیں جن میں
طلاق امدادت کا ہیں ہے تو یہ اہل حدود زادہ نے کلی طلاق یا حدود ناقلوں میں جن کے پارے
میں طلاق کی حدود کا سمجھا تزلیل ہوں

(عن مسلم)

(قرآن) اس حدودت میں حدودت سے مشتعل جس آیت کے تزلیل ہوئے کا ذکر کیا گیا یہ یہ وہ
لکھا ہے سورہ عز وجل کی یہ آیت ہے "وَالْمُظْلَمُونَ يَعْنَى الْمُظْلَمُونَ بِمَا لَمْ يَعْلَمُوا إِنَّمَا يَعْلَمُ اللَّهُ لَرَبُّ الْعَالَمِينَ" اس
آیت میں اسی مظہر حدود قرآن کی حدودت کا حکم بیان کیا گیا ہے جن کو ایام ہوتے ہیں اور جن کو
صرف سلسلہ اکابر ہی کی وجہ سے الیام مدد ہوتے ہوں والان کو محل ہو جو ان کی حدودت سورہ طلاق کی آیت
میں بیان فرمائی گئی ہے۔

حدودت و فتاویٰ اور سوگ

شریعت اسلام میں جس طرح مظہر حدودت کے لئے حدودت کا حکم ہے اسی طرح اسی وجہ
حدودت کے لئے بھی حدودت کا حکم ہے جس کا شہر انقلاب کر گیا اور اس حدودت کا حکم بھی قرآن مجید
میں صراحت بیان فرمایا گیا ہے اور شہر چج، (ملکیت یا خود کی ملکیت) میکم و پیکر و از راستا مقتضی
بما لکھا ہے از بہة اشہر و غیرہ۔ (تمہیں سے جن لوگوں کا انقلاب ہو ہائے اور وہ بیویاں چھوڑ
با کمی از وہ بیویاں ایسی کو روکے کہ کمی کی چار بیویاں (سی زان) یہ حدودت ایسی ہے اور مصلحت کے لئے
ہے جو خالہ نہ ہوں اور جو محل کی حالت میں ہوں ان کی حدودت و مسری آیت میں وضع مصلحت کی
کی حدودت قرار دی گئی ہے خدا کم ہو ایسا لذت ہو زان حدودت میں سوگ کا بھی حکم ہے جسیں
ہو چلئے وہی حدودت کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ زادت کی پوری حدودت میں سوگ مٹائے جائے

خوبی و نیکی کو سمجھ دے کے لئے استعمال ہوتی ہیں وہ اس مدد میں ہاں کا احتساب کر کے اخیر من
اس کی بودی و نیکی میں ہاں طبع ہے کہ اس کی ٹھنڈی صورت و لباس و حفظ سے اس کی بودگی و نیکی
مذوقی طاہر ہو اور در درود سے کوئی اس کی ظاہری حالت ہے نہیں ہو کہ شوہر کے انتقال کا
اس کو دینا یا رینا و مدد نہ ہے جیسا کہ ایک شریعتی کتاب اس کی بیوی کو بونا ہے۔ لیکن یہ حکم
صرف موتی جدت کے لئے ہے نہ کہ کام ختم ہو جانے کے بعد اس کو ختم ہو جانا چاہیے
شریعت میں اس کی احتجات تجسس ہے کہ کوئی امرت یا وہ جانے کے بعد موتی جدت کے لئے حکم کا
لروہ اقتدار کرنے۔

شوہر کے طلاق کی اور سے اپنے منزہ قرب ٹھانہ جائیں یا پہ وغیرہ کے احتفال پر اگر کوئی
حورت اپنادلی صورت ہو تو موگ کی ٹھنڈی میں طاہر کر کے لا صرف تین دن تک کی اجازت ہے
اس سے زیادہ میٹھے ہے۔

عَنْ أَمْ عَبْدِهِ وَقِيمَتِهِ بَثْ جَعْشِنْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا
يَبْلُلُ لِأَمْرِ رَأْءَةٍ تَوْمِينَ بِالْأَدَبِ وَلِأَذْرَمِ الْأَسْبَرِ أَنَّ تَعْدِدَ عَنِّيْتَ فَرْقَ لَكِتَبِ الْأَوْ
عَلَى ذَلِيقِ أَرْبَعَةِ الْأَنْهَرِ وَعَلَرَا۔ (روایہ البخاری و مسلم)

ام ہماروں میں حضرت ام جیبی بود حضرت زینہ بنت جوشی اللہ چھاہے رواہت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی ایکان والی امورت کے لئے جائز تھی ہے کہ وہ کسی مرنے
والیہ عذر و قریب کی صورت پر تین دن سے زیادہ موگ کر کے جو شوہر کے اس کے انتقال
پر چند میٹھوں دن موگ کا حکم ہے۔ (صحیح البخاری و مسلم)

عَنْ أَمْ عَبْدِهِ وَقِيمَتِهِ بَثْ جَعْشِنْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا
يَنْتَهِيَنَّ الْأَيْمَنَ وَلَا الْمَشْيَةَ وَلَا الْمَعْلُوَنَ وَلَا تَنْعَيْبُ وَلَا تَنْجَلُونَ
(روایہ ابو داؤد و الحسن)

ہماروں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چھاہے رواہت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
حضرت کے شوہر کا انتقال ہو کیا جو زہر کیم کے رنگے ہوئے تو اسی طرح ہر زہری کی وجہے
وہ کے کپڑے مٹھے ہے تو زینہ بنت زینہ نے خدا (زمینی و غیرہ) کا احتساب کر کے سرمه
کلے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

(آخرت) رسول اللہ ﷺ کے زندگی میں ہو خواہیں دیوبندیت کے لئے کپڑے کی کمی تھی کہا
زینہ اپنی کو دیوبندی کر کی تھیں۔ لیکن ایسا ہمیں حتم کا لال کیرو اس لئے آپ نہیں نے ان کا

خاں طور سے تو کفر لیا اور مذکون روجروں کی کوئی حسوسات نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے
رکھنے والوں کی پڑے متحملہ کے جائیں جو زب و ذہت کے لئے متحمل ہوئے چوب ای
طریقہ راستہ سر جو بند کی جگہ اپنے بھی متحملہ کی جائیں جو زہت اور سکھار کے لئے
متصل کی جائیں گے مذکورہ میں سوگ کے ان دعائیں کام کا مدد بھی ہے کہ خوب کے متحمل کا
یادی کو جو دعویٰ و صدرہ ہواں کا اثر دل دوں بالٹ کی طرح خاور یعنی جسم اور بیان میں بھی اور یہ
یہ ہر احوالیت کا لفڑی قافتہ ہے لوریاں میں نہ راحیت کا شرف ہے۔

معارف الحديث
جلد هجدهم

كتاب المعاملات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معاشری معاملات انسانوں کی فطری ضرورت

اس باب میں خداوندی ہدایت اور اسکے بخیاوی اصول

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ملنا لائج ہوا ہے لیکن انسان کی فطری ساخت لیکی ہے کہ وہ اپنی اس زندگی میں باہمی تعلقون اور مصالحتی لئن دین کے حلقے میں بہر فرد اور جماعت کی ضرورت دوسرے سے دوستی ہے۔ حالانکہ ضرورتی کی ضرورتی بہت ضرریں بخوبی سے شام تک صرف ضرورتی کر کے بیس گزدار کے پیہے شامل کرتا ہے اسے بھی ضرورت ہے اس آری کی جس سے وہ اپنا کوہ بچوں کا پہنچ بھرنے کے لئے غل و غیرہ خرید سکے تو وہ کلہ پیدا کرنے والے کاشتکار کو ضرورت ہے اس ضرورتی کی جس سے وہ اپنی کشکل پذیری کے کاموں میں عوام کے لئے اسی طرح ضرورت ہو رکاشت کاررونوں کو ضرورت ہے اس آری کی جو ان کے لباس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پڑا چید کرے تو وہ اسی وجہ پر اپنے بادوام طبقاً اور بخوبی کیساں بخوبی سمجھیں تو کپڑا چید کرنے والے کو ضرورت ہے اس آری پا اس ایجاد کی جس سے وہ سختوار ششم ہو کپڑے کی صحت کی دوسرا گی ضروریات نقیباً قرض و معاہد خرچ کے بچھا ہنا نہیں سے کی کہ اس سے کے لئے نہ کہا تھیہ کر لائیو تو اس کو ضرورت ہو گی کیسے احمد سیحت و غیرہ قیصری ضروریات خریہ نے کی اور اس کے خوازے کے لئے معاہدوں پور ضروروں کی کہ بھر خدا تھامہ اتنی میں سے کوئی بچھا چڑھائے تو ضرورت ہو گی حکیم ڈاکٹر سے رجسٹر کرنے کی لوزرو ہوئی کی وکالت سے دو اخیر ہنے کی۔ الخ من وہ شیوه کی خرید و فروخت اور تھارانی مبدل ہو رہت، ضرورتی اور صحت وزراحت ہو رہت وہ قرض و معاہد کی ضرورت اور معاشری معاملات اُس سریانیتی انسانی زندگی کے لولام میں بہر ان معاملات میں بھی کی تھامہ اس کا بھروسہ اتنا ہے کہی ناگزیر ہے ان کے حل کے لئے ضرورت ہے عدل و اشکاف کے کسی نظام کی بہر کسی دستورہ قانون کی بیوچکھہ عرض کیا گیا کوئی قدر یا مطلق ہامنہ جسی ہے سب مشاہدہ لورہم سب کارروز مرہ کا تاجر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں ملکهم السلام کے دریغے مدور حسب سے آخر میں ہما تمہارا نبیہ سیدنا حضرت موسیٰ

حکیم کے ذریعے جس طرح انسانوں کو یہ براحت دی کہ وہ اپنے آغاز و انجام کے پارے میں اپنے بیدا کرنے والے مالک و مجبوری والتوں صفات اور توحید و آخرت و علمیہ کے پارے میں کیا عقیدہ اور یقین رکھیں ہو کس طرح اس کی عبادت کریں ہور گون دے اعمال ہن کی روشنائیت اور انسانی شرافت کے لئے ضرور بھک ہیں جن سے وہ بچیں ہور پر بیز کریں ہور اخلاق اور معاشرت کے پاسے میں ان کا روایہ کیا رہے اسی طرح اس نے خرید و فروخت، صنعت و تجارت اور محنت حر دوسری وغیرہ معاشری معاشرات کے پاسے میں بھی جو اُنہی شرافت و علکت سے مطابقت رکھتے ہیں ہور جن میں انسانوں کی رنجی و غریبی خلاص ہے۔

اس کا صحیح ہے بھی ہوا کہ اس خدوں دی براحت اور اس شہر سے خلق شریعت محمدی کے احکام کی پہنچ دی ہو رہی اکثر ہر یونی کرنے والوں کا کرمانہ المدینہ بنا ٹھیں، بلکہ بھی دین ہو رائیکے حقیقی حکام ہے کوئی اللہ کی طرف سے اس پر اسی طرح جو ثواب اور جنت کے درجات عالیہ کا رکھدہ ہے جس طرح حمازہ رات وہ اور کر دنیا و دنیہ عمداء است ہو اُنکے اخلاقی پر کوئی دین کی دعوت اور خدا کی رہنمی جان بدل کی تربیاں پر۔

اُنہی زندگی کے اس عجیب یعنی معاشرات کے پارے میں رسول اللہ حکیم کے ذریعہ جو براحتیں اور جو احکام امت کو بلے ہیں ان کی فہریج جہاں تک ہم نے سمجھا ہے ہمارے اصولوں پر ہے۔ ایک خلق اللہ کی لئے دستیاب دوسرے عدل تیرے سچائی، دیانت دینی پرچمے نامنث اُنہیں کا مطلب یہ ہے کہ ہر فرقہ دوسرے کے ساتھ رعایت اور خیر خواہی کا مطالبہ کرے، جاس کر کر دو، دو فرودت مدد فرقہ کو حقیقی دوسمیں مدد و دی جائے۔

اس شہید کے بعد ماظرین کریم معاشری معاشرات سے خلق رسول اللہ حکیم کی ہدایات و تعلیمات ذذیل میں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوں والے اپنے تمہارے نہ کوئی پڑھنے والوں اور سخن والوں کو ان بدیافت دشمنوں کی بھروسی کے احتمام کی لشکر عطا فرمائے۔

سب سے پہلے حضور حکیم کے چند اور شدائد و درج کئے جاتے ہیں جن میں معاشری معاشرات کی سخت الفوائل قراری گئی ہے ہور ان پر اکبر و ثواب کی بشارت خوشی کی ہے۔

حلال روزی حاصل کرنے کی تک روکو شش فراغت میں سے ہے:

عَنْ حَمِيدِهِ قَالَ قَالَ وَسْلَمَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ كُنْبَ الْحَلَالِ
فَرَفِعَةَ بَشَّدَ الْفَرِعَةَ.
(رواہ الحسن بن حبیب، البهان)

حضرت محمد انہ بن مسحود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
حال حاصل کرنے کی طرف کو عشق فرض کے بعد فریض ہے۔ (مسند الایمان للبغدادی)

(تکفیر) کثر شد میں نے حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ وہ ظاہر ہی افسوس سے حاصل پر ایمان اور
عمر و زندگی کو غیر محسوس اسلام کے بولین اور خوبی برکان دفر اکشیں اور جلد صرف جب میں میں کے بعد
حلال روزی حاصل کرنے کی طرف اور کو عشق بھی ایک اسلامی فریض ہے جذب اگر اس سے محفوظ
ہوتے تو کو ہدایت کرے گا تو مطرود ہے حرام روزی سے بہت بھرے اور آخرت میں اس کا انجام ہے
جو گاہر حرام سے بہت بھرے والوں کا تعلیماً آیا ہے اللہ کی نیاز

بھری ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کے ہوئے کسی ارجمند کا خدا کیا اس کی حدگی ہے
عہدات ہے کہ وہ بخوبی اس پر اس لاج و غواص کا مستحق ہے جو فرضہ کی بواحشی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ملتا ہے۔ جس کسب حالی کی طرف کو عشق اور اس میں مخلوق ہونا میں دین و حب و عہد و حور و مکہب
اجر و غواب ہے اس میں کسب حالی کے خالب ہر چار ہر سردار کا مشکل اور ہر جردست کا رکے
لئے کمی پریست ہے یعنی یہ بھر جل میں لغدر ہے کہ اس حدیث میں صرف کمال کرنے کو
نہیں بلکہ کسب حالی کی طلاق و فخر کا فریضہ ہالا گاہے اور اس پر شاد کا نام منفرد و مطیع فخر
حرام سے بچانا ہے۔

اعضو حالت میں روپیہ پیسہ کی ضرورت اور حدیث:

عن الحنبل بن عنبہ رضی اللہ عنہ کی حادثہ زمانہ زمانہ میں اس علیہ رضی اللہ عنہ

لما یعنی مغلی الشامی زمانہ انتقال فیروزہ الی العیاذ و الیزہم۔ (رویدہ احمد)

حضرت مقدم بن مسعود کربلا میں افسوس سے حادثہ کرنے سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

ٹکرائیں فرماتے تھے تو گوں کے لئے ایک جو دشت آئے گا میں وہی پیسہ نہیں کام آئے گا۔
(مسند احمد)

(تکفیر) اس حدیث کو حضرت مقدم بن مسعود کربلا میں افسوس سے روایت کرنے والے
ایک ہیلی ایک بکریں ایک مریم ایک انبوں نے وہی پیسہ بیان کیا ہے کہ حضرت مقدم کے پیش
و درود میں والے چھوڑتے ہیں کی ایک ہاندھی دودھ فروخت کرتی ہو اس کی قیمت خود حضرت
مقدم لے لیتے تھے اسی پیسہ بکریں ایک بکری ایک انبوں نے پاپندیہ کی کے ساتھ تجھب کا تکلیف کیا کہ آپ
نوجہ فروخت کرائے ہیں اور اس کی قیمت دصول کرئے ہیں۔ انبوں نے فرمایا کہ ہیں میں میا

کرتا ہوں کہ وابستے طرزِ عمل کے جو اور کی سند میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس بدر شکل کا حوالہ دیا ہے ان کا مطلب یہ تھا کہ اپنی چیز فروخت کر کے رہ پیو یہی حاصل کرنا کوئی قابلٰ اعتراف یا بت شکن ہے۔ خصوصاً جس نے فرمایا ہے کہ ایسا وقت ہیجی آئے گا کہ رہ پیو یہی سہی آدمی کے کام آئے گے یعنی میں اسی فیض سے رہو یہ فروخت کر اکے رہ پیو یہی حاصل کرنا ہوں۔ مطلب یہ تھا کہ یہ اگر عزمت نہیں تو رخصت ضرور ہے۔

سچائی اور دیانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے
والے ائمۂ صد یقین اور شہزاداء کے ساتھ

عَنْ نَبِيِّنَا مُوسَىٰ الَّذِي أَنْذَلْنَا إِلَيْهِ مُنْذِلًا مِنْ أَنْفُسِنَا لِكُلِّ مَا كَانَ مُنْذَلًا
الْأَمْمَنِ مَعَ الْيَقِينِ وَالصِّدْقِيَّتِ وَالظَّاهِرِيَّاتِ

وَلِلْمُنْزَلِيَّاتِ وَالْمُنْدُومِيَّاتِ وَالْمُنْدَرِطِيَّاتِ وَالْمُنْدَرِقِيَّاتِ
حضرت ابو شہید خدا یہ حقیقت خدا سے درافت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پوری سچائی اور دیانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر "میوں" اور شہزادوں کو رحیمی کے ساتھ ہو یہکہ (چانس ترکی اسٹرن ڈاری، ٹشن وار ٹکنی) اور ہر ہبہ کے نیک صد یقینی سے حضرت خداوندوں کو رخصت خدا سے درافت کی جس

(تقریب) "الْفَدْرُقُ شَهْرُ الْمَائِنَ" اور انوں مبالغہ کے سینے ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ رہ پیغام فاسح ہے کہ جو تاجر اور سواداگر ہے کاروبار میں سچائی اور مالکاتت یعنی دریافت داری کی پورے اعتمام سے پورنہ کریں گے تیامت اور آخرت میں وہ نیوں شہزادوں اور شہزادوں کے ساتھ ہوں گے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے: "وَمَنْ يَطْعَنِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الْيَقِينِ أَعْلَمُ أَهْلَكَلَهُمْ مَعَ الْيَقِينِ وَالصِّدْقِيَّاتِ وَالشَّهَدَاتِ وَالْفَالِبِيَّنِ وَخَسْنَ أَوْلَادِكَ زَيْفَيْنَ" (جو بخش) اندھو رسول ﷺ کی فرمادہ دی کریں گے اسکے قیام بعد آخرت میں ہیں، میں میوں میں و مقرریں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کہا ہے: "بَيْنِ الْمُبْلِوِيِّوْ مُدْبِلِيِّوْ وَرَشِيدِيِّوْ مَالِكِيِّوْ (کے ساتھ) ہو رہے سب بہت علی اللہ رہیں ہیں) تھا درست اور سواداگری ہوئی آئیں اگر کی چیز ہے تاجر کے ساتھ بہبود اکی صورتی آئی ہیں کہ اگر وہ خدا کے حکم کے مطابق چلائیں اور دیانت داری کا لہلوکرنے کے بجائے اسی دستے والی تجدیٰ مصلحت کے مطابق بڑا دی پاٹ کرے تو تجزیہوں لا کھوں کا لمحہ ہوتا ہے۔ میں جو تاجر اپنی تجدیٰ مصلحت پر فتح تھا ان سے صرف فخر کر سکے افس

کے حکم کے مطابق ہر حال میں سماںی و رایہ اندرونی کی پاندھی کرتا ہے وہ خوبی احتساب میں جو اکاں ہے اور اس حدیث میں اپنے ہاتھوں کو بستالت ملائی گئی ہے کہ نیاست اخترت میں وہ افسوس کے عقول ترین نہدوں لمحیٰ نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے اسی حقائق کی طرف مستعین ہوں گی سماںی و رایہ اندرونی کا صدقہ ہو گے۔

صحیح: ای سلسلہ مخالف الحدیث میں قرآن و حدیث کے نصوص کی جملہ پر ہدایہ دعا اضافہ کی چالیگی ہے کہ انکی تمام بحد تحریک اس شرعاً کے ساتھ مطرد ہوتی ہیں کہ وہ آدمی ان عجیبیوں از بیک (الآن سمجھیے) و زکریے عویض، کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فرموم کردی ہیں۔

و سُكُّارٍ مَسْفِحٍ وَ حَرَّافٍ اُوْرَهَتْ حَرَّ وَ وَرَنْ کَيْ فَطَرِیْسَهْ

عَنْ عَبْدِ الْمَظْهَرِ بْنِ عَبْدِ الْمَظْهَرِ لَمَّا كَانَ دُشْرِلَ أَطْهَرَ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مَا أَخْلَى
أَنْذَدَ كَيْنَادَ لَطْلَنْغَرَا مِنْ أَنْدَيْمَلَ مِنْ عَقْلِ يَقْنُو وَ زَانْ نَوْنَ أَطْهَرَ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ
كَانَ يَا مَلَى مِنْ عَقْلِ يَقْنُو۔ (رواہ البخاری)

حضرت مقدم بن سعدی کربلا میں احمد عویسے روا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تے اسی کامل کمال اس سے بھر لجیں کمال اپنے اقویں کی رحمت سے کام کے کامل کیا اس کے خلیفہ و خاتمه النبیوں نبی موسیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہٗ وَسَلَّمَ

(یونہی)

(قریش) مسلمین پر یہ کہ عالم میں کی صوروں میں بھت ایکی صورت یہ ہے کہ آدمی پہنچا حصے کو اپنی کام کرنے میں سے کوئی نیچے ویراہی خود دیبات پر دی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے خلیفہ و خاتمه النبیوں کی صورت ہی ہے (آن بھت میں ایسی ہے کہ وہ دریں رہتے تھے وہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسی کو انہوں نے اپنے زیر سماں بیان کیا تھا۔ یاد رکھو۔ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے مختاری بخوبی ایسی رحمت کو بینہ بھر کر کام حل افرید۔

عَنْ دَعْيَى أَنْ عَبْيَعَ اللَّهُ يَلْمَلَ بَلَوْنَوْنَ أَطْهَرَ أَنْ لَكْتَبَ نَطْبَ لَمَّا كَانَ عَقْلَ
هُوَ فَلَلَ بَلَلَ وَ كَلَلَ تَنْ حَرَّفَنْ۔ (روہ محدث)

حضرت عذریج بن عذریج نے احمد عویسے روا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد کیا ہے کہ حضرت کائناتی کمال کو اپنے اس کام کے ساتھ ہے؟ اپنے اس کام کے نام کو اس کام کا نام بھی کر کا رہنا ہے۔ (مسنون)

(تکریم) مطلب یہ ہے کہ سب سے اچھی کوئی توان ہے جو خدا پر نہ سمجھتا اور اپنی محنت سے ہو کر اس تحدیت کی کلی بھی پا کریزے ہے جو شریعت کے احکام کے مطابق دردیات والی کے ساتھ ہو سکتی ہے تو حضرت مسیح میرزا مطلب ہے

زراحت و با غیرانی کا ظیم اجر و ثواب:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا مَنَعَنِي يَقْرَأُنِي
لِمَنْتَ أَوْ نَذَرْتَ لِيَ خَلَقْتَ لِيَ إِنْسَانًا لَوْلَا يَعْصِمَ إِلَّا كَمَا دَلَّتْ
(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رہائت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کلی صاحبی
الہات بدداریت کا ہے الائے یا کاشت کرے ہو اس ملنے سے بہرست کیا کیا ہوا آجی یا کلی
پیدا قیامت کے عین کی صورت ہوگا۔ (مجیدی و مجیدی)

(تکریم) شہزاد اللہ فیصلیہ یادات لکھنے والوں پر کاشت کا ہی کرنے والوں کے لئے اس حدیث جویں میں اکتنی حضم پیدا ہے کہ اگر کوئی آدمی یا اپنے بھرنا جائز یا ایسا ہو اپنے بھرنا کے درافت کا پکلو یا کچھ سے کرے کہاۓ لا بد فرانے کے لئے اور کیفیت والے بندہ کوئی کلیں اپنے جذبے کیا
ثواب ہوگا اس حدیث کا میں با غیرانی پورا کاشتکاری کے لئے جنپر انہیں کی ہوئی ضروریں
کوہ دعوہ ہے اکتنی بڑی تر ٹیک پورا صفت فرمائی ہے

جا اکنہل دو ولیت بندہ مومن کے لئے اللہ کی نعمت ہے:

عَنْ خَفْرُوْنَ مِنَ الْمَاقِمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَرِيْدَ الْأَنْجَكَ
عَلَى جَنَاحِي قَسْلَمَكَ اللَّهُ وَيَخْبُكَ وَأَزْعَبَ اللَّهُ مِنَ الْمَالِ زَغْبَةَ حَدَّلَمَةَ الْمَلَكَ
لَكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا تَكْسَبَتْ بِمِنْ أَجْلِ الْأَسْلَلِ وَلَمَّا كَسَبَتْ رَاهِيَةَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَنَّ
الْمَوْنَى مَنْعَكَ مَلَكَ لَا قَعْدُوْنَهُمُ الْمَعَالِ الْقَبْلَةَ الْمَسْلَحَ (رواہ احمد)

حضرت مروی بن الحواس رضی اللہ عنہ سے رہائت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ
حضرت مارکو کے قریب ہمیر جا کر صحابوں پر تمہارے قابلی کے لئے کیا ہے کیا سالم اور
(بدریہ) ہم تمہارے قابلی کے قابلی کی طرف سے تم
کمال مدد اور کمکتی پر چھپا دیتے تو میں نے عرض کیا کہ اس قابلی کی طرف سے تم
دو ولتے کے لئے تعلیم دیں کیا ہے تاکہ میں سے مسلم کی دینی تصدیق ہو جس سے اس کو تعلیم

کیا ہے اور اس لئے کہ آپ ﷺ کی سیاست در قافت بھی فیض نہ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ
اسے عمرہ اللہ کے صالح شدہ کے لئے جائیں وہ کیمپ مصلحت دوں اسی وجہ پر (اور کامیابی تدریخت)
(سدحانہ)

(غیرت) حضرت عمرہ بن العاص رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مال و دولت
اگر چاہئے طریقہ سے حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی قابلیت قدر خست اور اس کا خاص فضل ہے اور زبرد
ز قافت کے خواصات کے تحت حضور ﷺ مذہبی اسی سلسلہ معاشرِ الحبیب (جلد دوم) میں ذکر کی
ہے مگر یہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غرہ سکت اور مال و دولت سے خلیلِ اللہ رہنے کو
انضیلت حاصل ہے اور اس کے غرہ اخیانتِ افضل ہیں۔ واقعیت ہے کہ دلوں ہاتھ ایسی
ایسی بھگ پاکل سمجھیں اگر غرہ سکت کے ساتھ ہبہ نہ کیں ورنما فور تخفیفِ تھبیت ہو تو تمہار
ٹانشہ ہو غرہ سکت بہت بندھ مٹام ہے اور اس میں بڑی خیر ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے
سچی پسند فرمایا تھا اور آپ ﷺ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کرتے ہیں (اس سلسلہ کی
آپ ﷺ کی دعائیں پہلے اپنے موقع پر (جلد دوام میں) کو کرکی بچائی ہیں)۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی
مدد کو جائز رہتا اسکے مال و دولتی نسب تربیت اور شکر کی اور سمجھی مصادر میں گرفت
کرنے کی قابلیت میں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص لفضل ہو رہی افضل قدر خست ہے۔ انجیدہ ملکہ السلام
میں سے حضرت دہود سلمان اور حضرت العابد یوسف ملکہ السلام اور ان کے ملاہوں کی حضور
حضرت کو کھلہ تعالیٰ نے اس فضل سے نوازا تھا اور آکارِ صاحبی میں حضرت عثمانؓ حضرت
مودودیؓ ملکیؓ حافظؓ اور حضرت دہودؓ میں علامؓ وغیرہمؓ منی اللہ عالمؓ کو بھی اس فضل خدوختی
سے افراد مدد جاتا ہے اتنا ہمہ مال یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی قابلیت دو را کی غرہ خست ہے۔ (غیرہ
فضلِ الصالح للمرء الصالح)

مالی معاملات میں کی نزاکت و اہمیت

مَنْ لَمْ يُنْسَدِرْ هُنَّ الْيُونَ مُنْلَى اللَّهُ فَلَيْهِ وَسْلَمَ لَا تَنْزَلَ لَكَ مَا لَيْنَ إِنَّمَا تَوْهُمُ
الْمُجْمِعُونَ عَنِ الْمُعْلَمَ هُنَّ غَرُورٌ هُنَّ غَرُورٌ لِمَنْ لَمْ يَأْتِهِ وَ هُنَّ غَرُورٌ لِمَنْ لَمْ يَأْتِهِ وَ
هُنَّ مُلْكُهُمْ مِنْ لَيْلَهُ وَلِيَوْمَهُ لَكَفَهُ وَمَا خَوْلَ لِمَنْ لَمْ يَأْتِهِ . (رواه مسلم)
حضرت مجدد اللہ علی مسحور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرئی
ہے کہ آپ ﷺ نے دشاد فرمایا کہ قیامت کے دن (جس حساب کتاب کے لئے ہو گا)

خوبی میں پیش ہو گئی تھی) اُوی کے پاس اپنی جگہ سے مر کر نہیں گئے جب تک کہ اس سے پہنچا جو ان کے پاس ہے پر اپنے سمجھنا کر لی جائے ایک اس کی پوری دعویٰ کے بارے میں کہ اس کا اسی طرز میں اس کو فتح کیا اور وہ رےے خصوصیت سے اس کی جعلیت کے پاسے میں کہ کن حکومت میں کامیابی درپردازی کیا۔ بعد تیرے ورچھتے مل دو دوست کے پاسے میں کہ کہاں سے وہ کیا طریقہ ہے اور میں سے اس کو حاصل کیا تھا وہ کیا کاموں پر کیا میں کہ راجوں میں اس کو صرف کہا جانا یا اسی سوال پر جواب کر جو معلوم قرار پر کھا میں کہا جائے (جائز شدید)

(تخریج) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر آدمی کو پہنچے پورے آدم و حضرت اکابری حلبہ چاہو گا کہ کتنا کیا حال طریقہ سے کیا یا انداخت ہے جنم طریقہ سے؟ اور کہاں کو کن مدل میں خرچ کیا جائے مگر یا یا ہماز میں؟ الخرض اس بونغمہ اس کی ذمہ داری میں ہم خوب کہ کہاں اور خرچ کرتے ہیں آخرت میں اس کا پورا پورا حلبہ چاہو گا جو دنستے ہوئے خوش نسب و خوش قسمتیں جو قیامت کے دن کے اس حساب کو پیش کر رکھتے ہوئے کہاں تو عربی کرتے میں وہ سماں میں مخالفات میں اللہ تعالیٰ کی پدائت وہ رسول اللہ ﷺ کے کائنے ہوئے احکام کی پابندی کرتے ہیں کہوا کہ تم بہت خلراک ہے جو مطرد ہے بے خلر ہوئے پوچھیں۔

حرام مل کی خمورست اور بد انجامی:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْعُوذِ حَنْ وَسَوْلِ اللَّهِ عَلَى الْأَنْقَلِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِبُ
قَيْدَ حَالٍ حَرَمَ كُلَّ حَسَنَةٍ تَقْتَلُ بِهِ الْمَيْتَ لَا يَلِو وَلَا يَهْرُكُ حَلْفَ عَلَيْهِ
بِالْأَكْانَ زَادَةٌ إِلَى الْفَلَوْرَ إِنْ أَطْلَأَ لَا يَنْكِبُ فَسَقَى بِلَيْسَنِ وَلَكِنْ يَسْقُرُ الشَّرْبَ
يَنْجِسْنَ إِنْ الْمَحْبَثُ لَا يَنْكِبُ الْعَبْدَ. (روایہ احمد و مکہم هرج العده)
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ سے زوراً پہنچ کرے
یہ کہ آپ ﷺ نے دشمنوں کی طرف یا اسی طرف کا کوئی پسند (کسی بات کا) میں اس طریقہ سے حرام
لیں کائے اور اسی طرف سے ظہور مدد کرنے والیں کا مدد نہ لیں وہ اس میں سے خرچ
کرنے والیں میں (اُسی طرف اسی طرف) اس کے لئے جہنم کا درجہ ہوا۔ معاذ اللہ تعالیٰ بھی کوہی اسی طرف
بھروسے کے جائے گا تو اس کے لئے جہنم کا درجہ ہوا۔ معاذ اللہ تعالیٰ بھی کوہی اسی طرف
چھاکہ بھی کوئی سے ملا نا ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ کے لئے جہنم کی بھروسی ہے جو سکتی۔
(سرد اسی طرف چھاؤں میں بھی اسی طرف ہے)

(تقریب) حدیث کا حاصل ہو رہا ہے کہ حرام میں سے کیا ہوا محدث قبول نہیں ہو سکتا حرام کلی میں برکت نہیں ہو سکتی کوئی اگر ہجۃ اخراج حرام طریقہ است کیا ہو مال مرنے کے بعد وارثوں کے لئے چھوڑ گیا تو وہ آخرت میں اس کے لئے مبدل ہو کا باعث ہو گا اس کو حرام کیا لے گا بھی کنکرہ ہو گا کہ وارثوں کو حرام کھلانے کا بھی۔ (حالانکہ وارثوں کے لئے مال میں چھوڑ جائیکے طریقہ صدقہ ہے وہ اس پر فحیل اور ثواب ملے والے ہے) آگے جو فرمایا گیا ہے "إِنَّهُ لَا يَنْهَا الرَّبِيعُ الْمُطْهَرُ بِالظَّنِّ" اس میں مال حرام کا صدقہ قبول نہ ہونے ہو رہا تھا کہ بعد ہامشہ مال ہونے کا سبب یا ان فرمایا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ صدقہ اگر یہ کوپاں مال سے ہو تو وہ کہا جوں کا کلہو اور مطریت کا وسیلہ بن جاتا ہے لیکن اگر حرام وہ میاں مال سے صدقہ کیا گیا تو وہ بھی انہر پاک ہے وہ گھاٹوں کی گندگی کو دھوئے کی ہو رہا ہوں کا کلہو اور سخرست کا وسیلہ جنکی صلاحیت نہیں برکتا جس طریقہ ہے وہ پاک پال سے پاک کیاں ایک صاف نہیں کیا جاسکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَالٌ وَمُسْوَلُ اللَّهِ مَلِيْلُ اللَّهِ خَلْقِهِ وَمَلِيْلُ مَنْ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ لَا يَكْفِلُ
الْأَكْفَارَ زَادَ اللَّهُ أَهْرَافَهُ عَزِيزُهُ بِمَا أَنْزَلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَسَبَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
مِنَ الْأَكْفَارِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ عِلْمًا حَلَقُوا وَلَمَّا جَاءَهُمْ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اتَّخَذُوا مَحْلُومًا مِنْ طَهِيرَتِ
مَلَائِكَةِ الْحُكْمِ فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ جُنُلِ الْمُطْهَرِ لَخَفْتَ الْمُخْبَرِ لَمَّا يَهْدَى إِلَى النَّعْمَاءِ
لَا يَأْكُلْ بِهَارِبَةَ وَمَعْلَمَةَ عَوْنَاقِهِ وَقُصْرَةَ حَرَامِهِ وَمَلِيْلَةَ حَرَامِهِ وَلَطِيفَ بِالْحَرَامِ
الَّتِي لَمْ يَسْتَكْبِرْ بِلَدَلِيلِكَ.

(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ علیہ السلام ہے وہ اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ یا کس ہے وہ رسول پاک کی کو قبول کرتا ہے وہ اس سے اس پرستی کی وجہ سے جو کھان پینے تھیں وہ کو ریا ہے وہ ولپیچے سب موکن بندوں کو کھانے پینے تھیں وہیں کے لئے اس کا کارڈ شاہی ہے کہ "کے تھیں وہ اتم کھاؤ اپاک" اور حلال خدا اور غلی کو رسانی کیا تھیں ایمان کو حلاصب کر کے اس نے فرمایا کہ ... "کے تھیں وہ ایمان کو رسانے تھے رزق میں سے حلال ہو جیکہ کہا (اور حرام نے بھیجتے)"

اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے ذکر فرمایا یہیے اور کہ جو طلبی سفر کر کے (کسی حدود میں) پہنچنے والی میں جاتا ہے کہ اس کے والی پر اگر وہ بیس لادر جسم ہو رکبزوں پر گرد نہ کہے اور آسمان کی طرف ہاجو اخدا خدا کے وہا کرنا ہے لے میرے رب ایسا نظرے پر درد گا اور خالث یہ ہے کہ اس کا کہہ حرام ہے اس کا ہو حرام ہے اس کا ہو حرام ہے

اُس کا نشوونما ہوا ہے تو ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ (صحیح)

(مکری) حدیث کا مطلب ہے ریتام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مقدس اور ہمارے ہے ملکہ اسی صدقہ ہو رہی تھی و نیز کو قبول کرتا ہے جو ہمارے ہے آگے فرمایا گیا ہے کہ حرام ہے پسچا اور صرف طلاق استعمال کرنے کا حرام اور الگی ہے جو تمام ملک ایمان کی طرح سب تغیریوں کو بھی دیا گیا تھا ملک استعمال کرنے کا حرام اس حکم الگی کی عصمت و احیثت کو محسوس کرے ہو رہا ہے اس پر عمل ہوا رہے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ حرام ملک ایضاً عصمت و احیثت اور ایسا محسوس ہے کہ اگر کوئی آدمی سرستہ ایسیں تکمیل و لیش اور قاطلہ حرم تغیریوں کے کسی مقدس مقام پر چاکر کرے گیں اس کا کہنا پیدا ہو رہا ہے جو حرام سے ہو تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔

عَنْ أَبِي عَمْرٍ الْلَّالِ كَنْ الْفَتَنِيَ قَوْنَى بِعَشْرَةِ حَرَامٍ وَلَيْلٍ وَنَهَارٍ حَرَامٌ لَمْ يَكُنْ الْهُدَى
لَا حَلُوَّةٌ ثَمَّ حَلَمَ عَلَيْهِ لَمْ يَأْتِ إِذْ خَلَقَ إِذْ سَمَّى إِذْ لَمْ يَكُنْ الْقِنْ
مَلَى إِذْ عَلَيْهِ وَمَلَمْ يَجْعَلْ بِهِ لَيْلَةً (رواه احمد والبغوي في حسب الایمانت)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ "جس شخص نے دویں در حرام میں کوئی کپڑا اٹھا اور اس میں ایک در حرام بھی جرم کا قابض تھا کہ کپڑا اس کے جسم پر ہے کہ اس کی کوئی براز اور تعلق کے ہی تھولت ہوگی۔ (این بیان کر کے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دو افراد پر چند دفعوں کا اٹھان میں ہے اس اور اسے حبرتے ہو جائیں میرے یہ دو دفعوں کا ان کوئی نہ رسول اللہ ﷺ کو بھاگت فرماتے تھا۔" (این میں تے ہو کہا یہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اسے دینے کا ارادہ نہیں تھا۔) (اصحاح شعب الانسان للبغوي)

عَنْ جَابِرِ الْلَّالِ كَنْ رَضُولَ اللَّهِ عَلَى إِذْ عَلَيْهِ وَمَلَمْ لَا يَأْذِنَ خَلَقَهُ لَعْنَتَهُ
مِنَ الشَّجَنْ وَمَلَلَ لِعْنَتَهُ مِنَ الشَّجَنْ مَكَانَتِ الدُّرُّ الْوَلِيِّ بِهِ (رواه احمد والبغوي في حسب الایمانت)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی تور در حرام

جنہیں دی جائے گا جس کی نشوونما حرام میں ہے جوئی ہو۔ لور بر ایمان کو شدت در حرام جو حرام بلنتے ہاں ادا طلب ہو دفعہ تھاں کی دلیل ملتی ہے۔ (اصحاح شعب الانسان للبغوي)

(مکری) اللہ کی پتوہ اس حدیث میں بڑی سخت و حیر بھبھا احادیث کا کامبر مطلب کی ہے کہ دنیا میں جو شخص حرام کا ای کی تھا اسے پا پڑھا وہ کاہد جھٹ کے داغلہ سے حرم دھرم رہے گا اور دوسرے شخص اس کا نکانہ ہو گا اللہ ہم احتظا۔

شد صحن حدیث نے قرآن و حدیث کی دوسرے نصوص کی روشنی میں اس کا مطلب یہ
بیان فرمایا ہے کہ ایسا اوری حرام خودی کی سزا پلے بغیر جتنے میں نہ جائے گا۔ یہ اگر وہ موسیٰ
تو حرام کا عذاب بختنے کے بعد جتنے میں چائے گا مگر اگر مر نے سے پہلے اس کو صاف قوبہ و
استخار نصیب ہو گیا تو کسی عذاب نہ ہونے اس کی مفترست کی وجہ کی ہو رقبول ہو گی لیا خود رحمت الہی
نے مفترست کا فصل فرمایا تو عذاب کے بغیر کمی بخٹا جا سکتا ہے رب المخلوق رحم و قدرت
خوبی والوں میں میں ۵

**فَنَّ أَيُّهُمْ مُّنْزَلُهُ كَانَ فَالَّذِي زُنْزَلَ فِي مُّكَلَّةٍ مُّكَلَّةٍ حَلَّ اللَّهُ زَنْدَةٌ
لَا يَنْقُضُ الْحَرَةَ حَتَّى آتَهُهُ مِنْهُ مِنَ الْعَلَالِ لَمَّا مَنَ الْعَوَادِ**

(درود طہیم عواد و زلزال عواد غلبہ لاذ عذاب لام عواد نعمہ لام عواد نعمہ لام عواد نعمہ لام عواد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فرمادیں گوں پر آپ کہا ہے
نکھلے آئے گا کہ کوئی کو اس کی پر مدد ہو گی کہ وہ جسم سے رہا ہے ملائی ہے طاری میں ہو گا
(کیجیدی)

(تشریف) حدیث کا مطلب بالکل ظاہر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جس زندگی کی اسی حدیث میں
خود دی ہے بلاشبہ آچکا ہے آنچاہت تین ان لوگوں میں بھی موجود ہو رکھ جاتے ہیں کہنے ہیں
جو اپنے پاس آتے والے روپیہ یا کھانے پینے کی چیز اس کے ہونے میں یہ سوچنا اور گھنٹی کرنے
خروزی کھنچتے ہیں کہ یہ چاڑھیا جائے ہو سکتا ہے کہ آگے اس سے بھی زیادہ خراب رکھ آتے
والا ہو۔ (مسند روزیٰ کی اسی حدیث کی روایت میں یہ اخاذہ بھی ہے کہ اس وقت ان لوگوں کی
دعا کیں قبول نہ ہوں گی)

حالہ بوجرام اور جاگرورہ باتوں میں تیزی کرنا روح ایمان کی محنت ہے رسول اللہ ﷺ کی اس
سلسلہ کی تعلیمات دہلیات نے سچائے کرم کی زندگیں ہو رہیں کے دلوں پر کیا اثر دلا تو اس کا
اندازہ اپنے دو اقطان سے کیا جائے گا کہ

تجھے بخاری میں حضرت صدراں اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ سردی ہے کہ ان کے ایک خلام
نے کھانے کی کوئی چیز ہن کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ اپنے اس میں سے کچو کھالا اس کے بعد
اس خلام سے تعلیماً کہ وہ تھے مجھے اس طرح حاصل ہوئی کہ اسلام کے ذریعے پہلے نہ چاہیتے تھیں
ایک آدمی کو میں نے اپنے کو کائن ظاہر کر کے دھوکا دیا تھا اور اس کو کچو بدل دیا تھا مجھے ہے کہ کامیں
لوگ ہٹا دیا کرتے تھے تو آج ہذا آدمی ملا اور اس نے مجھے اس کے حساب میں کھانے کی یہ چیز دی۔

حضرت ابو یکر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اپنے ملک میں اپنی اہل کرنگی کی اور جو کچھ پیدا
میں تھا سب کا لال دل

ای طرح ہام تھلک نے حضرت حضرت علی اللہ عن کاری و اللہ تعالیٰ کیلے کے کا ایک وہ کسی شخص
نے حضرت حضرت علی اللہ عن کی خدمت میں وہ وہ بیش کیا آئے تھے اس کو قبول فرمایا تھا وہ بیش میا
اپنے سے اس آدمی سے پوچھا کہ روحہ تم کہاں سے لائے اس نے بتایا کہ خالی اکٹھات کے پاس
سے میں کو رہا تھا اب اس زکر کے جاہر و خیال بکریوں وغیرہ تھیں لوگ ان کا وہ وہ دعویے
تھے انہوں نے مجھے بھی اپنا اپنی نے لے لیا ہے وہی وہ دعویے تھے حضرت میر جو جب یہ بات معلوم
ہوئی تو حضرت ابو یکر کو طرح ملک میں اپنی بدل کر اپنے نے بھی تھے کہ دی ہو اس روحہ کو اس
طرح کا لال دل (مکمل)

انہوں نوں احتکوں میں انہوں نوں بزرگوں نے جو کھلایا یا پہنچا پوچھ کر لا علی ہو وہ بھری میں
کھلایا تھا اس نے ہر کڑی کھانہ تھا میکن حرام خدا کے بارے میں حضرت علی اللہ عن
لے ساقا اس سے یہ اتنے خوفزدہ تھے کہ اس کو پیٹ سے کاٹلے دینے کے بغیر میکنہ آپسے شک
تھیں تھوڑی بھی نہیں ہے

مقامِ تھوڑی مشتہ سے بھی پر یہی ضروری:

عَنْ أَعْنَانِهِ بِنِ يَحْيَى قَالَ قَالَ زَمُورُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ
وَالْحَرَامِ لَمْ يَكُنْ فِي مُتَكَبِّرِهِ وَمُتَكَبِّرِهِ لَا يَأْتِي مِنَ النَّارِ فَقُلْ لَهُمْ
الظَّهَرَ يَسْتَهِرُوا لِيَوْمِهِ وَهُوَ جَهَنَّمُ وَمَنْ وَلَعَ فِي الظَّهَرَةِ وَلَعَ عَلَى الْعَوَامِ
كَمْ لَرَاهُمْ لَمْ يَطْهُرُ حَوْلَ الْجَنَّبِ فَرَجِلٌ أَنْذَرَنَّهُ إِلَيْهِ الْأَوَّلُ وَإِلَيْهِ يَكْلِمُ مَلِكَ جَنَّبِ الْأَوَّلِ
وَإِلَيْهِ جَمِيعُ الْمُقْتَرِنَةِ الْأَوَّلَ وَفِي الْمَجْدِ مُتَعَذِّرٌ إِذَا حَلَّتْ حَلَّةُ الْمَجْدِ
كَلَّهُ وَإِذَا حَلَّتْ حَلَّةُ الْمَجْدِ كَلَّهُ الْأَوَّلُ وَهُنَّ الْفَلَقُ۔ (رواہ البخاری و مسلم)
حضرت علی بن یحیی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو طلاق ہے
جو دفعہ اور دفعہ ثانی ہے اور جو حرام ہے وہ بھی دفعہ اول اور دفعہ ثانی کے درمیان کچھ
چھوٹی جگہ ہے جو مخفیہ ہیں کہ (بھی) دفعہ کے شری حرم کی بھت سے لوگ نہیں جانتے لہیں وہ
مخفی وہ دلیل تھے کہی (کوئی) بھی احتکل (پر یہ کرتے ہیں) جو دفعہ دیسی دوڑا تی آئی کو چھوڑ لے
اوہ بدر غرے گا اور جو مخفی شے دلیل تھے وہیں میں پڑے اکثر جلالوگا (خاکرود) حرام

کے حد تک جاگئے۔ اس حد تک کی طرح جو پس پر چادر مکھوڑ سر کاری ملا تے کے اس پاں بالکل قریب میں چاہاتے تو اس کا قریبی مکھوڑ ہے اپنے کو ادا ہاؤ رہو اس مکھوڑ سر کاری ملا تے میں داخل ہو کر جانے لگیں (جو مکھوڑ مرا جو ہے) بعد معلوم ہوا ہے کہ جو پر مشتمل نہ فرمائیں وہ کامیاب (مکھوڑ علاقہ) ہے (جس کی حد تک میں اخیر اہل سنت مذہب اور خارجہ جو کہ پانچ سو لاکھ روپیے کا ہے اسی کے بعد میں فرمائیں (اوی) کو پاہتے کہ اس کے قریب بھی جو بندے میںی پر بیڑ کے سامنے کھر دو دہنے کے جنم تک ایک بندہ (گوشت) کو گواہی (جس کی شان پر ہے) اگر کہہ نہیں ہو (جتنی اس میں نور ایمان فعایی صرفت) وہ اس کا خوف ہے تو ہمارا جنم تھیک رہتا ہے (جتنی اس کے امال و احوال بھی درست ہوتے ہیں) بہرہ اس کا حامل خوب ہو تو بندے جنم کا امال بھی خراب ہو جائے (جتنی اس کے امال و احوال بھی ہو جائے گی) (اگر کہہ گوشت کا کھوٹکب
جی گدایہ کی سلم)

پیشے

(تختہنگ) حدیث کے پرسے ذیجہ میں پھر مذہبی وہ ہیں جن کو امت کے علماء اور فقہاء بہت اہم پورا حصہ کھما ہے اُنہی میں حضرت نبی میں پیغمبر ﷺ کی روایت کی ہوئی یہ حدیث بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ای زاد شدید سب سے پہلے تو یہ فرمایا ہے کہ قریب میں جنم ہے اور جو معاملات صریحت کے ساتھ حلال یا حرام قریب ہے گئے ہیں ان کا معاملہ تو صاف سورہ دشمن ہے لیکن ان کے مالکوں کی تجھیں اور بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کا جائزہ ادا جائز نہ ہو اس کی صریح دلیل سے معلوم ہو سکے گا بلکہ دونوں راجیوں کی مکھاٹش ہو گی۔ مثلاً قریب کے ایک احوال کی روشنی میں اسی کو جائز اور کسی دوسرے اغصول کی روشنی میں ناجائز قرار دیا جاسکے گا اُن کی شہر وطن چیزوں پر مورثی کے معاملات کے ہے میں بندہ موت کی طرزِ قتل ہو تو ہاتھی کہ اُزراو احتیاط و تقویٰ ان سے بھی پر بیڑ کرے اُسی میں دین اور آبرو کی حفاظت ہے اُسے اپنے درشد فربیا کر۔ حسروں کی میتھی چیزوں سے پر بیڑ کا احتیاط نہ کرے گا تو ہے اعتمادی کا علوی زین کو محرومات کا بھی مر بھک ہو جائے گا۔ بہرہ اس بات کو دلیل سے سمجھاتے ہوئے اپنے بھک لے لے شد فربیا کر۔ حلال چوچ و ملائی پنچ جاہروں کو اس سر کاری مکھوڑ علاقہ کے قریب جو بالکل اس کی سرحد پر چاہے گا جس میں عموم کے لئے جاہروں کا چوچ جو جم ہے تو ایہ بھک کے اس سکے جاہروں کی وقت اسی مکھوڑ ملاقوں کی حدود میں داخل ہو کر جانے لگیں جسیں جل جسی طرح چھڑا ہے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جاہروں کو سر کاری علاقے سے بودھی رکھے لے اس کے

قرب بھی نہ چاہئے وہ سایی طریقہ موسیٰ کو چاہئے کہ وہ مشتی چیز ویں کو روشنی میں مخاطبات سے بھی پریز کے اصرار وہ محربات اور مصائب سے بیشہ خود رہے گا۔ بھی حرام تھوڑی ہے۔ آخر میں صورت ہے لے ایک نہایت اہم بات اور وہ فرمائیا کہ انسان وہیوں کے لیکن اور سوچ دل میں مسجد کا درستگاہ کو چاہئے اور اس کے قلب کے خالی ہے جو انسان کے پورے جسمانی و مذہبی پورے تمام احتمالوں پر حکمرانی کرتا ہے اگر وہ دست سخت ہو گا اور اس میں خدا کی صرفت کا خوف اور اہم ان کا درجہ ہو گا تو انسان کا پورا احساسی و مذہبی درستگاہ ہے کہ اگر اس کے اعمال و احوال بھی اور حماج ہوں گے تو اگر قلب میں مسجد وہیا کا تو اس پر خوبی و شیفہ چند ہاتھ کا قلمبہ ہو گا تو اس کا پورا جسمانی و جو روایت ہو گا اور اس کے اعمال و احوال شیفہ و خوبی ہوں گے۔

اس مسجد ہے میں قلب سے مر روانہ ہوں گا وہ بالطفی طارے ہے جس کا رحمان خیریا شر کی طرف ہوتا ہے اس کو مخفہ (گوشہ کا بخوا) اس لئے کہا گیا ہے کہ انسان کے سید میں باسیں جانب صورتی میں کامیاب ایک نام صورت و مخفہ نہیں ہے جس کو قلب بخود دل کہا جاتا ہے وہ اس بالطفی مسجد کا نام میں اور گویا اس کا تھہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث پاک میں پہلے تو محربات کے علاوہ مشتیوں سے بھی بچنے پریز کرنے کی تائید فرمائی جو تقریبے کی بیندی شرط ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے قلب کے بارے میں یہ آگوئی بڑی بخوبی کہ انسان کی سعادت و مشتی کا درود وادی قلب کے خلاف اسلام پر ہے اس کی خاتمت اور گرفتاری کی طرف توجہ والا تی۔ مبارک بیں وہندے جو قلب نور بالمن کی اس ایجتہد کو دیکھتے ہیں خوار غالب نور طہر سے فراہد اپنے قلب اور بالمن کی گمراہ رکھتے ہیں۔ حضرات صوفیاء کرام کا بھی اتفاق ہے اور رسول اللہ ﷺ کی اس روایت کی ایجتہد کو سب سے زیادہ انہوں نے سمجھا ہے لہذا تعالیٰ ان کی برکات سے بھی بخوبی مدد فرمائے۔

بعض شہداء ملتیں نے اس حدیث پاک کے بھائیوں کی ترتیب سے پہلی سمجھا ہے کہ قلب کی مٹانی اور طهارت کے لئے یہ ضروری ہے کہ آدمی کھانے پینے میں محربات کے علاوہ مشترکہ خوردالی سے بھی پریز کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ التَّنْفِيْنِ قَالَ لَأَنَّ دَوْلَةَ الْمُؤْمِنِينَ الْأَنْجَلِيَّ وَشَلَّمَ الْأَنْجَلِيَّ الْمُقْبَدَ الْأَنْجَلِيَّ
لِتَكُونَ مِنَ الْمُكْتَفِيْنَ خَشِيَّ بَدْعَ حَالَاتِ الْمُكْتَفِيْ بِهِ حَلَّوْ اِلَيْهَا بِهِ مَكْافِيْنَ۔

(درود اقبالی و مہمن ماجدی)

حضرت علیہ سعدی رحمی اللہ عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ایک بندہ اس۔

درج تک شکن بخشن مکاکر و تحقیقیں میں شہادت حسب لکھ کر اس کا درج ہو جو پڑھنے کے لئے ہوں
سے پہنچ کے اتنے سہ ماہات کو بھی ترکیب کرنے۔ (جایز نہیں بخشن اسی)

لما تحریک بہت سی تحریکیں اور بحثتے کام ایسے ہوتے ہیں کہ خوبی تغیرہ جائیداد سہی ہوتے ہیں
لیکن اس کا اصرار یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی میں جفا ہو کر گھبکٹ بھی جائے اس لئے قائم تحریک کا
تفاضل ہے کہ جفا ان جفا کو دبند بخوبیں اور کاموں سے بھی پر بجز اکستے اس کے بغیر آدمی
حتماً تقویٰ بھکٹ نہیں بخشن مکاکر۔

خطابات اور زور مرنے والے میں تحریک کا خوب تھا ہے وہ ان عین میں میں میں سے پوری طرح
 واضح ہو چاہئے اللهم اب تقویٰ میں تقویٰ میں تقویٰ میں تقویٰ میں تقویٰ میں تقویٰ میں تقویٰ میں

عملی معاملات میں دوسروں کے ساتھ رہی اور زیارتی:
رسول اللہ ﷺ کی دعوت و تعلیم میں ایمان اور انقدر کی عملیت کے بعد یعنی کافی تھا اور عام
الحق کے ساتھ فرضی مسلک کیاں کر کر زوروں اور حاجت مندوں کی خدمت اور ایجاد ہے یا
زور دیا کیا ہے اور آپ ﷺ کی تعلیم و ہدایت کا یہ تبادلت و سبق اور اصم بدل ہے اسی مسلمان
سعادت الحدیث کی کتب الاخلاق میں اور کتب المعاشرہ میں بظیر کرم الکافر عورات کے
انجمن سول اللہ ﷺ کے فوتوپاہلیں ارشادوں پر مبنی ہیں جن کا تعلق ایک دلکشی اور ایک ایسا کے خلاف
مشجوں سے ہے:

خریدو فروختو در قرآن و غیرہ میں دوسرے کے حالات میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہانت
کو مخفی عورات سے اس کی بہادری فرمائی اور تغییر دی کہ ہر قرآن دوسرے کی رہائیت اور تغیر
انواعی کرے جس پر کسی کا حل نہ ہو اسی کو ہوا کرنے کی کوشش کرے اور جس کا کی دوسرے ہے
جس پر وہ اسی کے وصول کرنے میں فریضی تحریکی اور فیضی سے کام ملنے کا انتہا خود رہے پچ
دریں اخوارت کرنے اپنے علاوہ بخشنے بخدا کریں مگر کہا تم اولاد حسن کی خاص
ملکیں دوست کے ستر ہو گئے اس مسلمان کے ضمیر ﷺ کے چند ارشادات میں پڑھئے:

عَنْ جَابِرِ قَدَّامَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَلََّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيعَ الْأَوَّلَ مُسْكُونًا إِلَيْهِ

يَا يَعْلَمُ بِإِيمَانِ الْمُؤْمِنِ وَلَا يَعْلَمُ بِإِيمَانِ الْمُكَفَّرِ

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَلََّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيعَ الْأَوَّلَ مُسْكُونًا إِلَيْهِ

جسے پر عزیزی میں تحریج نہ مل لوار اپنے حق کا لئھنا کرنے والوں میں کریم اور
قرآنی دل اور (کجا گھبی)

عَنْ عَائِدَةِ الْمُكَفَّرِ الْمُشْرِكِ وَمَوْلَى أَهْلِ الْمُغْلِبِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ رَجُلٌ شَانِ الْمُؤْمِنِ كَذَلِكَ
الْمُكَفَّرُ كَذَلِكَ لِمَنْ يَمْهُلُ رَوْحَةَ قَبْلِهِ كَذَلِكَ مِنْ حَمْرَةِ كَذَلِكَ مَا يَعْلَمُ
بِأَنَّهُ كَذَلِكَ لَمَّا أَعْلَمَ فَهَيَّا لِتَقْرِيرِهِ كَذَلِكَ تَبَاعِي الدَّنَسِ بِأَنَّهُ كَذَلِكَ وَأَجْلَاهُ كَذَلِكَ
كَذَلِكَ طَهُورُهُ وَأَقْعَدُهُ كَذَلِكَ هَمْ بِأَنَّهُ كَذَلِكَ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَلِكَ

(رواہ البخاری و مسلم و ملک و مودودی)

سرورہ عن عطیہ بن صہب و میں سعد الداھری رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب
تھا لوز و اهن ہندی

حضرت خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یاد فرمایا کہ تم سے میں
کسی امت میں ایک اُویں قوام ہے جوست کافر شہزادی کی بدخشمیں کرتے کیا (اور کیفیت دروغ
کے بعد) وہاں دو خلائق دوسرے والیم کی طرف کھل نہیں کیا) تو اس سے یہ پچاہا کر لونے والا
میں کوئی بچہ غسل کیا تھا (جو خیر سے دبیل نہیں تھا) اس نے عرض کیا کہ ہر کے
علم غیر اپنی (اپنی) گل ٹھنڈے سے کیا یا کہ (لہجہ نہیں ہے) انھریں (بدر غور کی)
اس نے بدر عرض کیا کہ ہر کے علم (سرتاپا کوئی ٹھنڈی بدنی کیلئی بخی کتنی سوالیں کے کر
میں لوگوں کے ساتھ کہا) وہی کہ عرض کرو شہزادی کا سچھانہ کیا کہ کوئی خواہ بھر اسیوں اس کے ساتھ
در گزر فردا اسیوں کا اُو تھا کیسی سچھانہ کو اسیوں کو کیجی سمجھتا ہے جو غیر اپنے دل کا ایسا
یورٹی جسے نہیں اپنی لوگوں کیوں فریبیں ملبوسوں کو بخیں گئی کوئی جانش فردا اسیوں کا ایسا
اس شخص کے لئے خصوصیہ اپنے کام فریبیں (کجا گھبی کیا سلی)

(حضرت خدا رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث گنجی بھاری لدر کیجی سلطنت میں اسی طرز روانی کی کی کیا کہ
سلطنت کی حضرت عقبہ بن حصر بور حضرت ابو سعید الحنفی کے لئے اسی طرز روانی کی کیا کہ
تو اس کے آخر میں جو اسے "لَا أَدْعُكُ لِمَّا لَمْ يَعْلَمْ" کے یہ الفاظ تھے کہ اس کا معنی یہ تھے کہ
تھا لوز و اهن غبیبی، (کہ تھا تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا کہ احسان لدر کو گزر کا جو سچھانہ تو
بخیر سے بندان سے کرتا تھا) (کہ فریبیں ملبوسوں کو بخافے بھی کرو جانا تھا) یہ (کیونکہ رومی)
بخیر سے لئے نیلا ہے سزا ہے اور اس کا تھا ہے نیلا ہے گزر ہوں (کہ معافی بور در گزر کا معاملہ
کروں) لکھا اسکے لئے فریبیں کو بخیریا کر بخافے بخیر سے سزا گزر کر فریبی سخاں کردا ہے اور
مشعر اگلے)

(تشریف) اس حدیث میں رسول اللہ نے پبلے بعد کے کسی شخص کا جو رخصی مان مرغایا ہے، ظاہر ہے کہ وہ آپ ﷺ کو دنی سے ہی معلوم ہوا ہوا کی یہ شخص دنیا سے لے یہے محل میں گیا کہ خود اس کی نظر میں اس کا کوئی محل ہوا نہیں تھا جس کی بنیاد پر وہ جماعت نورِ جنوب کی امید کر سکتا ہوا اس کے کو وہ کار باری حالات اور شیخ دین میں اللہ کے بندوں کے ساتھ رحمات کیا گر بتاوار بھن کو سہولت زیا کر تاھل، مگر کسی غریب شخص کے ساتھ کوئی جزو وحدت پنچ جو فرش ہوا ہو تو اور وہ لواد کر سکتا تو اس کو مخالف کر دیا کہ جانقہ ہو رہی ہے وہ لواد سے بھی فرد ایسا نگل پر صرف نجیں کر تاھل بلکہ ان کو سہلت دے دیتا تھا کہ اگر کوئی مسلم تعلق نہ اس کے باہی محل کی بنیاد پر سفرت فرمادی تو اس کو جنہ کا پرانہ عطا ہو گیا۔ علیہم وریحت کایہ موتہر زین طریقہ ہے کہ اگلوں کے سبق آموز واقعات پہن کے جائیں۔ قرون کریم میں انبیاء علیہم السلام نیوز ان کی تو رسول طبع اشخاص و افرو کے جزو اقفات اور قصص بیان فرمائے گئے ہیں ان کا تھا منحصرہ و ماحصلی ہے اس حدیث کی اور اس سے آگے واپسی صحت میں حضور ﷺ نے صحبت اور تحریک کا یہ طریقہ اختیار فرمایا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْذِنُ رَجُلَيْكَ لِيَلْمِزَ الْمُؤْمِنَ
فَلَمَّا كَانَ يَلْمُزُ الْمُؤْمِنَ إِلَيْهِ أَتَيْتُهُ مُبَشِّرًا فَجَاءَهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَ يَلْمِزَ الْمُؤْمِنَ
لَقَلْقَلَيْنِ لَمَّا كَانَ يَلْمُزَ الْمُؤْمِنَ
(رواۃ الحسن و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ حقیقت میں اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا جو لوگوں کو قرض و حداوی دیا کرنا تھا (جب لپڑی خلام کو لٹکے کے لئے بود قرض و حوصل کرنے کے لئے بھیجا) تو خلام سے کہا اور اس کو بدلیت کر دیا کہ جب تم قرض و حوصل کرنے کے لئے کسی غریب ہوں مطلیں سے پاؤں جاؤ تو اس سے در گز کچھ شاندیہ (اس کی وجہ سے بھائی تھام سے در گز طریقے اور حوالہ سے پریمن لہا کہ رسول ﷺ نے در شاد فرمایا کہ مگر یہ سب سے کے بعد ہے مدد و مدد تعالیٰ کے حضور ماطر ہوا اور اسے تسلی نے اس کو معاف فرمدیں
(گیلانی رجی مسلم)

(تشریف) اس حدیث میں جس شخص کو اللہ ہی ان کیا کیا ہے ظاہر تکیا ہے کہ وہ بھی انکی معون ہی سے کسی اہم کار و تھان و مذاہم۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ مَسْعِتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلُزُ مَنْ يَلْظَى
مُبَشِّرًا لَوْرَقَ مَطْبَعَ فَتَنَّ الْجَمَادَاهُ لِمَنْ كُوبَ فِمَ الرِّقَمَةِ
(رواۃ مسلم)

حضرت ابو قلدرہ علیہ السلام سے روایت ہے یہاں کہتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سماں آپ ﷺ کو تقدیر فرمائتے تھے کہ ہم بخوبی کسی طریقہ تقدیر کو جعلت دیں گے اسی طالب کیلئے اس کا ایک بحث کریماً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکانیوں پر بریت ہے کہ اس کی تقدیر کو نہیں حاصل ہے گا۔ (صحیح مسلم)

عَنْ أَبِي الْمُسْرِ فَلَمْ تَبْعَثْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مِنَ الظَّاهِرِ مُغْسِراً
أَوْ وَقِيعَ غَيْرَةَ أَنَّكَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ جَلَلٌ
(روایہ مسنی)

حضرت ابو قلدرہ علیہ السلام سے روایت ہے یہاں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکپر دشمن فرمائتے تھے کہ اگر چیزوں کی تقدیر تقدیر کو (جس پر اس کا ترقہ دیا گی) بھلکتے ہے مگر (الله علیہ السلام کیلئے ایک) بحث کرتے تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنے سامنے رکھتے ہیں لے جائے گا۔ (صحیح مسلم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى حَضْرَتِي كَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكْنَاتِهِ
عَلَى رَجُلٍ حَتَّى لَمَّا مَرَأَهُ كَانَ اللَّهُ يَكْلِمُ فُؤُمَّهُ مَكْنَاتَهُ
(روایہ مسنی)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس اوری کا کسی دوسرا سے بھلکی پر کوئی حق (قرآن وغیرہ) کو اچب الارادہ ہو تو اس مقرر ہی کو ادا کرنے کے لئے دوسرے کے سامنے لے جائیں کہ وہاں کوہر دن کے موٹی صدقہ کا اوقیانوس ہے گا۔

(میراث)

(تفسیر) ان سب حدیثوں کا مشین و مدد یہ ہم بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق معاشر

قرض کی فضیلت اور انس سے متعلق پدایات:

ظاہر ہے کہ حاجت مدد ہو طریقت مذکور تقلید کیا جائے اس کی بدد ہے کہ بھلکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اثر و تکبیب مصدقہ سے بھی نیا ہے۔ اس کے ساتھ قرض کے بابت میں مختلف مدعیوں بھی ہیں۔

عَنْ أَبِي أَنَفَةَ كَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَمَ رَجُلٌ مُعْتَدِلٌ
فَرَأَيْهَا هَذِهِ بِدِيمَانِ مُكْتَوِبَةِ الْمُعْتَدِلِ يَعْتَدِلُ مُعْتَدِلَهَا وَالْفَرَجُ مِنْ بَعْدِ الْمُعْتَدِلِ عَنْهُ
(روایہ الطبری فی الحکیم)

حضرت ابوالحمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائا کہ ایک آدمی جسٹ میں دا اٹل ہوا تو اس لے جنہ کے دروازہ پر کھلو رکھا کہ صدر قہار و توابہ میں گاہے
اور قرآن دیجئے کہ الحمد للہ گلہ (حکم کبیر طرفی)

(کوتیر) حدیث میں اس کا کوئی متفقہ نہیں کہ حضور ﷺ نے پر کس آدمی کے پڑے میں فرمایا کہ «جنہ میں واللہ ہوا تو اس لے اس کے دروازے پر صدر قہار بالا جملہ الحمد للہ کیماں ہو سکتے ہے کہ آپ سنے جو کسی مرزا ضارع کے خوبی کو کہا تو ان لفظیاں ہو تو زیاد بھی ہوں گی مگر ان ہے کہ یہ خود آپ سنے کیا
مشکل یعنی عالم کا کوئی ہوا رہ آپ سنے کے اس اکثر میں اس کو یہاں لفظیاں ہوں گے توسرے انتہا کی کسی
قدرت کا ہوا سے بھی بھتی ہے کہ اس حدیث کو ہم اپنے سمجھی روایت کیا ہے اب اس کے آخر
میں یہ اتفاق ہے کہ

فَلَمَّا تَحْوَلَ مُحَمَّدًا مَطْرُوحًا
عَلَى بَيْتِهِ فَلَمْ يَرْأَهُ
مُصْلِّي مُسْكِنَةً لِمَنْ يَرْجُ
الْمُسْكِنَ لِمُسْكِنٍ وَمُصْلِّي
وَالْمُسْطَرِحَ لَا يَسْطُرِحُ إِلَّا
مِنْ حَاجَةٍ (جمع المطروح)
قرآن مجید دا اقرآن جب فی ما کتابے جب
وَمَنْ تَرَكَهُ شَرِيفَتَهُ مُهْرَجَانَ

یہاں کتابت ہے اور تابع ہے کہ اللہ کا ایک فریب گھر شریف و عجیف ہے وہ اپنی حاجت صدر دار
کو اپنے گھر کی بحالت میں ہو جائے لیکن نہ کہ اس کی سے سوال کرنا چاہتا ہے لورڈ صدر نے خدا کی
کے لئے اس کا دل آمد ہوتا ہے اپنی دنیاپی خود رست ہو رہی کرنے ہو رہیں کوئی لذت لذت کے
لئے قرآن چاہتا ہے خالی ہے کہ اس کو قرآن دیا صدر سے الحصل ہوگا، یعنی خوزرا تم السور کا
تمہارا ہے کہ بہت سے لوگ کی ضرورت نہ کی لگائے تمہارے سے خدا کرنے کے لئے توجیہ
ہے اپنی بھی اس کو قرآن دیجئے پر ان کا دل آمد ہے نہیں اور ہاتھ کے لئے اس جدید میں نہیں
کتنی بہت صدیت کے اس آخری حصے (جو ایک بھر کے خواہ سے درج کیا گیا ہے) پر بھی
مشکل کا صدقہ کے مقابلہ میں وہی قرآن الحصل ہے جو کسی حاجتمند کو اس کی حاجت دفع کر لے
کے لئے دیا چاہے

قرض کا معاملہ بڑا سمجھیں اور اس کے بارے میں سخت و غیرہ:

رسول ﷺ نے ایک طرف تواصیب و سخت کو تنبیہ دی کہ وہ خود رت عندهما بخوبی کو قرض بزیں اور اس کی داشتگل کے لئے مفروض کو مطلب دیں کہ جب سہولت ہو تو اگر ہے وہ بخوبی مفروض ہو تو قرض کا کل باخوبی محفوظ کر دیں اور اس کا بیوی اور تو اپنے بھان فیصلہ ہو تو دوسرا طرف قرض لینے والوں کو آگاہی دی کہ وہ جلد سے جلد قرض کے دو اکٹے اور اس کے بوجہ سے سیکھ دشی جو بنے کی لگر ہو کر شش کریں اگر خدا خواست قرض دو اکٹے لہیڑ اس دو پلاسے چلے گئے تو اگر ختمیں اس کا انعامہ بمان کے حق میں بہت برہمہ کا بھی بھی اپنے بھائی کے اس کو سمجھیں تاہم اور ماحصلہ معاونی کی تھیں تاہم یہ کسی اپنا بھائی ہوا کہ کسی بھائی کے حوالے اپنے بھائی کو معلوم ہو اک اس پر کسی کا قرض نہ ہے جس کو اس سے دو اکٹے کیا ہے اُپنے بھائی کے اس کی تھیں جیسا کہ پڑھ دیا گیا ہے میں سے البتہ فرمدیا۔ ظاہر ہے کہ یہ اپنے بھائی کی طرف سے آخری درجہ کی جھیپڑی تھی۔

عَنْ أَبِي مُوسَىٰ حَنْدِيِّ حَنْدِيِّ حَنْدِيِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَعْطَمْتِ الظُّرُوبَ جِنَاحَةً
أَنْ يَنْقُذَهُمْ عَنْهُمْ بَعْدَ بَعْدِ الْكَبِيرِ الْمُنْتَهِيِّ لِهِنَّ أَنْتَ عَنْهُمْ أَنْتَ بِهِنَّ وَأَنْتَ فِي
بَعْدِهِنَّ لَهُمْ فَلَمَّا مَرَّ بِهِنَّ بَعْدَ الْكَبِيرِ قَالَ لَهُمْ إِنَّمَا كَثُرَتْ رِزْقُكُمْ
(رواه مسند و موطأ)

حضرت ابو موسیٰ الحنفی رحمۃ الرحمٰن علیہم السلام نے دشاد فرمایا کہ ان کو کہہ گئے ہوں کے بعد ہن سے اپنے تعلیم نے گئے سے جس طریقے (جسے شرکدار زندگی محسوس سے پیدا کیا گیا) ہے کہ آؤ اس مدلیں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس کی بھائی کی مسلمان چوری کیجا گئی۔
(مسند و موطأ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ مُغْلَظَةً
يُنْهَا حَتَّى يَنْهَى حَنْدَهُ . (رواه الطبری و مسند و موطأ و محدثون)
حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ربا اک سو سک بندوں کی
بندی اس کے قرض کی وجہ سے چھٹی سلطان ہو رکی رہتی ہے جب تک وہ قرض دوں کر دیا
جائے گا اسی ہے۔
(مسند و موطأ و محدثون)

(تحريم) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بندوں اسی حالت میں دفعے سے گھاٹیں کوائیں بھی غیرہ
ہے اور اعمال مالک بھی اس کے اعمال میں ایسی بوجمیات اور جنحہ کو رسیدے بنے ایں جیسے اس پر کسی
کا قرض ہے جس کو وہ دو اکر کے نہیں گیا اور اس موالہ میں اس نے غلطت اور کوئی بھائی کی توجہ

بَلْ أَنَّكُمْ مُّشْرِكُونَ كَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

بَلْ أَنَّكُمْ مُّشْرِكُونَ كَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

عَنْ عَيْنِهِمْ لَمْ يُغَيِّرُوا إِلَّا مَا شَأْنُوا إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْلَمُ مَا لَا يَرَى
بَلْ أَنَّكُمْ لَا تَعْلَمُونَ (رواه مسلم)

حضرت پیر الدین حمزہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرطیا
کہ فرمید ہونے والے مرد ہو مگر کسے سامنے آئے (ایم فدا میں چاند کی تریلہ بیچنے کی وجہ
سے) پھر دیکھنے والے مرد ہو تو غرض کے (صحیح مسلم)

(آخر) مطلب یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ روحانی ایم ہمیں ہمارا چیزوں میں ہوئے کہ وہ
آری کے ساتھ گناہوں کا کٹاہہ بخوبی چاہئے تو اس کی وجہ کردار سے سادے گندہ سعف کردمی
جلستہ اور ملکش دیکھنے چاہتے ہیں ملکیں بکراں پر کسی بذریعہ کا فرض نہ تھا تو اس کے خلاف نہیں دو گز قدر
ہے گا کیونکہ "حق العبد ہے" اس سے ثابت ہو رہا ہی کی صورت بھی ہے کہ وہ فرض دو ایک
جلستے (جس کا فرض ہے وہ وجہ اللہ سعف کردنے) آئے درج ہوتے تو ملدوہ مذکور ہے یہ
ہاتھ اور لہو اور صراحتی سلطوم ہو گا کہ اسی مسئلہ میں اللہ کا اللہ کی کن قدر نہیں بلکہ لاگر ہوں گے

عَنْ أَبِي ذِئْنَةَ قَالَ يَا أَنَّا وَجَلَّ نَبَوَّتُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكُمْ لَا تَعْلَمُونَ
لَمْ يَسْأَلْنِ اللَّهَ حَمْدَهُ رَأَيْتُمْ مُّتَبَعِّيَ مُتَبَعِّلاً لَمَنْ يُغَيِّرُ مُؤْمِنًا لَمْ يَكُنْ مُّؤْمِنًا حَتَّىٰ يُعَذِّبَهُ اللَّهُ أَنْتُمْ
وَسَوْلُتُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا خَلَقَ وَسَلَّمَ تَعَمَّلْتُمْ ... لَكُمُ الْأَذْنُرُ لَمَّا خَلَقْتُمْ لَكُمْ لَا تَعْلَمُونَ

بَلْ أَنَّكُمْ مُّشْرِكُونَ (رواه مسلم)

حضرت پیر الدین حمزہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ ایک آنی نے رسول اللہ ﷺ سے غرض کی
کہ وہ سعف کی رشادت کی اگر یہ سعف کی رشادت میں صرورت بھروسے کے ساتھ
لہو اللہ کی رشادت میں اگر کوئی طلب ہی نہیں چلا کر کوئی لہو رکھناں مالک میں ٹھیک کر دیا
جائے کہ میں پیغمبر مسیح اور اپنے ملک میں قدری کر دیکھوں تو کیا ہیری اس شہادت ہوں قریلیں (الله
کی اوج سے اللہ عطا ہے ساتھ کوئی سعف کر دے) اپنے کوئی شہادت کر دے تو اپنے کوئی شہادت کر دے تو
آپ نے اس کو بھرپا کر دو تو ظیہر (کبھی سب کوئی سعف ہو جائی گے) ساتھ
فرض کیے ہاتھ کے (مشیخ گل ائمہ لے اسی طرز تعلقی ہے) (صحیح مسلم)

(تشریح)۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بات کہ شریعت اور حضرت سے ملتے ہے جسکے بعد ہم کو تحریک کرنے والے مجاہد ہو جاتے ہیں جن کو اگر کسی کے قریب رکا یاد لے کر کیا ہے تو اس کی وجہ سے گر کلارنس گلوبک خدا کو ہجتی کی تھامیں کی رہا ہوں ہجتیں مثل اعنی نے بھے پہلوں میں ہے۔

عن محبوبه عن عبد الله بن جعفر قال ثنا جابر بن سعيد، أنس بن حبيب ثنا نواس
الحداجي وذريته أسلم الله عليه وسلم جابر ثنا عكرمة ثنا قرئع رسول
الله صلى الله عليه وسلم بصرة إلى الشفاعة فلما قرئع ثم طافوا بصرة ووضع هذه
خلن محبوبه قال معاذ الله تعالى له، معاذ الله تعالى من الشفاعة قال السكتة
بوفاته ولذلك ألمحتم لغيره حتى أضيقها قال محمد بن سالم وسليمان
صلح الله عليه وسلم ما هذلبيه طارئ يومئذ قال لهم أنتين واللهم نفس
محمد بن سليمان لوكا وجلاد قويق في سبيل الله ثم عاش ثم لعل في سبيل الله ثم
عاش ثم لعل في سبيل الله ثم عاش وعليه شفاعة ما ذهل في سبيل الله ثم
عاش

حضرت محمد علیؑ محدثین عجیز ترین محقق حضرت ربانیت ہے کہ احمد بخاری کے دن بھر کے
باقر کے حدود میں جہاں جلتے ہو کر وہ کچھ چلتے ہیں پہنچنے ہوتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے درمیان اندر گھر جو فرمائی جاتی ہے اسی کے نتالہ مہدک آسانان کی طرف ہواں تو
کچھ دیکھنے پڑتا ہے فرمایا ہو (ایک خاص طور پر مذکور نہیں) کہنا ہاتھ پوچھنے مہدک پر
درکم کر دیکھ کے کہا کی معاشرہ میں فرمایا "بھائی ہذا بھائی اللہ" (الشیخ ابی الحسن کہا کہ اسی طور پر حکم در
فہملہ برداشت) اس قدر حفت دیگر در عکس فرمائی جو اسے "حضرت کے زریعی طریق
عہد لاضر کہتے ہیں کہ اسی دن پورا اس دست اتم سبھا موثر ہے اور حضرت رسمی کے کہا غیر میں
اٹھاتے ہیں اسی حضرت کی برائی قولِ کدون یعنی کوئی نہ جسہ مکالے سے عرض کیا کہ حضرت
وہ کوئی حشرت اور کوئی حیز کی جو کل جعل ہوتی تھی اس کے آپ نے اسی کے قریباً کہ جنہاں سے حشرت
وہ مدد اور مددی فرمائی ترقہ جس کو کل جعل ہوتی تھی اس کے آپ نے اسی کے قریباً کہ جنہاں سے حشرت
خداد عجمی فرمائی اور اسی مدد و مددی کا مضائقہ کرتے ہوئے فرمایا "تم اس بالمعابر کی حسی کے بعد
میں کوئی کامان پہنچا کر کوئی آدمی کو خداکش لٹکنے پہنچاں گی لیکن ہو اور ہو ٹھہرے حصے کے بعد
زخم ہو جائے تو مکر جو کش فرمید اور اس کے بعد مکر نہ ہو جائے تو مکر کو خداکش
ٹھہرے ہو اور مکر نہ ہو اس کے ذمہ اسی کے بعد مکر نہ ہو جائے تو مکر کو خداکش
کیکس کا قریشی نونکو ٹھہرے

(تشریح) پھر ان سب حدیثوں اور محدثین کا تعلق اس صورت سے ہے جبکہ قرض کے واقع کرنے والی بخششی اور خلافت الدین والی بھری میں نہ اگر تو اکابرے کی نسبت فیضی ہو رکزند بھی نہیں ایسی بے چارہ دو اکابرے پر تذویر ہو۔ کافر اسی حال میں دعویٰ کرتے ہیں اگر تو اونکی دعویٰ صحت سے امید ہے کہ وہ خدا کا مددور ہو گا جیسا کہ خدا کی بیعت ہوئی تو ایک حد بیشتر سے معلوم ہو گا کہ وہ خدا ہے۔ اس صد بیشتر سے مخفی طور پر یہی ایسی معلوم ہو جو اکر ر رسول اللہ ﷺ پر حساب کئے دوسرے جنازوں کی تہذیب کرے ہاں پر مددان میں ہوئی تھی اسی کے ذریعے سمجھا جاتا ہے۔

عَنْ سَلَفِهِ أَنَّ الْأَنْكَوْ وَهَالَّانِ كُلَّمَا قَطَلُوا مُهَاجِرَةً حَتَّىٰ إِذْ عَلَيْهِ وَسَأَمْ إِذْ لَمْ يَعْلَمْ
يَخْلَوْهُمْ قَطَلُوا عَصْلَىٰ عَلَيْهَا الْمَاهَلَ مُهَلَّ عَلَيْهِ فَعَنْ قَطَلُوا لَا يَعْلَمُ عَلَيْهَا لَمْ يَعْلَمْ
يَخْلَوْهُمْ أَغْرِيَهُمْ تَهَالِ عَلَيْهِ فَعَنْ قَدْرِ تَهَالِ تَهَالِ تَهَالِ تَهَالِ فَإِنَّهُمْ كُلَّهُمْ
يَتَهَالُونَ عَصْلَىٰ لَمْ يَعْلَمْ بِعَصْلَىٰ هَالَّانِ مُهَلَّ عَلَيْهِ فَعَنْ قَطَلُوا فَلَمْ يَعْلَمْ فَلَمْ يَعْلَمْ
عَلَيْهِ تَهَالِ فَلَمْ يَعْلَمْ لَا يَعْلَمْ عَصْلَىٰ عَلَىٰ حَادِيجَيْهُمْ هَالَّانِ آتُوا فَعَادَهُمْ حَلَّ عَلَيْهِمْ
وَسُؤْلُ الْهُوَ وَعَلَىٰ قَوْنَةٍ فَهَلَلَ عَلَيْهِ

(روزہ المحرر)

حضرت سلطان بن اکون یوسفی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ یہ شے
وہ ہے تھے ایک سبھی کا جانشناوا گیا کہو تو میں کیا کیا کہ خوبیوں کی لڑائی میں پھرنا و پھرنا
اپنے گھر لے دیا کر کیا اس اوقیٰ پر کچھ قرض ہے ہو گوں لے وہ میں کیا کہ کچھ
قرض نہیں ہے تو اپنے گھر لے اس بھتھ کی نمائی پھر ایک دوسری اجتنابیا گیا اس
کے بعد میں اپنے گھر لے چکا کہ اس بھتھ کی اکثریت ہے اور میں کیا کیا کہ اس اسی
قرض ہے تو اپنے گھر لے دیا کہ اس نے کچھ ترکہ پھردا ہے اس سے قرض دو
وہ جانتے ہو گوں نے وہ میں کیا کہ اس نے شاندار گھوٹے ہیں تو اپنے گھر لے اس کی نمائی
چنانچہ یہی بھر تھرا جتنا ہوا گیا (آپنے گھر لے اس کے بعد نہیں کیوں بھریا کہ فرمایا کہ فرمایا
کیا اکو ہر زندہ دل طے ہے کچھ قرض ہے ہو گوں لے وہ میں کیا کہ بیس پر تینوں دوسرے کا قرض
ہے اپنے گھر لے دیا کہ اس لے کچھ ترکہ پھردا ہے (اس سے قرض دو اونچے)
وہ گوں لے وہ میں کیا کہ کچھ نہیں پھردا (آپنے گھر لے ماخانی حملہ سے فرمایا اپنے اس
ساتھی کی عمارت جنہیں فتوک پڑھا کہ قریوں کی اولادیہ میں اللہ عنہے وہ میں کیا کہ خوبیوں
کی شماری خواہی دو اس پر کوئی جو قرض ہے وہ میں نے اپنے جنم سے لے لیا (میں بودکردن گی) (وہ اس
کے بعد آپنے گھر لے اس جذبی بھری نہیں پھردا ہے)

(یقینی)

(تقریب) رسول اللہ ﷺ کا یہ مرزاں میں بھاگر زندگی کو سمجھے کے لئے تھا کہ وہ قرآن میں کرنے میں خلافت اور کو تباہی کر کے پورا رہنگی کی یہ کوشش ہو کر اگر اس پر کسی کا فرقہ ہے تو وہاں سے سکدوں شہر لے کی پورا رہنگی کرے اور دوپھا سے اس حال میں جائے کہ اس کے ذمہ میں کام کرے۔

مجیدیہ میں بھر تک سلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث ہے اسی میں روایت ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ مرزاں (کہ قرآن نہ رجھت کی وجہ پر) سے خود محدث فرمادیجے اور صحابہ کرام سے فرمائی تھی کہ تم لوگ پڑھو تو ابتدائی دوسری بیانیں تھیں اس کی طرف سے فتوحات کا درود اور کل میں اپنے اعلان ہے جو انہیں مکاریں دوسری بیانیں تو آپ ﷺ نے اعلان فرمایا اور اگر کوئی مسلمان اسی حال میں انتقال کر جائے کہ اس پر قرض ہو تو (اور وہ ایسی کامل بند چھوٹا ہے تو) وہ قرض میرے علاوہ ہے مگر اس دو اکروں میں اس کا متصدر بھی ہے کہ اس کے دوسرے کا اعلان اتنا شدید ہے۔

بہر حال ان سب حدیثوں سے معلوم ہوا کہ قرض ہو لائے کرنا اور اس حال میں وہیستے ہیا جائیں یا انگلیں گولبی ہے اور اس کا ایسا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے ایسا کو انتقال کرنے سے سچی لینے کی یہم سب کو تشتیع دے اور وہ نیا سے اس حال میں انتقال کر کی جو ہے کہ قرض ہو تو اس کو کافی حق نہ رکھتا۔

قرض دو اکر نے کی سیست ہو تو اللہ تعالیٰ اور اکر ایسی ہوئے گا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْلَهُ وَسَلَمَ لَهُ مَنْ مَنْ أَخْدَى لَعْنَ الْأَنْفُسِ فَيُنَاهَدَ أَنَّهَا هَذَا أَكْلُكَ اللَّهُ أَكْلَهُ وَمَنْ أَخْدَى لَعْنَ الْأَنْفُسِ أَنَّهَا أَكْلَهُ اللَّهُ أَكْلَهُمْ (درزہ المختصری)
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا تو اس سے اکر نے (قرض دو اکروں کا اعلان کی جستہ وہ اس کی وجہ پر دو اکروں کا اعلان کرے) اور قرض دو اکروں میں اس کی وجہ پر دو ایسیں گولبی ہے اس کی وجہ پر دو اکروں کا اکر زندگی میں دو دو کریڈو اور اس کی وجہ پر دو اکروں کا اعلان کیے جائیں گے اس کی وجہ پر دو اکروں کو اکر کیا گی (مگر دو ایسیں گولبی ہے اس کی وجہ پر دو اکروں کا اعلان کیے جائیں گے) (مجیدیہ)

عَنْ جَعْلَوَانَ أَنَّ حَسْنَنَ عَنْ مُهْمَنْدَةَ لَمَّا سَمِعَتْ مُهْمَنْدَةَ وَ حَسْنَنَ قَالَ لَهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يُكْلِلُ فِيهَا الْجَلْمَ اللَّهُ أَنْذِرَنِي بِذَلِكَ حَدَّادَةً إِلَّا أَكَلَهُ
كَلْمَهُ لِي هَلَّتْ.

(زوروہ طبیلی)

حضرت عربان بن حمیم شہر ابو سعید حضرت یحودہ رضی اللہ عنہ سے حکم کرتے ہیں کہ
الہوں نے یہاں کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سماں کی تھی قرآن تھے کہ جو کوئی
بندہ قرآن سے لے دے اس کے علم میں ہو کر اس کی شیخوatur روح بوجہ اکرنے کا ہے تو اس کو اس کا نہ
قرآن یا یہاں میں لے آ کر بے۔ (عن شیخ)

(تشریح) حضرت عربان بن حمیم کی اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ ہم الموسیٰ بنی حضرت
یحودہ رضی اللہ عنہ بہت قرآن لے آ کر نہیں (فاما) صرف خر میں صرف کرنے کے لئے لئی
ہوں گی (تو ان کے خاصہ عزیز دلار میں) اس بارے میں ان سے بہت کی (اور اس معاملہ میں)
احتیاط کا ضروری ہے (او اکپٹے ساف فریاد کر نہیں اس کو لٹک پھوڑ دوں گی اور ان کو حضور ﷺ کا
بیویہ شاد سلیمان مطلب یہ تھا کہ حضور ﷺ کے اس بدشاخی پھوڑنے کا مل بین ہے کہ میں جو کوئی
قرآن لئی رہوں گی اس کی پائی پائی اللہ تعالیٰ درجیا ہی میں ادا کر دے گا مجھے اس کی حفاظت در
کفالت پر پورا حکم دوں گے اسے اصحابہؓ کیلئے بی طرقہ عمل درست ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْلَنَ كَلَّابَ وَسُوْلَ اللَّهِ شَلِيْلِ اللَّهِ هَلَّهُ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ
الظَّاهِرِيِّينَ بِخَلْقِهِ فَلَمَّا مَكَلَمَ بِكَلْمَنَ لِيَهُمَا بَتَّكَرَهُ.

(زوہا بن ماجہ)

حضرت یحودہ بن حضرت بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے
فریاد کے لامبے لامبے متروک کے ساتھ ہے جیسا کہ کہ اس کا قرآن دا ہو ہر طبقہ قرآن
کی رہے کام کے لئے لامبے لامبے۔ (عن عویض)

(تشریح) مطلب یہ ہے کہ جو عربی میں کی ہر درست و جاہبتیا کی جیکہ کام کے لئے قرآن سے
ہر دفعہ اس کی بدا لٹک کی اہمیت دو گھر رکھتا ہو تو قرآن دا ہونے تک اللہ تعالیٰ کی خاصہ حفاظت درست
اس کے ساتھ رہے گے۔ سن اپنی اجر کی اسی روایت میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حدیث کے
روایی یہدی اللہ بن عبذر اس حدیث کی مدد پر یہہ متروک رہے تھے اور اسے تھے کہ میں پہاڑا
ہوں کہ ستر گاؤں دوں دو گاؤں دوں لیکن نہ کروں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی صحیت میں غائب ہوں گا
حتایکہ مجھے نصیحت ہو۔

ان کے حالات میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ بہت کی تھے اس لئے بھی بندہ متروک رہے تھے۔

قرآن لینے ہو رہا کرنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ظریف عمل:
 رسول اللہ ﷺ کو بھی قرآن لینے کی خود سنت پولی تھی ہو رہا تھا قرآن لینے تھے اسی
 سلسلہ محدثین کو بھی دیکھ کر کیا جائے کہ کہ اپنے قرآن فخر مسلموں بیویوں سے بھی
 قرآن لینے تھے ہر اس میں جو عظیم دلیل تھے اور حکیمیں تھیں وہ بھی دہلی والوں کی جانب
 چشمہ بیویوں اس سلسلہ میں صرف غنی حدیثیں درج کی چاہیں ہیں۔

عَنْ عَبْرِيْرَهُ مَالِ كَادِيْنِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَتْهُ لِلْكُفَّارِ
 (رواہ میر عطاء)

حضرت جابرؓ حنفی محدث رہا ہے کہ میر ارسلانؓ پر بیک قرآن کو اپنے
 لے جب مولانا فرازی (میر کی دو اگلی رسمتے کی وجہ معاشر) میں میں میں میں

(قرآن) قرآن دیکھ کر اگلی کے وقت اپنی طرف سے کچھ فردا نہ اکرنا جائز تک مشہود رہت
 ہے جو بھی یہ کسی شرعاً فخر معاشر کی طبقہ پر تھکن ہوتا ہے اس لئے یہ زیرِ حرام (مور) نہیں بلکہ تمہارے
 احباب ہے یہ ان سنتوں میں سے ہے جس کو تھا لے اور زوالِ حمدیے کی خروجیت ہے۔

عَنْ أَبِي عَبْرِيْرَةِ الْمَرْجَلِيِّ تَدَلَّلَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْكُفَّارِ لِلْمُهْمَّةِ
 تَسْتَأْذِنُهُ لِلْكُلُّ فَقَرَأَهُ لِلصَّاحِبِ الْمُخْرِقِ مُطَلَّبًا وَفَقَرَأَهُ لِلْمُهْمَّةِ لِلْمُخْتَرِهِ
 فَلَمَّا أَتَيْتَهُ الْأَنْتَقِيلَ مِنْ مِيَّةِ الْمَالِ فَقَرَأَهُ لِلْكُلُّ كَمَا تَقْرَأُهُ لِلْكُلُّ فَقَرَأَهُ كَمَا تَقْرَأُهُ لِلْكُلُّ
 لِلْكُلُّ

حضرت میر عزیز رشیقی محدث رہا ہے کہ ایک بھی لے رسول اللہ ﷺ کے پڑے
 قرآن کا کھلاٹا کیوں کوئی سخت کالائی کی (اپنے کے اصحاب کرام نے (جو اس وقت موجود تھے
 اس کے ساتھ ہوتے ہیں آئے کاموں کی اپنے کھلاٹا کے ساتھ میں اس کو کھو دیا کہ
 دیکھ کر کوئی صاحب حق کو کہئے کا حق ہے ہو رہا کہ قرآن کو اکنہ کے واسطے ایک دوست خود
 لازم اس کرنے والا ہے ابھی نہ مانس اگر کہلاں قرآن کا لوس، اسی حیثیت کا تھا اس
 طرح کا لوٹ بھیں مل بنا ہے) صرف یہ لامتحب تھے جو اس کے دونوں سے زندہ فرم کر اور
 نیا وہ بھی ہے اپنے کھلاٹا نے زندگی خوب نہ کر کر اس کو دیکھ دیکھ کر وہ کوئی نیا وہ اچھا
 ہے نہ بھر کر وہ تراویح سے۔ (مجید سلمی)

(قرآن) رسول اللہ ﷺ کے لامتحب میں مکہ اس سے پہلے سے عرب میں پیغمبر دین قرار ایک
 آدمی اپنی خود سنت کے لئے درسے آدمی سے لامتحب قرآن لے لیا تھا وہ سلطان دیوبیو ہے کہ

حباب سندھ وہ تبلیغ ہے ملے ہو چکا کہ اس خبر دراس حشیت کا درس موئیں کے ہڈے مقرر
ہوتے کہ مسیحیا جانے کا رسول اللہ نے اس درونج کے مطابق کسی وقت کسی شخص سے بونٹ
کے قریب لیا تھا کہ انہیں مقرر نہ دعوت آہانے پر دلکشا کرنے کیا اور اس نے نہ بندہ تمیز کے خالی خت
روپیہ اختیار کیا اسحابہ کرام میں سے جو حضرات اس وقت ماضرہ موجود تھے انہوں نے اس کے
ساتھ گئے قوش آئے کاموں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ نے ان سے فرمایا کہ اس کو کچھ کہو اس کا کام ہے
آپ چیز لے رہے صاحبِ حق کو سخت دست کیجئے کا حق ہے۔ بھی تم یہ کرو کہ جس خبر کا ذرہ جس حشیت کا
اس شخص کا بونٹ قادیہ یا عرض کر لاد دلکش اس کو لو اکر دو۔ حماہی کرام نے ویسا لونٹ جعلی کیا
لیکن کہیں شخص ملائیں خبر دراس حشیت کے لٹلا ہے اس سے بلا ایک ذرہ جیسا بونٹ ملنا تھا انہوں نے
وہیں اگر خصوصت سے کسی عرض کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ نے فرمایا کہ ہر بندہ تمہارے بڑھاٹیں ملے ہیں تو خیر یہ
لاد دراس کو دھی دے دو۔ ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ جو آدمی زینہ کہتے اور پر تراوا کرتا ہے وہی زینہ
اجملہ ہے اسی صدیقہ میں اصن کے لئے جو سبقت ہے وہ کسی وضاحت ہو تو شیخ کا عین نہیں۔

کسی ذریعہ سے یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ شخص جس کا اس حدیث میں ذکر ہے اور جس نے
تفاضا کرنے میں وہہ دعوت کے خلاف روپیہ اختیار کیا تھا کون تفاضا ب ملکان ہے کہ کوئی
غیر مسلم یہودی و غیرہ ہو گک اس سلطنت مولف الحدیث میں اس حدیث کی تفسیر میں جس میں
ذکر کیا گیا ہے کہ جس فرمایا صلی اللہ علیہ وس علیہ کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ کی زندگی مبارک ۳۰ صابریت کے
عوامیک یہودی کے بیان وہیں رکھی گئی تھی تفصیل سے یہاں کیا چاہکا ہے کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وس علیہ
یہودیوں کو غیر مسلموں سے بھی قریب لے لیتے تھے وہیں اس کی تفسیر و مسلمین بھی
یہاں کی گئی ہیں۔

عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مُسْتَأْنِدًا مَالَ بِسْتَرٍ عَلَى رَجُلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ
الْفَلَقَيْنَ إِذَا مَالَ لِلْكَلْمَةِ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ مَوْلَانِيَ الْمُؤْمِنُ لَمْ يَلْتَمِكْ وَلَمَّا كَانَ حَزَرَ
الْمُشَطِّبَ الْمُحْمَدَ وَالْأَكَادَمَ

(رواہ حسن)

حضرت محمد اللہ بن ابی زید سے رواہ ہے کہ انہوں نے یہاں کیا اکی دلخواہ کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وس علیہ سے ہم اسی بزرگ قریب لیا گئے آپ کے پاس سر ماوی آکی تو آپ نے شنہ طلاق رہا
اور ساتھ ہی سمجھ دعا کیتے جو بے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چہارے ہیں وہیں مور مل میں
کر کر دے۔ قریب کا دلخواہ ہے کہ ادا کیا چاہے اور (قریب نے یہ ایسی کی) تعریف ہو تو غریب
لوگ آپا چاہے۔ (عن شافعی)

(قرآن) ان حدائق سے بحوم ہو اکہ رسول ﷺ قرض بھی لیتے تھے وہ دلائل کے وقت
”خُلُجَوَادِ الْأَخْبَانِ إِلَّا إِلْحَانٌ“ کے اصول پر اسی وجہ سے زیادہ لور بکٹرو افریانے تھے
اور دعائے خیر سے بھی فوادتے تھے۔ آخری حدائق میں چالیس ہزار قرض لیتے کا ذکر ہے۔ بھر
اس سے مرد چالیس ہزار رہم ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض وقت آپ بڑی بڑی
رقبیں بھی قرض لیتے تھے جن کا ہر ہے کہ اپنے قرضے آپ ﷺ جہاں غیرہ میں سہمت کی کے
لئے لیتے ہوں گے ذرہ آپ ﷺ کو اپنے کے ہنر و حوال کی معیشت کا حامل تو یہ قادر ہوں
حضرت مولانا صدیق رضی اللہ عنہ کہیں کہ دو دن حجت انہیں مدرسے جو کی روشنی بھی نہیں کھلی لور
بنا و ہفت ہاتھوں کی فوادت آئی تھی وہ ہجتوں گھر میں چو لہاگرم نہیں ہو ناتھا صرف پہاڑی لور بکٹر
کے گزروں کو تختہ صلوب ہند طبیہ دیں

ربا (سوں)

وہی کے وہ سرے مکونوں اور قوموں کی طرح حسروں میں بھی حودی لئن وین کاروں اور قلعے اور
ہمارے بیان سے سوچوں میں بھی طرح دیکھیں بھی کہ سرمایہ داد پر کاروبار کرنے خیلے جس کی
عاصمہ وہ سرووف سورتیں تھیں کہ ضرورت مندوں کی سے اُن فیضوں پر کاروبار میں ہو جائے کہ
پر قبیلہ خالہ وقت تک اٹھنے اضافے کے ساتھ لا اکر دیں گے پھر اگر ضرورت وقت پر قرض لئے
والا بوانہ کر سکتا تو مزید بھالت سے لیجاتا ہو اس سہنست کے حساب میں سوڑ کر رقم میں اضافے میں
ہو جائے اس طرح فریب قرض و مدد کا کام جو بخختار بنا لد اور سوڈ خور مہاجن ان کا خون چھستے
رسیت کا ہر ہے کہ یہ چر اسلام کی روایات کے مزاج کے مزاج کے باکل خلاف تھی۔ اسلام کی تعلیم
اور بدایت قوایں کے باکل رہ گئی یہ ہے کہ غربیوں کی مدد کی جائے اگر وہوں کو سہندا ہو جائے تو وہ
ضرورت مندوں کی ضرورت پروری کی جائے اور یہ سب اپنی بھی ونحوی مصلحت و مختف کے
لئے گھنی نہ کر ضرر اللہ کی دشادر آخرت کے ثواب کے لئے کیا جائے

اُنہوں نے اپنی کتاب بیباک ترکی مجدد میں ہور سال اللہ ۱۲۷۰ھ نے اپنے دشادرات میں جس
طرح ام المحدث شریف سے ناگوں کو پہنانے کے لئے تقدیمی از ویر انتیار فریبا اسی طرح حود کے
کالمانہ اور احتجی کاروبار کے روایات کو حجم کرنے کے لئے بھی اسی حکمت عملی کو دشادرات کیا گیا۔
ثریع میں خوبی دست تکب صرف شبیت امداد میں اس بہت پر زور دیا گیا کہ اپنی دولت فی سکل
اللہ خریق کرو اُغْریچہل کی مدد کرو اگر وہ ضرورت مندوں کی ضرورت تھی پوری کرو۔
رحم سعادت نور امداد مجتبی اخلاقی کو اپنے خلاصیاً کیا کہ تم بھی غافلی ہو۔ عالمہ نادی دو لمحہ بھی خالہ ہو جائے
والی ہے اس لئے اس درجت کے لاریجہ آٹھٹھی بندی لکھ اور جست کہ اُنہوں نے مجتبی پر مدد فی
دولت کے انجام سے سبق حاصل کرو۔

اس تعلیم وہ ایسے ہو رہا کے مطابق عمل نے معاشرہ کا حریم ایسا بھیا کہور نہیں اس کے لئے
الکی سازگار ہو گئی کہ اس ظالمانہ دادر انسانیت کی کاروبار (رہوں سوڑ) کی قطبی حرست کا ہذلن نہ
کرو یا چاہے پھانپوں اور خود و بقرہ کی دارے ہے ۲۸۰ سکھ کی دو آنکھیں نہیں ہیں جن میں والیں

طور پر رسول (صو) کی حرمت کا اعلان کیا گیا ہے (یعنی "اللَّٰهُمَّ إِنَّمَا تَعْلَمُ الْمُرْءُوا سَلِّمْ" سے لے کر تو اپنے
عَنْ أَهْلَكُوكُمْ إِنَّمَا تَعْلَمُ قَلْمَوْنَ۔ تَكْبِرْ۔

ان آئلوں میں یہ بھی صراحت کردی گئی ہے کہ بچھے لئے جو دین کے سلسلے میں کسی کی کوئی سودی
رُّقُم کی مقدار میں کے ذمے باقی ہے تو وہ بھی مجب مجب نہیں لیدی جائے گی اُنھی آنکھوں میں اُخْرُجَتْ
کو بھی اعلان فرمایا گیا کہ رسول (صو) کی کہزادگیر کی حرمت کے اس اعلان کے بعد بھی جو لوگ باز آئیں
اور خداوندی حکایوں کی غافلی کریں ان کے خلاف ایسا ہو اس کے رسول (ص) کی طرف سے اعلان
یکتبی (فَلَذُوا بِحَرَبِ رَبِّهِ وَرَسُولِهِ كَمَا أَنْهُمْ كَانُوا يَنْهَا)

یہ دعید (یعنی اللہ کا اعلان کے رسول کی طرف سے اعلانی چنگ کی دعید) سودی کا ردود افکار کے
سازناشر اپنے تجویز ہائی و تحریر اُسی بھی بڑے سید ہوئے گھٹکہ کے ہوئے میں قرآن مجید میں واحد
نہیں ہوئی چیز سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا اعلان کے رسول کی نہادیں پر گناہ و نظر سے سب
کا ہوئی سے نہ ہو شدید و خلیل ہے آگے درج ہونے والی حدیثوں سے معلوم ہو گا کہ رسول اللہ
یعنی نہ سود خوری کو اچھا لی درج کیے کبھی کجا ہوں میں شاد فریط ہے تو سود لیتے والوں کے
سامنے اس سکونیتی و مددوں بیان کیا کہ سودی نہ سند ہے لکھتا ہوں اور سودی حالت کے لئے کسی کو کچھ بڑی
والوں کی بھی سُنْنَتْ قریب ہو یہ سودا بخشن روایات میں سودا کا گذانا سے سُنْنَتْ مکمل ہتھا گیا ہے
اس تہذیب کے بعد اس باب کی صدر جملی عذر شکر پڑی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّٰهِ صَلَّى اللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَعْلَمُ الْمُتَّكَبُونَ
الْمُغْرِيَاتِ لَمَّا تَلَوُنَ إِلَهٌ وَمَا هُنْ؟ قَالَ: الْبَشَرُكَ يَعْلَمُ وَالْمُنْتَهَىُ وَغَلَلُ
الْفَطْرَسُ الْجِنُ حَرَمُ اللَّٰهِ إِلَّا يَطْعَمُ وَأَكْلُ الْوَسَادَ أَكْلُ حَالِ النُّصُمِ وَالْمَوْلَى نُورُمُ
الرَّجُلِينَ وَلَذُلُّ الشَّخْصَيْنِ الظَّاهِرَيْنَ۔ (رواء الخطري و سلیمان)

حضرت (ص) ہر یہ رسمی اللہ حرم سے زد است ہے کہ رسول اللہ (ص) نے خداوند فریط کا رد
مہک کو رچھ کی کجا ہوں سے بچوں سماں نے حریض کیا کہ رسول اللہ کوئی سمات نہ کریں؟
اپنے نہ لئے فریاد فریط کے ساتھ (اس کی جگہ خدا مصلحت یا الفاظ میں کسی کو) شرک کے
کریں اور چکو کرنا اور نہ کسی کو کلیں کسی اور سود کھانا اور سُنْنَتْ کا مل کھانا کو (اینی جان
بچائی کے لئے) چھوٹیں لکھر اسلام کا ساتھ چھوڑ کر یہاں چھلا اور اللہ کی پاک دامن بھولی
بھلی بدریں پر زندگی تسبیح کالا۔ (کعبہ بھری سمجھ سلیمان)

(شروع) اس حدیث میں جن گناہوں سے نجیت کی گنجید فرمائی گئی ہے یہ شرید ترین اور خبیث ترین کبھی و گناہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کو "موبقات" نام لیا ہے (معنی اونی کہ یہ ان روح کو بلاک دیا جاوے کرو سیئے وانے) ان میں آپ ﷺ نے شرک در حرم در حقیقت کے بعد اکل رہا (اسود لینے ہو رکھنے والا کفریا اور اس کو روح حرام کے لئے قائل ہو رہا تھا) اسی کے بعد جس طرح اطمینان اور رضا کرنا پڑے حقیقی علم و فتنہ ہو تو تحریر کی نیاز نہ ہے پس اس دلیل سے پیدا ہوئے دلوچیزیوں اور لالاں نتھلائیوں غیرہ کے خواص بیان کرتے ہیں کہ لالاں چیز میں پر خاصیت اور تاثیر ہے اور یہ آدمی کے لالاں مرض کے لئے مشہدا مضر ہے اسی طرح الحمد لله علیم السلام اللہ تعالیٰ کے نتھے ہوئے علم کی بیانیہ پر انسانوں کے مقام و مقام اور احوال و اخلاق کے خواص اور عجائیں بتاتے ہیں کہ لالاں ایکلی حصیہ اور لالاں تجک عمل اور لالاں ایکی خصلت کا تعمیر اللہ تعالیٰ کی رحماء اور آخرت میں جنت کی نقیض اور دنیا میں عکب و رونج کا سکون ہے اور لالاں کا فرقہ و مشرکانہ عقوبوں اور لالاں علم و صحبیت کا حجمم اللہ کی محنت اور روزخان اذله بخورد نہائیں طرح طرح کی ایکی دنیوالی ہو رہی یا نہایاں ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ اطمینان اور رضا کرنا کثروں کی حقیقت ہو غورہ غورہ غلی کا امکان ہے اور کبھی کبھی غلی کا تحریر ہے کبھی ہو جاتا ہے۔ میں انہیہ علیم اللام کے علم کی عجائیں خاتم کا نکالت اور علم کل احمد تعالیٰ کی بوئی پر ہوتی ہے اس میں کسی بھول بچہ کیا غلی کی احتیال اور کسی تکلیف و ذہب کی کنجائیں بھی نہیں۔ تکریب مسلط ہے کہ صحبوں و اکثر وہ لوگوں کی تحریر کی ہے جنہیں اس کو سب طائفوں اور جن کے احتجاج استعمال کرتے ہیں پر تحریر کے باقی میں وہ ہر ہائی عدیہ اس کی بھی پاکندگی ضروری کی جاتی ہے جو اسی کو مغل کا خاتما کھا جائے ہے اور کسی مرضیں کو یہ جن قلیم نہیں کیا جاتا کہ وہ کہ کر میں روایت استعمال کروں گا جب اس کی تاخیر کا عذہ نکھلے سمجھ دیا جائے۔ میں اللہ کی کتب قرآن مجید اور اس کے رسول اور حقیقت نامہ کا مطلع سوم کے ہے میں فرمائی کہ وہ شدید و خبیث کبھی وہ "موبقات" میں سے ہے۔ خدا کی لعنت و تحشیب الامور جب اور روح لایوں کے لئے قائل ہے اور سوہ خودوں کے لئے آخرت میں لرزہ خیر مذکوب ہے تو یہ توبہ سے مدد حیاتِ عمل و ایمان کے لئے یہ کافی نہ ہو اور اس کا "تلقد" معلوم کرنا ضروری ہے۔ میں اللہ کو اس کو ایمان و تعلیم کی تحریر فرمائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتِ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ
عَلِيٍّ قَرْمَ نَكْوَنَهُمْ كَا الْيَوْمَ إِنَّمَا الْمُبَكِّثُ تُرَى مِنْ خَلْوَةِ نَكْوَنَهُمْ لِلْكُلُّ مِنْ

مُوْلَى وَبِنَاجِهِ لِلَّهِ مُوْلَى وَالْكَلَّا مُلْتَهِيَا۔ (زرواد احمد و ابن ماجہ)

حضرت ابو یہودی ختنی اللہ عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات پر
سرخ ہوئی بہر اگر راکی ایسے گردیوں ہوں جن کے پیش گھروں کی طرح ہیں اور ان میں ساتھ
ہوئے ہوئے ہیں تو ہبہ سے نظر آتے ہوں نہیں نے نظر تکلیسے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟
(تو یہی طریقہ میں جتنا ہیں لامشوں نے بتایا کہ یہ جو شرلوگ ہیں (مشائہ مشائیں مجاہد))

(تغیر) فیہ سرخ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ کی حدیث کی تجربہ دل کا مشاہدہ کرنا یا کیا۔ اسی
حین میں جشت ہو رہی تھی کے بعض مناظر بھی دیکھائے گئے تاکہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق اللہ تعالیٰ
کے بعد ”حینما لمحینا“ کا مقام بھی حاصل ہو جائے تھا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجربہ بھی لوگوں کو
ٹھہر دوئیں سے آگہ کر سکھیں اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا جس کا اس
حدیث میں ذکر ہے کہ کچھ لوگوں کے پیہے اتنے ہیں ہیں جیسے کہ اپنے خاص اگر ہوں ان میں
ساتھ پڑھتے ہوئے ہیں جو کوئی کہنے والوں کو باہر عنایت سے نظر آتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت
کرنے پر حضرت ہبہ سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سو دلیل نے فیلے تو کہانے والے لوگ یہی جو اس لرزہ خیز
طریقہ میں جتنا کئے گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مشاہدہ کو خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا کیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جوئے خیر سے بعد کے روایات میں جشت کوون کی جنت دھنیات کے
تفصیل میں جشت کی مختصر کلیوں کے ذریعہ یہ مشاہدہ ہم تک بھی پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ ایسا یقین
ضییب فرمائے کہ ولی کی انگروں سے یہ حضرت ہم کو بھی نظر آئے۔

عَنْ أَنَّ حُرَيْزَةَ الْمَالِ زَمُولَ الْمَلِيلِ وَسَلَمَ الْمَلِيلِ وَسَلَمَ الْمُلْتَهِيَ وَسَلَمَ الْمُلْتَهِيَ بِزُوَّادٍ

أَتَسْرَهَا أَنْ يَتَكَبَّرَ الرَّجُلُ أَنَّهُ۔ (زرواد احمد و ابن ماجہ و البیہقی فی حسب الایمانت)

حضرت ابو یہودی ختنی اللہ عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سو دلخواہی

کے سفر سے ہیں ان میں سے لوگیں اور سمول ہیا ہے کہ یہیں اپنے میل کے ساتھ ہند کا لا کردا۔

(حسن بن سبیل صحیح البخاری للبخاری)

(تغیر) اس سلسلہ صحیح الحدیث میں ہارباد ذکر کیا ہے کہ عربی مادر ہو تو آنے والے حدیث
کی زبان میں ”سوون“ کا لفظ خاص میں حدود (و حد) کے طالوں کی خوفت ہو رہی تھات کے لئے بھی
استعمال ہوتا ہے بلکہ اکثر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ برعکس اس حدیث کے کام مادر ہو پہنچا ہے
کہ سو دلخواہی اپنے ہی کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بہر جوانی کا شر و خوبیت گھرا ہے جیسا کہ
ہور ذکر کیا ہے مدرس بھی وہ گھردے ہے جس سے ہارباد آئے والوں کے خلاف قرآنیک میں

الشروع سے اعلان ہے جب کیا کیا ہے (الظفیر بصریٰ میں اللہ و دماؤه)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَئِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلَى الرَّبُوَا وَمُؤْكِلَةُ
وَسَكِينَةُ الْحَدَادِ مُؤْمَنَةٌ

(رواہ مسلم) حضرت چاندؑ میں اللہ عن نے چان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے امن فرقی سو لینے کو رکھا تے

والے پر لور خود پہنچنے کو رکھا تے والے پر لور سو کی رو سو ہر ٹکھنے والے پر لور اس کے گواہیں

کی آپؑ نے لرملا کر (گندھی شرکت میں کمی سب بے ہی) (مجھ نسل)

(تفسیر) قرآن مجید کی آیات لور رسول اللہ ﷺ کے ادھرات سے معلوم ہوتا ہے لور علی
علم کے نزدیک بھی یہ ایک بدیگی حیثت ہے کہ اصل طبیعت لور موجود ہوت کا ملک مگر اس سو
لیکا کو رکھنا ہے۔ حضرت چان میں اللہ عز کے روابط کے ہونے اس ادھر یونہ کا مقصود ہے جائی
ہے کہ سو کی کاروبار اسی تھیت لور علی کا رپار ہے کہ اس میں کی طرح کی شرکت بھی ہوت
الیک اکامت ہے اس طبق پر خود دینے والا سو کی برستا یونہ کا کامب لور اس کے گواہ بھی ہوت نہیں
حضرت چان ہے اس لئے جو خدا لور رسول کی ہوت اور اس کے لئے سب سے پچھا ہے اس کا دربار
ست دار دار ہے۔

عَنْ قَبِيلٍ قَالَ لَهُ لَلَّهُ زَمْوْنَ بَدْ حَلَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَفْرِخُ أَعْذَابَكُمْ كَفُرُكُمْ
الظفیر بصریٰ میں اوزنہ لعلی ملائیہ فلائی فلز علیہ وَلَمْ يَنْكُنْ بَعْدَهُ فِتْنَةٌ وَ
لَمْ يَكُنْ قَلْبٌ كَلَّا فِي

(رواہ ابن ماجہ والبغی میں دعہ الائمه)

حضرت اس میں اللہ عن سے رہات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لرملا کر جب تم علی سے
کوئی اور کسی کو قرض دے تو اگر وہ متر و مدعیون آؤں قرض دینے والے کو کوئی چیز بطور
ہبہ دے جاؤ اس کے لئے اپنا جلوہ پیش کر لے اپنے کردار کے پیو کو جعل نہ کرے لور
اس کے چاؤ کو سوکھی میں استھن نہ کرے لایا کہ ان نہ اپنے کے درمان پہلے سے
اپنا قائل اور سلطان ہو بہادر۔ (مشہدیہ و محبہ عویان الحقیقی)

(تفسیر) حدیث کا دعا اور پیغمبر ہے کہ سوکھا مسلط اتنا گھین بھر خطرناک ہے کہ اس کے دل
شہر سے بھی کچھا ہاپنے کر جب کی ہے کہ آوری قرض دے تو اس کی پوری احتیاط کرے کہ اس
قرض کی وجہ سے ذہنہ بمار ہیج بخوبی فاکھہ ماحصل نہ اس کے شہر لور شاپس سے مگنی پہنچ

عَنْ فَعْلَنَ الْمُكَلَّبِ إِنَّ الْمُغْرِمَ لَرَكِبٌ إِنَّهُ الرَّبُوَا وَإِنَّ زَمْوْنَ الظَّفِيرَ مُلَلَّ

وَسَلَمَ لِبْنُ وَالْمُهَاجِرِ سَرْحَانَ الْمَلْكُومَ الْمُتَّوَلَّ الْمُتَّوَلَّ الْمُتَّوَلَّ (روایہ من مسند رضوی) حضرت ابریخان طلب رکھی شد مگر سے رواج دینے کے آپ سے فرمایا کہ یہ بول ایسا (عنی سورة نور کی) جس آیت میں ربنا کی حضرت کا تعالیٰ اعلان فرمایا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات سے (آخری دور میں ہرلے والی آیات) میں ہے۔ حضرت ﷺ اس دعائے الہام لئے گئے اور آپ ﷺ نے ۲۸۶ءے لئے اس کی پوری تحریر و تحریف نہیں فرمائی تھی اور ادا کو بالکل چھوڑ دیا اس کے شریور شاہر سے گھایہ فریز کرو۔ (عنی مسند رضوی)

(تحریر) گروہ امری زبان کا ایک عام معروف لفظ تھا جو رسول قرآن سے پہلے بھی بولا چاہا تھا گروہ، کامیاب طلب سمجھتا تھا اور وہی قیادوں پر تمہاری طرف میں باہنا کیا گیا ہے اس لئے جب حضرت رسول نبی آیت عذاب جوئی تو یہ سب نے اس سے بھی کہا کہ سوری کو نہ فریز (کس کا دام بیان تھا) فرم، اگر وہ نبی کیا اس میں کہی کو کوئی شہر ہو اور کسی کی شیر کی میچاکش ہی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض درشادات میں جو (آگے درج ہو رہے ہیں) فریز و فرودخت کی بعض لمحیں صورتوں کے بھی گروہ کے سمجھے ہوئے کامیاب اعلان فرمایا جس میں کسی پہلو سے ریا کا شاہر قلعہ رہ جن کو دیں پہلے گروہ نہیں کہہو کہا جاتا تھا مگر اس سلسلہ کی ساری جریات رسول اللہ ﷺ نے یہاں نہیں فرمائیں بلکہ جیسا کہ حضرت شریعت کا تھا تھا اسونا ہدایت طریقہ اور کام امت کے ہمہ دین بور قیامت کے لئے وہ کہا کہ وہ آپ کی وہی ہوئی اصول اہلیات کی وہ شیئی میں جو کامیاب کے واسطے میں بسط کریں (امام اور شریعت کا کمی مال ہے) لیکن حضرت عمر بن الخطاب مرض جو حضرت کے فتنوں میں ہمہ دین کی صاف بول میں ایں رہیا کے ہوئے میں سمجھ دی جو دن سے دن تے اور اور نئے جوئے یہ خواہیں رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس باب (گروہ) کی وہ جریات ہیں یہاں فرمائتے ہو آپ ﷺ نے یہاں نہیں فرمائیں ہو جس کے بعد سے میں اس باب اجھوں نے اپنے اسی بار شوکے آخریں فرمایا (کل غور ایک تو اور ایک تو) تھیں کہ اس کے لئے دلوں میں یہ ہے کہ وہ گروہ اور اس کے شریور شاہر سے بھی اپنے کو بھایا جائیں لیکن اس کے بعد کسی دوسرے ہمہ کے ہمہ داشتہ دیانت اجھے حضرت عمر بن الخطاب کے اسی بار شوکے سے یہ شیر لاتے ہیں کہ گروہ کی تحقیقت مشترک ہے معلوم ہے اور پھر اس کی پیشوور وہ سوری کی بہت سی مردوں میں اور اس کا تجسس ایسا تھا ہیں۔

میں تلاوت نہ کا سوت نہ کوئی

خن بین مسخر و نعل نعل رسول نبھ ملک بله خلیفہ و مسلم بیان ایش ایش و ایش مسخر و نع
خلیفہ کو سخراں پھل لگی۔ (رواء احمد و ابن حمید و طیفور بن حبب البغدادی)
حضرت محمد مصطفیٰ مسحور حقیقت ایش نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایش کو فرمایا کہ
ہر اگرچہ کافی کوچک بوجوہ جائے تکنیں کا آخری الجم ترقیت اور کی ہے۔
(مسند احمد بیہقی ابن حمیم مشیب الدین کتاب المختصر)

(اشعر) اگر دست کے لٹلا ہفتہ سے اخیری الجم مرد بجا جائے تو ظاہر ہے کہ کسی صاحب
امان کو اس میں لٹک ہے ٹھیں جو کا عالم ایشت میں تھی کہ تم سب و کچھ لئی گے کہ جسیں لوگوں
نے سو کے لئے دلخیزی کی اضافہ کیا اور یہاں نہ کچھ پیش کرو زین یعنی ہو گئے آخرت میں وہ
ہائل مظلوم کوڑی کوڑی کے جتناجی ہوں گے ہر ان کی دلخیزی کی دلخیزی ہوں کے لئے وسائل اپنے جذبہ
ہو گئی۔ جیسا کہ ایک قصیل سے ترجمہ کا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسری قصیل میں مختار ہوئی
ہے، اس ایک قصیل کا مطلب یہ بجا جائے کہ جو ایک کو درجہ دولت خواہ کی کی قیمت بخوبی جائے جسکن آخر
کوڑیاں بھی اس پر نہیں آئے کا تو ظاہر ہوں گو اس میں لٹک ایک ایک کلام ہو سکتا ہے جسکن اللہ
تعالیٰ نے جس کو جعل کی دیکھنے والی لکھ دی ہے انہیں اس میں بھی کوئی لٹک شیر نہ ہو گی۔ پھر مخفی
لیے والی ایک مخفی درجہ ایک لمحہ سو کے درجہ لیتی دولت میں اضافہ کرنا ایک ایک دوسرے طبقے
دولت کا ہمارا نہیں گیا ہم۔ بھی اس مخفی درجہ کی کی میں بھر بھی اس کے بعد کوئی ایسا مدد نہ رہتا
ہو ایک ایک کوئی آخرت آئی جس نے سدا حسپہ نہ ادا کر دیا اور بھی بھی تو وہ لکھ پیش ہو کر رکھ دیتی
دیں ایسے دوسرے ایک ایک کو درجہ ایک مظہری مظہری دوسرے طبقے میں ہے کہ سو دخور لوگ اسی
لٹکی راستہ درجہ دار میں سے کسی خود میں بھر جو دم بچتے ہیں جو دولت کا اصل محتد و مشریع ہے اس
لٹکا سے پہ کہنا اکل کیجی ہے کہ کوئی سو دخور سو دم بھر وہ کے لاریہ خود کی کی قیمت دو لکھ بیدا
کر لے دوسرے طبقے کے جعل لٹک شریعے بیٹھ گر دم بھی رہتا ہے اسی حکیم بے دوسرے طبقے مدد
ہونے کے پہنچنے مظلوم اسی دوسرے طبقے میں فرمایا گیا ہے ”امتحنوا اللہ الیٰ نور“
(رہبر سو دم بھر کیل ایک دوسرے کو ایک تعین برکت ہے گر دم بھر کیل ایک دوسرے سو دم بھر کیل
اکل ہے) حضرت ایمن مسعود (ع) اس حدیث میں اسی ایک دوسرے طبقے مدد کی تعلیل کی گئی تجھے۔

خن بین مسخر و نعل نعل رسول نبھ ملک بله خلیفہ و مسلم بیان ایش ایش و ایش مسخر و نع
خلیفہ کو سخراں پھل لگی۔ (رواء احمد و ابن حمید و طیفور بن حبب البغدادی)

(دواء احمد و ابن حمید و طیفور بن حبب البغدادی)

حضرت مسیح پروردی خلیل اللہ عز و جل سے رہا یعنی یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے تعلیم کرتے ہیں کہ ایک زندگی آئے گا کہ ہر شخص سود کھانے والا ہو اگر ان کی ایس سے مکلواد ہو تو اگر خود سودہ بھی کھانا ہو تو اس کے نتالیت ہاں کا تمہارا خود اس کے اندر پہنچے گا۔

(سدید شریعت و من نظری من نظری)

(کفری) اس روشنو ہے حضور ﷺ کا مقدمہ مفہومی کے پاس میں صرف ایک فہمی کوئی کرنے نہیں ہے بلکہ اصل مقدمہ امت کو خبردار کرنا ہے کہ ایک ایسا وقت آگے والا ہے جب سود کی وجہ مامن ہو جائے گی تو اس سے مکلواد رہنا ہمیشہ ہو گا لیکن اپنے یہ کہ ہر صاحب ایمان اور صاحب تقویٰ اس پاسے میں چوکا رکھو رہا ہے کوئی لعنت سے مکلواد رکھنے کی طرف کو شفی کر جائے گا جیسا کہ احمد رحمۃ اللہ علیہ اس کے بوندے سود کی لعنت پکتے ہو تو ہر ہمیشہ بخداوی اس سے پوری ترستے چڑھے گی اپنے اذان سلسلے پر پہنچ کا پورا اجتن و کاغذ دوں سے غرضتے ہیں ان کے کاروبار کا درستہ باہم سطہ ایسا مسلط کر دی کہ سودی سلسلے سے خروج ہے آج کل کی کاروباری سلسلہ کا اس سے مکلواد رہنا اتنا ہی خلک ہے ہذا جمل کے کسی درفت کا ہوا سے مکلواد رہنے والوں کا خطہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أَنْوَافِ الْأَنْوَافِ
وَالْأَنْفُسِ بِعِصْمَةِ زَرْقَةِ الْمَلَائِكَةِ بِالظِّفَرِ وَلِكُلِّ أَنْوَافِ الْأَنْوَافِ وَالْأَنْفُسِ بِعِصْمَةِ
بِعِصْمَةِ مَوَاهِدِ مُسَوَّدِ الْمَلَائِكَةِ هُنْ الْأَنْجَانُ فِي الْجَنَّةِ كُلُّ جَنَّةٍ يَكُونُ لِكُلِّ أَنْوَافِ
أَنْوَافِ الْأَنْوَافِ

(دوہ مسلم)

حضرت علیہ السلام صاحبہ خلیل اللہ عز و جل سے اسی کے بہلے دور گھوں کی گھوں کے بہلے دور گھوکی ہو کے بہلے دور گھوں کی گھوں کے بہلے دور گھوک کی گھوک کے بہلے کھیں خود رہے لور دست بہست اولیٰ چھپتے ہو رہے بخدا مخفی ہوں تو جس طرح چاہو خود رہت کہ بڑی طبقہ لئیں دینے سمجھہ سمجھہ ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْعَوْدَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أَنْوَافِ الْأَنْوَافِ
وَالْأَنْفُسِ بِعِصْمَةِ زَرْقَةِ الْمَلَائِكَةِ وَلِكُلِّ أَنْوَافِ الْأَنْوَافِ وَالْأَنْفُسِ بِعِصْمَةِ
بِعِصْمَةِ مَدْبُرِ الْمَلَائِكَةِ زَرْقَةِ الْمَلَائِكَةِ الْأَعْدَمِ وَلِكُلِّ أَنْوَافِ الْأَنْوَافِ

(دوہ مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فریاد کر رہا
سرپنے کے عوض بادر چاندی چاندی کے عوض بادر گھول گھول کے عوض بادر جو جو کے عوض
بدر گھور جو گھور دل کے عوض دست بدست پیارہ سر ابر چاندی چاندی ابتداء جس نے تباہ کر دیا
تباہ و طلب کیا تو اس نے سود کا ساحلہ کیا (اور سود کے کندہ کا مرکب دو) اس میں لیٹے والا دل
سینہ و لالہ دلوں پیدا ہے۔ (صحیح مسلم)

(تکفیریں) اس مضمون کی حدیثیں اس حدیث کے روایی حضرت ابو سعید خدری کے علاوہ
حضرت عمر حضرت عبادہ بن جاسٹ حضرت ابو مکہ و حضرت ابو ہریرہ و رضی اللہ عنہم وغیرہ دل
بھی مخدوہ مخلبہ کرام سے حروی ہیں۔ ان کا دل بادر مطلب یہ ہے کہ جن چھپی دل کا اسی حدیث
ملی ڈکر گیا ہے (یعنی سونا چاندی گھول نکا گھور نشیں) اگر وہ میں سے کسی جنس کا جس سے
چو dalle کیا جائے (ٹھلا گھول دے کر اس کے جسلے میں گھول لئے جائیں) تو یہ حالہ جس بھر چار
ہو گا جبکہ ابیر رام بادر دست بدست لے جائے اگر کی تاشی ہوئی یا لشیں ہوں دست بدست (اتخو
کے ہاتھ) انہوں نے ہوا بکر قرض بودھ کی بات ہوئی تو جائز ہو گا بلکہ یہ ایک طرح کا سود کا ساحل
ہو جائے گھور دلوں فرقہ سود کے مرکب دل کنہار ہوں گے۔

حضرت شہزادی اللہ نے "حجۃ الہ البیظہ" میں ان حدیثوں کی تحریک کرتے ہوئے یہ کہ
فریاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زندگی میں اور اس سے پہلے زندگی میں میں
جس رہا (سود) از دلخواہ جس کو تربا کیا جاتا تھا اور قرض بودھ والائی سود تھا جس کی صورت
(جیسا کہ پہلے ذکر کیا ہے) کہ جو سرمایہ دار مجاہدین سودی کا درد کرتے تھے اسی درست مذہب
لوگ ان سے قرض لیتے تھے وہ طے ہو جاتا تھا اسی انتہا کے ساتھ خلاں وقت تک ہے ای
قرض دا کروں نے پھر اگر مقرر دعوا پر ناولاد کر سکتے تو اور حملہ لے لیتے اور اسی صحت کے
حساب میں سود کی رقم میں اور اضافہ ہو جاتے ہو جاتا (شہزاد اسی سبب قراصیت ہیں کہ) اس سودی
کا درد کا درج تھا اسی کو تربا کیا جاتا تھا اور آن بھی میں پر لمحہ است اسی کو جرم قرار دیا کیا ہے
پھر رسول اللہ ﷺ نے اظر تعالیٰ وی کے حکم سے تریو و فروٹ کی لحم صورتوں کے بھی ریوا
کے عجم میں داخل ہوئے کالمان فریاد اور ان سے بھی نیچے کی تائید فریاد کیا ہے
کالمان فریاد کیا ہے اور مخصوص دعا ہے کہ جن چھپی دل کا منذر جد بالا ہوئے میں تو کر کیا کام
ہے ان میں کسی جنس کا بھی اگر اسی جنس سے چو dalle کیا جائے تو کسی طرف کی بیشی نہ ہو بلکہ پیارہ
رے ایہ ہو لمحہ دی یعنی جو کے ہاتھ ہو اگر جو dalle میں کسی بیشی ہوئی ہو تو اسی جو کے ہاتھ ہو تو

یہ روپوں پر سور کی ایک شرم ہے کیا ہور دلوں فریض گھنگار ہوں گے۔

حضرت محدث صاحب نے اپنے مجموع کے مطابق اس حکم کی جو حکمت ہواں فرمائی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ احمد تعالیٰ علی چشم ہوئے تراجمت ہالہ "جیں زندہ بخوبی معاشر ہو در سعادت حکمت بانٹ کی زندگی پختہ نہیں فرماتا کیونکہ جو علی چشم ہے پچھے معاشر کی علی چشم کی زندگی کو زندگی کو زندگے کا وہ لذتی طور پر طلب ہے نہیں زندگہ منہک ہو گا اور آخرت کی زندگی کو اپنے تراجمت اور روح کے تذکرے کی طرح سے اسی حکمت سے تناقل ہو گا اخلاق اخلاقی معاشر دشیں الیہ مدینج چکھے خود طرح کے مقاصد پیدا ہوتے ہیں وہ بگیں یہاں اوس گے اور علی چشم ہوئے معاشر زندگی اسی کا خلاصہ ہوتا ہے کہ ہر چیز پر مصلحت سے پر مصلحت اعلیٰ معاشر کی متحمل کی جائے اپنے اعلیٰ حکم ہی کا کھلایا جائے تمہریں اعلیٰ حکم ہی کی کمالی ماکیں اس تو اور چنانچہ اعلیٰ معاشر ہی کی استحمل کی جائیں جس کی عملی صورت اکثر بھی ہوتی ہے کہ اگر اپنے پاس اعلیٰ درج کی چیز ہیں ہے بلکہ مجموع درج کی ہے تو وہ مصلحت مقدمہ میں دے کر ان کے بدلے میں اعلیٰ معاشر کی قصوری مقدمہ میں لے لی جائے ابھر حال کی بیشی کے ساتھ ایک بہن کا ای جتنی سے جلالہ ہونا علی چشم ہوئے اعلیٰ معاشر زندگی کے قدر میں نے حق کیا ہے اس تو اس کی حمایت کے ذریعہ اس کے راستہ میں رکاوٹ اعلیٰ کی پختہ ایک منہک اسی پرستی سباب کیا گیں وادھ اعلم بادر از الحکماء

حدیث میں صرف نہ کوہ بالا چھوڑوں کے پارے میں یہ حکم دیا گیا ہے لیکن اس سے کے فتحاً بحمدہ رین کلاس پر قرباً اتفاق ہے کہ ان چھوڑوں کے مطابق بھی ہو جیسے اس نہیں کی جیسی ان کا حکم کی یکی ہے اگر ہے تخدمت میں تھوڑا کیا نہیں میں کو فرندا خلاف ہے

عَنْ أَبِي سُبْدٍ قَالَ جَاءَ يَكْلَلَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَرِّ بَرْبَرِيَّ قَالَ لَهُ
عَلَى اللَّهِ عَلَوْ وَنَلَمْ مِنْ أَنْ هَذَا كَلَّ كَلَّ كَلَّ عَذَّلَةٌ تَعْرِفُهُ فَيُعَلَّمُ مِنْ صَاغِينِ
بَصَاعِيَّ قَالَ لَهُ عَنْ فِيَّا لَا تَعْلَمُ وَلَكِنْ يَكْلَلَ يَكْلَلَ فَأَنْتَ شَفِيعٌ فَيُعَلَّمُ الصَّفَرِ بِعِنْ أَغْزِ
لَهُ شَفِيعٌ وَمَنْلَهُ

حضرت ابو سعید خدري رضي الله عنه سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بالکل رضي الله عنه رحلہ ہلہ
حکم ہے کی خدمت میں بہت اگھی حرم کی (بری) کھوئی لائی۔ حمور حکم ہے پوچھا کہ یہ
کہنے سے آئیں؟ انہوں نے حرض کیا کہ اسے پس مکھیا حرم کی کھوئی تھیں میں نے حسرہ
صلیت کے کروں میں ایک ملائیں خرچوں تک اسے پس مکھیا حرم کی کھوئی تھیں میں نے حسرہ ایسا
بھیت کر دیا ہے تم (کھوئی میں سے) کھوئی خرچوں پر کچھ اور تر پہلے پہنچی کھوئی تھیں۔ مارون کی

(گنجیدہ کامنی)

تیت سے درباری بگوری خود

(تقریب) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملا اتفاق تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ کو حرم قریش سے عیا ہے لہبھول نے جس طرح بگوری دعویٰ تھی جس کو انہوں نے زیر داشکیں شیخا قبول کر دیا تھا اور جس کے مکان میں جس کو مام طور سے ربوہ کی پادشاہی قدر بدل لٹک کر نے ہوئے تھے ان کی بیشی کے ساتھ بگوریں کا چولہہ بھی ربوہ کے خم میں ہے ابتو حضرت شاہ بنی هاشم قریش والا ربوہ حنفی ربوہ ہے اور حضرت ابوالحسن دغیرہ کیا خدیجی بھی جس کو ربوہ قریشی کہا ہے "حکی ربوہ" ہے بھی ربوہ کے حکم میں ہے

عَنْ عَطَاءَةِ بْنِ نَعْمَانَ أَنَّ مُعَاذَةَ يَهُودَيَّةَ يَأْتِي مَكَانَهُ كَفِيرٌ فَوَرَأَهُ يَاْنَهُ مُؤْمِنٌ
قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ مُنْفَعَةُ الْكُفَّارِ حَتَّى الْمُؤْمِنُ وَالْكُفَّارُ مُنْفَعَةٌ لِلْكُفَّارِ إِلَّا بِكُلِّ يَوْمٍ
لَكُلَّ أَنْوَارٍ مُّعَذَّبٌ مَا لَوْمَنِي بِعَذَابٍ هَذَا يَكُنُّ الْكُفَّارُ قُوَّةً لِمُؤْمِنِي مِنْ مُؤْمِنِي كَمَا
يُعَذَّبُهُمْ مُؤْمِنٌ وَمُؤْمِنُ الْكُفَّارِ حَتَّى الْمُؤْمِنُ وَالْكُفَّارُ مُنْفَعَةٌ لِلْكُفَّارِ إِلَّا بِأَنَّكُلَّ
يَوْمٍ كُلُّ بِهَا لَكُمْ لِيَمْ أَنْوَرَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى حُمُرٍ لَذَكْرُ اللَّهِ فِي ذَلِكَ كُلُّ كُفَّارٍ كُلُّ
مُؤْمِنٍ إِلَّا لَاقَ فِي كَلِيلٍ إِلَّا كِلَيلٍ وَلَذَلِيلٍ وَلَذَلِيلٍ وَلَذَلِيلٍ

(روایہ مالکیہ فی الفوطا و الباطل فی المنه)

صلائی بیہد بیانی سے روایت ہے انہوں نے یا ان کیا کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بیان (لایا بیک) اسی جس کے ان سے نیکہ بیان کے موڑ فروخت کیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اس سے کہا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اتفاق اپنے کام میں طرح کی تھی فروخت سے تھی لیکن کہ جو ایسا کہہ رہا ہے تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہا ہے تو ایک قریشی میں کوئی مضاکش ورگا کی بات نہیں ہے حضرت ابوالدرداء نے (خنده تینوں ہماروں کیا کہ جس کے ہے میں مددوں کیجا ہے۔ میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خم ہے۔ ہوں اور جسکے اپنی راستے تھے ایسے۔ (اس کے بعد عدو حضرت سعید سے کہا کہ) میں تمہارے ساتھ اسی سر زینی میں نہیں رہوں گا۔ جیسی کہ جو کسے اس کے بعد حضرت ابوالدرداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس میڑی آئے تو اپنے اس دعوے کا ذکر کیا تو حضرت عمر نے حضرت سعید کو کہا کہ اس طرز کی اپنی لروجہت کو سوچنا چاہدی دغیرہ کا اسی جس سے چاروں صرف اس صورت میں چاہئے کہ دلوں طرف وزن یکسان ہو رہا ہے۔ (سو طالہ بیک مسن لعلی)

نہایت

(تقریب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت معلویہ علاقہ شام کے حاکم (کورنر) تھے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قیام بھی دیش تقدیمی زمان میں حضرت معلویہ نے سونتیا چاندی سے پاٹوپالی کا یک بد تن (پیالہ بیچ) بطور قیمتی جنس سے وزن میں بخوبی تراوید لے کر فروخت کیا ہوا اس میں کوئی معاشر نہیں کہا، حضرت ابوالدرداء نے ان سے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُنکی اپنے سمع فرمایا ہے، حکم یہ ہے کہ سونتیا چاندی کی کوئی بخوبی اُن جنس کے موڑ پیکیا گردی ہے تو وزن میں کمی ہیشی نہ ہوئی چاہئے وہنہ برادر برادر ہوتا چاہئے، حضرت معلویہ رضی اللہ عنہ کا دلیل نام لگبھی تناکر ہو لے یہاں یہیست میں اولیٰ بخوبی (زیور ہے) بد تن کا، اگر فروخت کیا چاہئے تو بخاتی کی اجرت کا لامبڑا کر کے کچھ زیادہ ہاتھا جاتا ہے تو اس کا اس بخوبی انہوں نے کہا کہ "بھرے نہ کی کہ قلاب میں کوئی کھلکھل کی بات نہیں ہے"۔

لیکن حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو حضرت معلویہ کی یہ بہت سخت ناگور جوئی کی وجہ سے انہوں نے حضور ﷺ سے جو کچھ کتابوں میں کیا ہے شاید میں اس بارے یہ بتاؤ کی کوئی گنجائش نہیں بکھرے تھے، بہر حال وہہداں بکر دہل کی سکونت ترک کر کے مرید پہلے آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مقصودیات کیا، آپ نے حضرت معلویہ کو لکھا کہ شری حکم یہ ہے جو ابوالدرداء نے تخلیق اللہ تعالیٰ فریضہ فروخت کی جائے۔

اس مقصود سے معلوم ہوا کہ رہا (سود) کی اس درسری حرم (ربائی عین) کے بارے میں بھی صحابہ کریمین کوئی شدت تھی یہ وہ اس بلدے میں کسی کی تجھبدی غسلی بھی ان کے لئے کھلڑی بودا۔

خرید و فروخت کے متعلق احکامات

پہلوں کی تصلی تیاری سے پہلے نہ پہنچا، خریدی جائے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَو لَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ هَذِهِ الْفُطُورُ خُلُقٌ
شَائُوْهُ حَلَّاهُنَا لَهُمَا الْمُكَافِعُ وَالْمُعْتَدِلُونَ دُرُوهُمْ مُدُونُ وَمُسْلِمُونَ
وَلَئِنْ دَرَأْتُمُ الْمُتَسْلِمَوْنَ لَمْ يَأْتِ عَنْ شَيْءٍ الْفُطُورُ خُلُقٌ قَوْفُوْهُ وَخُلُقٌ حَسْكُلُ خُلُقٌ نَسْنَعُ
وَلَمْ يَنْفَعْ

حضرت محمد ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحیح فرمادیں کی
یہ ہے اس وقت کہ ان میں مکمل آبادی۔ اب پھر نے یہ دلے کو بھی صحیح فرمادیں
فرج نے دلے کو بھی۔ (صحیح حدیث مسلم)

اور اسی حدیث کی صحیح مسلم کی ایک روایت ہے کہ اب نے سچ (بلماں) کو بڑی کی طرف
صلی کی تھی سے جب تک ان پر سرپنی نہ آجائے تو وہ حکیم کی پہلوں کی قیمت سے جب تک ان پر
سپردی نہ آ جائے تاریخی کا مظہر ہو رہے۔

(تقریب) جس ظریفہ مک مک اور ہفتے ملاقوں میں احمد کے باخوان کی تصلی آم چڑھوئے
سے پہلے نہیں پہلے بھی فروخت کروی جاتی ہے اسی طرزِ تجارت مذکورہ طیرہ مرب کے بھی بودی
ملاقوں میں کمزوریاً گھور کئے باختت فرورو خوشی سے بھل چکدی سے پہلے فروخت کرو دیجے جائے
تھے اور کھاؤں میں پیدا ہوئے والا اظہار بھی چکدی سے پہلے فروخت کرو جانا تھا رسول اللہ ﷺ
نے اس کی صراحت فرمائی۔ کیونکہ اس میں غلط مدار ایمان ہے کہ فضل پر کوئی آفت آجائے خدا
جو آمد ہے اس کے آئندن سے گرنے والے دلہ کو باخوان کو شانخ کروئی یا ان میں کوئی محرومی اور
یہاں کی پیدا ہو جائے تو یہ چہارے فرضیے والے کو بہت تھان بھی جائے کا انہر اس کا بھی خطرہ
ہے کہ یہیں کی دلائل کے بعد سے مک فرمائیں میں نہیں کرو جھوپیدا اور۔ سبز مال اس قیمت فروخت
میں یہ کلمے ہوئے مقدمہ اور خلوات چڑھاں گے اس نے رسول اللہ ﷺ نے اس کی صراحت فرمائی۔
آگے درج ہوئے دلائل حدیث میں اس کی حزیبی و ضاحیت ہے۔

عَنْ أَبِي ذِئْنَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ هَذِهِ الْفُطُورُ خُلُقٌ قَوْفُوْهُ

وَقَاتِرْهُنَّ كُلُّ خَلْقٍ يَخْتَمُ وَكُلُّ آرَأَتْ إِلَهًا مَنْعَ الْفَلَقَ كَمَا يَنْعَلُ تَعْذِيْلَهُمْ مَالَ
أَنْجِيلِهِ

حضرت اُنور حنفی اللہ خدا سے درست ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھلوں کی بیوی سے منی فرمادا
تا اگر میں پروردگار آجائے امر خلیل کیا گیا کہ روزان آجائیں کیا مطلب ہے؟ اب ہم نے
فریاد مطلب یہ ہے کہ سرفی آجائے (اس کے بعد) آپ ﷺ نے دشاد فرمادا کہ یہ تو اگر اللہ
توانی پہل علاحدہ فرمائے (عنی بحکم خود خود کی کسی انت سے بھل پڑے ہوئے سے پہلے خالع
ہو جائیں) اور پھر والا کسی چیز کے موافق میں (حربیہ نہ دلیل) اپنے بھال سے مل وصول
کرنے دیں (کچھ مداری مسلم)

(شرح) ملادت کیجا ہے کہ اگر بھل میں فیض احتساب ہو گیا ہے کہ خرد و کوچک بھی بھی میں بھا
س سب بہبود ہو گیا تو بدی غرور خست کرنے والے کو چاہیے کہ قیمت بالکل نہ لے اور لے چکا ہے تو وہیں
کوئے ہو اگر لٹھیں ملکہ کچھ تھصفی ہو گیا ہے تو اس کا لاماؤ کر کے قیمت میں تخفیف نہیں کی
کر دے۔ ان احکام کی درجہ ہے کہ ہر ایک کی خیر خوبی اور منصب حد تک ہر ایک کے محدود کی
حلفت کی جائے

چند سالوں کے لئے پاخوں کی فصل کا شکریہ شد دیا جائے:

خَنْ جَلْوَنْ لَكَ تَغْنِيْ دَنْوَلَنْ إِلَهَ صَلَلَ الْخَلْوَيْ وَسَلَمَ عَنْ مَنْعَ الْفَلَقَ وَخَرَبُوْطَعَ
فَخَرَبُوْطَعَ (روزہ مسلم)

حضرت چادر حنفی اللہ خدا سے درست ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منی فرمادا (یعنی) کچھ سالا
کے واسطے فرمادت کرنے سے ہو اپنے ﷺ نے بحکم خدا اگھل آفات (کے تصدیق) کو وحی
کرو چکا (کچھ مسلم)

(شرح) بھائی فصل کی سال کے لئے فرمادت کرنے سے اسی لئے منی فرمادا کہ معلوم
ہے کہ بھل آئے کا بھی واٹکن کوہ بھل ہے کیا اخفا خلودت کی کا بھل عدو خدا کوہ بھل ہو جائے اگر
لئی صورت میں نبی چارت خرہار کو خت القسان پہنچے کا درود قیمت دا کرندہ ہے کا جس سے
ذلک خدر بھگریجہ اور گھوسو محراجوں کی جائز ہے دوسرا حکم اس حدیث میں پڑا گیا کہ اگر بھائی فی
فصل فرمادت کی گئی ہو بھلوں پر کوئی آفت اُنی تبلیغ کے باک کو چاہیے کہ تھصفی کا لاماؤ کر کے
یتت میں کی ہو تخفیف کر دے

نامہر ہے کہ ہن سب اور کام کا مختصر حل مخالفت کی خبر خداوند رون کر باہم اختلاف نہ رہے
بچھتا ہر ایک درست کی خود ری بخوبی خواری خواری دتریں کہا کہ اس کی بحث ہے۔

جو حیثیت فی الحال اپنے پاس نہ ہواں کی لائشہ کی جائے:

کہ دوباری دنیا میں حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی اور جانشید اور امارے تفاسیر میں بھی ہو تائی ہے کہ
عذیر کے پاس ایک چیز موجود نہیں ہے جس کے طالب خریدار سے ہواں کا سوال اس سے بخوبی
کر لیتا ہے کہ میں کہنے سے خرید کر اس کو بیویوں مگر رسول اللہ ﷺ نے ہن طرح کی تھے
بھی صحن فرمایا ہے کہ تک اس کا مکان ہے کہ چھپر فرائض ہر سکھیا فراہم ہو جائے مگر خرید اس کو
پہنچنے کر کے اس صورت میں فریقین میں خذلی ہو رجھڑا ہو سکتا ہے۔

عن خیکم بن جزم قال لها نبی دشیل الله علیه السلام خلیفہ و مسلم بن ابي عاصی ملائیں
جیلیخ

(رواه فہرط) عن خیکم بن خزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھے اس سے صحن
فرما کر جوچر میر پاس سمجھ دئی ہے میں اس کی اپنی فروعت کا کیس محالہ کروں
(باقی تزویی)

(تقریب) یہ حکم بنت حزم ایک دوست مدد جاگر تھے مسٹن تبلیغ ہو رہی تھی رعایت سے
خطوم ہو گا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا تاکہ بھنی و مہنی کی چیز کا خریدار
عمر سپاس آنکھے اور وہ قریب میر پاس موجود نہیں ہوتی تو میں اس سے محوالہ کر لیتا ہوں اور
بدار سے اپنی اپنی فرمہ کے اس کو اپنے دخاںوں۔ اُپ سے نہ فرمایا کہ جوچر تمہارے پاس
موجود نہیں ہے اس کی اپنی فروعت بخش کر۔

اگر فله وغیرہ خوبیا جائے تو اٹھائیے سے پہلے اسکو فروعت کیا جائے:

عن عقبیۃ بن عقبہ لعل قال دشیل الله علیه السلام خلیفہ و مسلم بن ابي عاصی ملائیں
بیعتہ شیخ پتویہ

(رواه فہرط) عن عقبہ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشاد فرمایا کہ
مسن نظر (وغیرہ) نہیں توجیب بھک اس کو اپنے قدر میں سے لے لے اس وقت تک کسی
درست سبک کا تم فروعت بخش کر۔

(بھک) بھک کی خوبی

(تقریب) اس حکم کا مقصود ہمیں سمجھا ہے کہ کوئی بھگڑا مکاپید اور اس حدیث میں اگرچہ صرف نعمت (نیکی خلائق) لانا کرہے تھیں تاہم احوال حضرت کا بھی حکم ہے

حضرت (خت ضرورت مند) سے خریج و فروخت کی ممانعت:

بعض دو قاتع آدی فخر و فتنتی کسی مخلاف کی وجہ سنجیا کسی ہاتھ پر پیشی میں سحر چانے کی وجہ سے اپنی کوئی چیز بخوبی کے لئے کھانا وغیرہ کو کبھی چیز خربہ نے کے لئے خست ہجور ہو۔ "حضرت" ہوتا ہے اپنے وقت پر درد تا جو اس شخص کی ہجوری اور حضرت ولی حالت سے ہاجرا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہجور چڑی میں حدیث میں اسی کو "مع حضرت" کیا گیا ہے اور اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ لَمَلَأْ نَهْرَ زَمَلَلَ الْمُحْلِلَةَ وَسَلَمَ عَنْ بَعْدِ فَطْحَكَ وَعَنْ بَعْدِ
فَطْحَكَ وَعَنْ بَعْدِ فَطْحَكَ وَلَمَلَأْ أَنَّ فَطْحَكَ
(دوہ بہرہ)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "مع فریاد حضرت" کی
گرد فروخت سے محمد اسکا تجویز کیا تھا۔ جس کا ملتا تجویز ہے ہجور ہجولوں کی تہاری سے پہلے ان
کی ایقان فرمائتے۔" (عن طہرہ)

(تقریب) حضرت کی بیع میں ہجور ہجور کی جانشی ہے اس کی ممانعت کا مقصود یہ ہے کہ اپنے ہجور
و حضرت آدی سے خریج و فروخت کا انتہاء مخالف نہ کیا جائے بلکہ اس بھائی کی شدست اور امانت کی
چالشداری چیز جس سے اس حدیث میں ممانعت اڑائی گئی ہے "مع فریاد" ہے لفظ المکی چیز کی
بیع جو فروخت کرنے والے کے ہاتھ میں نہیں ہے ہجور اس کا ملتا تجویز ہے اسی سے ہے کہ کوئی بھل
کے ہزن کیا کسی پر خود کی بدیریا کی مجملی کی اس بصریہ پیچ کر کے فراہم کر دوں گا۔ یہ
"مع فریاد" ہے اور اس کی ممانعت فریادی گئی ہے اسکے پیچے جلنے والی چیز ہائک کے ہاں موجود
ہے ہجور اس کا ملتا تجویز ہے ہور مل بھی جائے تو وحیت کے ہاتھ میں نہیں گا اخلاف کا خارج ہے۔
شیری چیز جس کی اس حدیث میں ممانعت اڑائی گئی ہے پیارہ ہونے سے پہلے ہجولوں کی نصل کی
فروخت ہے اس کی تقریب ہجور کی جانشی ہے۔

فَرَدَّتْنَى مَنْجِرَ كَاعِبَ بِصَاحِبِهِ كَيْ خَتَّ مَمَانِعَتْ أَوْ عَيْدَ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَمَلَلَ الْمُحْلِلَةَ وَسَلَمَ عَنْ تَحْتِ مَنْجِرٍ مَكْتَمِلٍ لَا تَحْلِلُ بَعْدَهُ
لَمَلَأْ تَحْكَمَتْ أَسْبَدَةَ بَلَلَ لَفَلَنَ مَا هَذَا بِالصَّاحِبِ الْمَنْجِرِ لَمَلَأْ تَحْكَمَتْ أَسْبَدَةَ لَلَّسْنَةَ

بَلَّرْسُولَ بِهِ اَلْمَلَأَ جَنَّةَ تَرْقِيَتِكُمْ خَلَىٰ وَهُوَ الْمُكْفُسُ مِنْ حَشْ مَلَائِكَ يَهَا
بِرْوَالِسُونِی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک شیخ کے پاس سے گزرے (جو ایک دکاندار کا فیض) آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس زیر کے اندر داخل کر دیا تو آپ ﷺ کی دلکشی لے گئیں جسوس کیا آپ ﷺ نے اس علیہ فرش کا تار سے فریاد کر (الہم سے زیر کے اندر کا چوڑا گل کیا ہے اس لے عرض کیلئے رسول اللہ پر ہدایت کی ہوئی پڑی تھیں) (زین لے دو ہے کامیک بائیت والا مدد یعنی کریم) آپ ﷺ نے فریاد کر اس پیکے پر فرش کا تمیز لے اس کے دوسرے یعنی دوسرے پیڈیا کا فرش دے دیا تو اس کو دیکھ کر کہا (کوئی دوسرے حکم کے نہیں ہے) (عین حکم ہے)

(تغیرت) اور طبری نے حکم کیروں سے حکم ستر میں بھی (الله حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے) نور اس کے آخر میں ان اللذات کا اشارہ کیا ہے۔ "وَالْمُكْرُرُوْلْمُعْدَلُوْنَ فِيْ الْقُوْمِ"
(یعنی اس طرح کی دعا یا دلکشی کا فریب کا عبیم ہم ہیں ہے) اللهم اسخطنا

عَنْ وَلَيْلَةِ نِيْلِ الْقُشْعَعِ هَلَّ سَوْفَتْ رَفْرُولَ بِهِ عَلَىٰ مَطْعَلِهِ وَسَلَمَ بَثْرُولَ مِنْ كَاعِ
عَنْ وَلَيْلَةِ نِيْلِ كَاعِ بَلَّرْسُولَ بِهِ عَلَىٰ مَطْعَلِهِ وَسَلَمَ بَثْرُولَ فَنَّدَةَ كَاعِنَةَ
حضرت ابو ہریرہ نے الاصح سے روایت ہے کہ میں نے خود میں رسول اللہ ﷺ کا دشدا فرماتا تھے
کہ جس شخص نے کوئی سیب یا چیز کی کہا تو وہ کوئی اور غیرہ کو کہا نہیں تھا اسکی وجہ سے اس پر
تو اس پر بھروسہ کا درجہ رہے گا... اس آپ ﷺ نے اپنے فریاد کے لفظ کے لفظتیں بھی اس پر
لختے کر کتے رہیں گے (شوابیہما)

(تغیرت) بعض روایتیں حدیث کے کسی رہوںی کو حضور ﷺ کے لفاظ کے پارے میں شہر و وجہ
ہے تو اور یہ اعلیٰ لذت و دلایت کے وقت اس شہر کو ظاہر کر دیتا ہے اس حدیث کی روایت میں بھی
رہوںی کو شہر ہو گیا ہے کہ حضور ﷺ نے "لَمْ يَرُوا مَنْ قَوْلَ الْمُكْرُرِ" کے لفظ کے لفظتیں بھی اس پر
لختے ہیں لیا۔ حدیث کے ترجیح میں اس بھی کو ظاہر کر دیا گا ہے۔

بِحِجَّةِ وَالْيَمَىْ خَرَيْدَنَے وَالْيَمَىْ کی بَداوَانِی سے ثَاجَرَ فَلَا كَاهَه
أَنْجَانَے اور ہر طرح کے دھو کے فریب کی ممانعت:

عَنْ أَبِي حِيْنَاءِ الْمَلَأَ هَلَّ رَفْرُولَ الْمَلَأَ عَلَىٰ مَطْعَلِهِ وَسَلَمَ لَأَنْتُلُوا الْمَلَكَ لَمْ قَوْلَ الْمُكْرُرِ
لَأَنْهُرَى بَعْدَهُ لَوْلَا أَنَّ سَيْدَهُ الْمُؤْمِنِ قَهْزَ بَلَّرْسُولِهِ

بِرْوَالِسُونِی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موصیٰ سے روایت ہے کہ علیہ وغیرہ کا نام فاطمہ سے مل
فرماتے کہ لئے اگر جا کے دلوں تھیں تاجر نے آگے جا کر رہنے کی میں جاؤ کیا اور عزیز جا
تلہ کمال کجھ بڑھ پہنچی تو ان کو انتیار ہو گلا کہ ہبھے تقدیم عالم مجع اُرنس (گھر مسلم)
(تقریب) رسول اللہ ﷺ کے زندگی میں ایسا بھی ہوا تھا کہ لوگ علیہ وغیرہ ضروریات کی بھروسی
باہر سے لا کر شہروں کے بازاروں میں فروخت کرتے تھے ہر یونی یونیٹ میں چھٹے چھٹے چھٹوں کی فہل
میں آب تھے لاف چھوٹوں کو جلب ٹھیک چاہا تھا کہ جو لاک ڈالوں میں اکر تھے کہ بازار
منڈی بھٹکنے سے بہت پہلے زندگی میں ان کے پاس ملکی کمال کا سوزا کر لیتے تھے اس میں اس کا
بہت امکان ہوتا تھا کہ بندھ کے بھلاک سے ہو اف ہونے کی وجہ سے باہر سے مال لائے والے اپنا
ہل ان جاگروں کے ہاتھ سنتے دا صون پھیوں اور اس سے لان کو تھفن پکھنے ہوا اس سے بیوی
و دوسری خریلی اس طریقہ میں یہ تھی کہ باہر سے آئنے والا سارا اعلاء ہو رہا تھا سارا جن جاہل
سرماہی دل تاہروں کے ہاتھ میں چلا چاتا تھا کہر پر اس کو حامی صاحب تھا کہ مدنے دا صون پر
بیٹھنے تو ریلہ سے زیادہ لیٹھ کرتے اگر بازار میں اگر کتابوں اسے ہلوں کو بھی مناسب قیمت ملی
ہو رہا عام ضرورت میں بھی مناسب دا صون پر طرح لکھتے اس نے رسول اللہ ﷺ کے اسی محدث
میں چاہتے فرمائی کہ علیہ وغیرہ لائے ہلوں سے بازار میں اپنے راستہ ملنا کہ خریداری ہو کی
ہبھے ہو اگر اس طرح کسی نے کوئی سور و کی قومیں لایتے ہوں اگر بندھ دھنی کر گھوسی کرے کہ بازار
کے بھائی سے بے خری کوچھ سے سکھو جو کہر انسان ہو گیا تو اسکو محاشرہ کر دینے کا اختیار ہے۔

عَنْ أَنَّ مُهْرَبَةً أَنَّ رَسُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْظِرُوا هُنْ مُبْشِرُونَ لِنَعِيْدَ وَلَا
يَمْنَعُنَّكُمْ عَلَى شَيْءٍ يَعْصِيْنَ وَلَا تَأْتِيْنَهُمْ بِمَا يَعْصِيْنَ وَلَا يَعْصِيْنَ وَلَا يَنْهَا
وَاللَّهُمَّ لَمَنْ أَنْتَ
أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ
أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موصیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علیہ وغیرہ لائے
والے گاہوں والوں سے مل بردیت کے لئے آگے جا کے تلوہور قم میں سے کوئی بچہ
و دوسرے بھائی کے بچے کے حاملہ میں اپنے محلہ کوچے کے علاحدہ کرے ہو رہا کہیں جوستے
کے لامبی خریداری کی رہی کہ اس کی قیمت جو حاملہ کا ہام ہے کرو اور خوشی ہاتھ جو دیوں کا مال اپنے
ہاں رکھو کر رہنے کا ہم بد کر دیوں کو رہنے کے لئے اور اشیا کو کمری کے تھوں میں کیا ہو جائے
کہ اگر کسی نے بیکی وہ بیکی باکری تحریکی تو اس کا دلادھوٹنے کے بھلاک کو انتیار ہے اگر

پسند ہو تو اس پر پاس رکھے اور اگر چیز نہ ہو تو وہ ملک کروئے اور (جاہور کے مالک کی) ایک صلح
(فرعیاً سیر) مہروس گھوڑے۔

(تکفیر) اس حدیث میں تحدیت اور خرید و فروخت سے متعلق چوری براہمیتی دی گئی ہے اسی طبق
بناست تو وہی ہے جو اس سے لوپی و ملی حدیث بھی دی گئی تھی کہ ظلم و غیرہ ضروریات ہائے
لارے والے تحدیتی چھوٹوں سے ہے اور ہر عذری میں ان کے مکلفے سے پہلے ہی راستہ میں چاکر ان
سے بلند خرید راحبیت ہلکہ جب وہ ہزار اور ہزاری ہلکی مال لے آئیں تو ان سے خرید و فروخت کا
معاملہ کیا جائے۔ اس ہدایت کی عکس فور مخفیت بھی کوئی پوچھنے کا حق نہیں پہنچتا ہے۔

دوسری ہدایت کے الفاظ یہ ہیں "ولا مانع بعضكم على بعض من كام طلب يوجه
كما لو كونى خرید رائیک" کام درستے کوئی چیز خرید رہا ہے تو دوسرا نہ کام دھون کرنے چاہیے کہ وہ معاملہ
میں مداخلت کرنے کو خرید سے کہے کہ تکمیل قائم کو سے خرید تو خالہ ہے کہ اس سے
دکانداروں میں اکام ہدایت اور ایک دوسرے کی بد خواہی کیوں ہوئی جو شرمنگاہ کی وجہ سے۔

تیسرا ہدایت کے الفاظ یہں "ولا تنا جشنوا بازداد کی دنیا میں سے بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص
کی دکاندار سے کوئی چیز خریدنے کی بابت بینت کر رہا ہے تو کوئی صاحب اسی چیز کے صرف نہیں بلکہ
خرید دین کے لئے ہو گئے تو زیادہ قیمت لگو یا تاکہ جو اصلی اور واقع خرید رہا ہے وہ قیادہ قیمت
دے جائے پر آنکہ ہر چیز نے خالہ ہے کہ بے چارہ خرید کے مالک ہے ایک مدرس کا فرمایا ہے "لا
قیادہ قیمت" میں اسی کی معانیت فرمائی گئی ہے۔

چھتی ہدایت کے الفاظ یہیں "ولا مانع خالہ ہر لام" اس کا مطلب یہ ہے کہ خالہ کے ناجروں کو
چھیننے کر دینیات کے لوگ ہو سکتے لہو خیر و فروخت کرنے مکانے لائیں تو ان کا اصل مذکون
پاس اس فرض سے درج کیں کہ جب دام زیادہ اسکی گے اس وقت فروخت کر لیں گے لہکہ
دینیات کے لوگ جب مل لائیں تو اس کو فروخت ہو جاتا چاہیے۔ اس صورت میں ہن الشیار کی
حکمت نہیں ہوئی، ہم کہتے ہیں تھیں تھیں جو میں گی لہو کر کیا نہیں بخٹھے گی اور دینیات سے
مال لائے والوں کو جوکہ دین کے دل نہ رہا تھا کے ہاتھ اپنے مال کی قیمت مل جائے گی تو جلد اور
ہر دشمن دوسرے میں لا سکتیں گے اس مرحومات کی تحدیت بندھ جائے گی اور نفع بھی نہ ہے۔

پانچمی ہدایت اخیری ہو اس صورت میں "لا مُخْرِصُ الْأَبْلَلِ وَ الْفَقِيمُ الْمُخَلَّ" اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا
نہ کرے کہ جب اس کو اپنے لہو کو دے دیئے والا جاہور (لا سکنی) نہ کریں یعنی خرید راحبیت کی ایک دوست پہلے
سے اس کا لہو جو دوستہ چھوڑ رہا تاکہ خرید داس کے لئے ہوئے تھیں ویکھ کر کہے کہ جاہور

بہت دو خوب نینے والا ہے لورنیاہہ تیمت میں خرچے سے ظاہر ہے کہ جو ایک طرح کا دخوا کا فریب ہے آگے اس کے پاسے میں فربیا کیا ہے کہ اگر کسی نے ہمارا جاور خرچا تو اس کو احتیار ہے کہ اپنے گھر پر دشمن کے بعد اگر جاور کو تباہ کر کے قوامیں کر دے تو پھر کرنے والے چیزوں کو لئے لور و اہل کرنے کی صورت میں ایک صاف (فربیا ۳) سے سمجھو زین میں ہمیشہ کرنے سے بھی مسلم کی اس حدیث کی درایت میں الفاظ ہیں "اللَّهُ أَعْلَمُ بِالْجَاهِ لَكُمْ الْحُكْمُ إِنَّمَا مُنْهَى حُكْمِكُمْ عَنِ الْأَقْرَبِ" کے بجائے "صَاحِبُ الْأَمْرِ" میں اسی کا حق نہ ہوگا۔ لآخر مسلم "میں اس روایت میں "صَاحِبُ الْأَمْرِ" کے بجائے "صَاحِبُ الْأَمْرِ" میں حکماں لامسٹرا کے الفاظ میں میں کیا ہے پر ایک صاف سمجھوں کی چند کیہیں کے علاوہ ایک صاف کوئی غلط (کو دغیرہ) اور یا بھی گنج ہو گدھور کی وابھی کی صورت میں اس سے مالک کو ایک صاف سمجھو و فیروزہ پیش کرنے کی وجہ سے حکمت شایع یہ ہے کہ خرچے نے والے نے ایک دن بنا دو دن یا تین دن (جب تک جاور کو اپنے پاس رکھا) اس کا اوزونہ ذوق اور استعمال کیا ساچھی ہی اس کے کھلائے پانے پر فرق بھی کہا اس طرح حسب گویا ہمارے ہو گید بھر بھی جو کسر رہی ہو ہو زور و اتفاقی سے جاودہ کے مالک کی جو دل حقیقی ہوئی ہو اس کی مکافات لور و اجنبی کے معاملہ کی تاخو ٹھواری ختم کرنے کے لئے یہ چار مددی کی ہو۔ والہا طلب

تیلام کے طریقہ پر خرچہ و فروخت:

عَنْ قَبْرِيْنَ لَكَ وَمَوْلَانَ لَكَ مَلَكَ الْعَلَيْوَ وَسَلَّمَ تَاجَ جَلَّتْ رَفِيقَتُكَ لَكَلَّا مَنْ يُشَبَّهُ
هَذَا الْفَرِيقَ وَلَقَدْ كَانَ رَجُلُ الْعَلَيْمَاءِ بِرُونُعَمٍ كَلَّا لَهُ شَيْءٌ مَلَكَ الْعَالَمَوَ وَسَلَّمَ
مَنْ يُوَزِّعُ خَلِيْلَ بِرُونُعَمَ كَفَاعَةَ وَرَجُلَ دِرَجَقَنِيْنَ الْمَقْلُومَانِ

(دریا ۱۰۷) ہر ملک و ہر دار و این ملبہ)

حضرت المسیحی اللہ صریح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (بچانے کا) ایک ناث اور ایک بیوالا اس طرح فروخت کیا اک آپ نے (اکس کے حاضرین کو غاصب کر کے) فربیا کریے ثابت اور پیار کون خوبی ناٹھاتا ہے (وہ کمل نسل) ایک بھر سے عرض کیا اک میا پر دلوں جنکے ایک درہم شیلے سکا ہوں۔۔۔ آپ نے فربیا کون ایک درہم سے زیادہ بیسے کو تید ہے اسکا ایک درہرے صاحب ہے آپ کو درہم اکم میل کر دیجئے تو آپ نے صد و نوں خوبی پیش کیے با تردی سکا ہو۔۔۔ مخصوصاً پسند

(تشریح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیلام کے طریقہ پر خرید و فروخت چاہو ہے اور خود آنحضرت ﷺ نے اپنے بھائیا ہے۔ نیلام کے جس والدہ کا حضرت اُنس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں ذکر ہے وہ پوری تفصیل کے ساتھ سخن لیا و تو ہرور سخن انہیں ماجہ کی رہا ہے مگر اس طرح عین کیا گیا ہے۔ کہ ایک نہایت مغلظہ مور مطلب احوال انصاری صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں حاضر ہو کر اپنی حاجت مندی کا عالی وان کیا اور آپ ﷺ سے امداد و اعانت کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر کہ وہ محنت کر کے کرنے کے ھٹپٹیں ہیں) اللہ سے پوچھا کہ تمہارے گھر میں کچھ سماں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ بھی نہیں ہے مگر ایک بھٹکتے ہے جس کا کچھ حصہ ہم (بطور فرش کے) پچالیتے ہیں ہور کچھ حصہ اور جو لیتے ہیں اور اس کے ملادہ بس ایک بیالہ ہے جو پرانی پینی کے کام آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں نے کوئی ہے آئے آپ ﷺ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں بھکنی ہیں آپ لوگوں میں سے کون ہن کا خرید رہے۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میں ایک درہم میں دونوں چیزیں لے سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "من زینہ" (یعنی ہو کوئی اس سے زیادہ قیمت میں خریدنے والا ہو تو نہیں) (کہ) دوہری کی رہا ہے اسی سے زیادہ قیمت میں ایک صاحب نے دوہرہ درہم لے کر حضور ﷺ کو پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے دلوں چیزیں من کو دس دیں اور ہر دوہرہ درہم انہوں نے دیئے ہے اسی نے آپ ﷺ نے ان انصاری جنہیں کوئی سیئے ہور فرمایا کہ ان میں سے ایک درہم کا لوگھانے پینے کا کچھ سماں خرید کے اپنے گمراہوں کو دوے دوہرے درہم سے ایک کھلڑی خرد کے ہمراہ ہیں نے اکو انہوں نے اسی اسی کیا اہم کہل ازی خرد کے حضور ﷺ کی حدیث میں لے آئے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکڑی کا ذرت لگا لواران سے کھا کر یہ کھلڑی لے کے بنگل نکل جاؤ۔ لکڑی اس لذت کو درپھا اخذ کیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو یہ بھی تاکید فرمائی کہ اب ۵۰ دن تک ہر گز ہر بڑے پانی میں آؤ (یعنی نہ ہو سے زیادہ وقت محنت لار کمالی ہی میں مصرف کرو) انہوں نے اسی اسی کیا بیان سمجھ کر اس محنت اور کمالی کے تبیر میں ان کے پاس دس درہم جمع ہو گئے اس سے انہوں نے گمراہوں کے لئے تعلیم مسلمان ہو رکھ کر پڑھا اور غیرہ خرد اس کے بعد حضور ﷺ کی حدیث میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ محنت کر کے گزو اکرنا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ ساکن کر لوگوں کے ملئے ہاتھ پہنچا اور یقامت میں تمہارے سچے پر اس کا در غدر نکالنا ہو۔ اس حدیث میں رہتے کے لئے کتنی علیمہ ہماری ہے کاش ہماس سے سبق لیتے۔

زیادہ نفع کرنے کے لئے وغیرہ اندوزی کی ممانعت:

جس طرح ہمارے نہ میں، بہت سے تاجر غلہ وغیرہ خبر ویرات بد نگی کی وغیرہ اندوزی کر کے سمعنی قشیدہ اکرم ہے ہیں جس کے بغیرہ میں بھکانی اور گرفتی بخوبی جلوی ہے وہ عام سد فیض پر یوں جو ہوتا ہے ہر دن کے لئے گزارہ شودہ ہو جاتا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے فتاویٰ میں بھی کہی ہے اس کو بول مضاہدہ نہیں کہتے ہیں (لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو احمد بن حماد سماجا تاہم ہے)

عَنْ عَمِّهِ عَلَيْهِ الْبَرَاءَةُ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ يَكُونُ لَهُ عِصْمَى

(روایہ مسلم)

حضرت عمر بن محمد الطیار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو تاجر اکابر کے (یعنی غلہ وغیرہ خبر ویرات بد نگی کیا) خبر ویرات کے باوجود بھکانی کے لئے خلود بر کے بخالا کر لے جائے۔ (بخاری)

عَنْ عَمِّهِ عَلَيْهِ الْبَرَاءَةُ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّالِمِ مَرْزُوقٍ وَالْمُخْتَكِرِ مَلْفُوقَ

(روایہ مسلم و مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے ﷺ نے فرمایا کہ جاپ (یعنی غلہ وغیرہ خبر ویرات بد نگی کیا) بخوبی میتوالی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اسکے رذیل کا کھل بخوبی مخکو) (یعنی بھکانی لیے ہو) خبر ویرات بد نگی کرنے والا بخوبی ہے (یعنی بد کی طرز کے بخالا اور اس کی کہ خاتم کر کے ہے خرم ہے) (من المأمور من رب ولي)

(آخر) رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہو اسی پر کیا ہے کہ خاتم ہے کہ جاپ کی خاتم اسی میں ہے جس میں خود میں کر غلامی کم آمدی ہوں کو زندگی گزارہ شودہ تو کہارت پیدا ہو در دوست مدد طبق زیادہ فتح اندوزی ہو را پیدا ہو دلخت میں اضافہ کے بجائے خودم کی سہولت کو پیدا نہ کر کے اور اس مخصوص کے لئے کم فتح پر قائم کر کے اللہ کی رضاور حمت اور آخرت کا انجام حاصل کرے۔ اگر زینان یعنی انصیب ہو قیادہ شہری چادرت بخوبی فتح بخوبی ہے۔

نکحہ یعنی قیمتون پر کشزوں کا مسئلہ:

کبھی حالات کا لکھنا ہوتا ہے کہ غلامی خبر ویرات اشیاء کی قیمتی پر حکومت کی طرف سے حاصل کی یا اختیار اور کی طرف سے کشزوں کیا چاہئے اور کاشزوں کو میں مانے ملے تھے پر زیادہ فتح خوری

کی اپناتھ دوی جائے تاکہ مردم خاص کر خرچ کو زیرہ تکلیف نہ پہنچ دی کو مزید تذہاب میں تعمیر کہا جائے۔ یہاں اسی سے مشتعل رسول اللہ ﷺ کا ایک در شاد درج کیا ہے۔

عَنْ أَقِبِيْ هُنْ لَكُلَا الْمُسْتَغْرِيْ عَلَىْ عَهْدِ الَّهِ عَلَىْ لَهُدَى الْمُحْلِمِ وَمَلَمْ تَقْلُوْنَا بَأَرْشُونَ إِلَيْهِ
مُسْتَغْرِيْ تَأَكَلَنَ لَهُبِّيْ حَلَلَ لَهُدَى الْمُحْلِمِ وَمَلَمْ يَأْتِ لَهُوَ الْمُسْتَغْرِيْ لَهُنْ بَعْلُ الْمُبَدِّيْ لِلْمُؤْلِمِ
وَلَهُبِّيْ لَأَذْجُوْنَ لَهُنَّ الْمُقْرِبُونَ وَلَهُبِّيْ لَأَخْدُمْ بِهِنْكُمْ بَعْلُنَّ بِمَهْلَمَةِ بَعْلَمْ زَلَّ مَالِ.

(روایہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن حمزة والبغضی)

حضرت افس رحمی اللہ عزتے رحمتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمان میں ایک رسم (ارجمند) ہے جو کسی گروہ کو گھوٹے خود کے عرض کیا کہ حضرت (علیہ السلام) آپ رش مقرر فرمادیں (اور ۳۰ ہجری کو اس کا بند کوئی) ۳۰ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نزع کمودیں کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے ذمہ نہیں گھولی افرادی کرنے والا ہے زماں سب کارہڑی تسلیم ہے لور میں ایک کرہا ہوں کہ مٹ قلعی سے اس محل میں ملوں کو کوئی بھروسے جان والی کے قلم اور حق طعنی کا سلطب کرنے والانشہ (بخاری ترمذی اسناد و مسنونات محدثین)

(تشریح) اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض عجائب کی طرف سے ہمارے کل ہلکیت اور تحریر (بین قبور پر کثرول) کی وہ خدمت کرنے کے لئے بھروسہ نہیں کہا ہے بلکہ اس کو کارہڑی کوئی بھروسہ نہیں کیا ہے اور اس کی حق کی تردید نہ ہے پھر

عجیب ہی واقعہ کا حل نہ ہوا ہے کہ غزوہ غیرہ کی کریمہ خود بھکال کی خود کو زیرہ لدار کی کی یہی قدرتی اسیاب کی وجہ سے ہوتی ہے وہ کبھی تاجر اور سکرداری لوگ زندہ شخص کا نام کے لئے مخصوصی تھت کی صورت پرداز کر کے تھیں یہ عادت ہے یہی حضرت افس رحمی اللہ عزتے کی اس حدیث میں خطرہ ﷺ کا غزوہ کو خود کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقعت کی کرانی قدرتی اسیاب کی نیوں ای ہوئی کسی ناجوں کی لشکرہڑی کا اس میں وہ عمل بھی تھا اس نے آپ ﷺ نے کثرول ہاذ کرنا مناسب نہیں کہا ہو اس کو خطرہ جو اکہ ناجوں پر زیرہ لذت ہو جائے اس سے یہ کبھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر حاکم و نت بیان کے ساتھ محسوس کرے کہ ناجوں کی طرف سے فام صاف قبول ہے نیا لوگ ہو رہی ہے اور انہم حکیم اور تصحیح سے تاجر اپنے روپی کی اصلاح نہیں کرنے تو یعنی مقرر کر کے کثرول ہاذ کر سکتا ہے۔ ہوں حضرت مسعود بن عقبہ ناجوں کو

حالاتہ الحج اندوزی کی پھوٹ دینا تو فساد فی الارض ہوں اللہ کی تھوڑی بچاتی لائے ہے ب.....
لیکن بہر حال حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا صحیح نکیا ہے کہ حقیقت واسع انس سے پچا
جائے ہو یہ قدم اسی وقت انہیا جائے جب تاہروں کی طرف سے فتح اندوزی کے پھرپ کے تحت
گواام کے سامنے تھلی بندیوں میں ہو اور تصحیح کی کہروں والی تاگزیر ہو جائے۔

امام الکبیر نے موظائف حضرت سعید بن الحسین کی روایت سے لفکل کیا ہے کہ حضرت
حضرت رضی اللہ عنہ نے مدحہ کے ہزار میل حاطب بن الیجیم صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حکم
اگور (یعنی ملی) کا ہے زرخ پر فروخت کر سبے ہیں جو حضرت حضرت رضی اللہ عنہ کے خرویک مناسب
حد تک کر اس سے آواز پڑنے سے فرطیا:

اہا ان غرہلی سعروما ان قرطع
لاؤ تم بحاذی بحذاو (یعنی قیمت مناسب حد تک
کم کرو) اور یا بھرائنا مال بدے باہر سے
آنفاو

شریعت کے عام قواعد اور حضرت حضرت رضی اللہ عنہ کے اس ارشی کی روشنی میں علماء مختلفین
نے پرستہ قائم کی ہے کہ اگر حالات کا تقاضا ہو تو عموم کو تاہروں کے استعمال سے خلاصہ کئے
لئے حکومت کی طرف سے ضروری اشیاء کی قیمتیں مقرر کر دیں چاہیجیں لور کھروں ہاؤ کروں ہاؤ کروں ہا
چاہئے۔ شیخ الاسلام ہبیت یہی نے بھی اپنے بعض درسائل میں یہی رائے تجاہر کیا ہے۔

خرید و فروخت کا معاملہ فتح کرنے کا اختیار:

خرید و فروخت کے جاملہ میں اگر دنوں بزرگ (یعنی والد اور خرچنے والا) یا دنوں میں ہے
کوئی ایک یا شرط کر لے کہ ایک دن بیویو عین دن تک مجھے اختیار ہو گا کہ میں ہماروں تو انہیں مصالہ
کو فتح کر دوں لاؤ شر ہا جا تر ہے لہو شرط کرنے والے فریق کو فتح کرنے کا اختیار ہو گا۔ خدا کی ہوں
شریعت کی مطلائق میں اس کو ”خیار شرط“ کہا جاتا ہے اس کا صہیث میں صراحت کر ہے کہ اس سے
انہما کا انعقاد بہلام ثابت ہو جائے اور بعین دوسرے اگر کسے خرویک اس طرح کی شرط بخور قرار دو کے

یہ چیز بالآخر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے آدمی خوار فردیت
یعنی سخاف دویں میں جو خلعر لا بطلک لیہ النسل جلاز دلعر مفادہ من الوضاد فی الارض ”
بیان الفارع میں ۳۴۷“

لے تبع الغواہ میں ۲۶۳ ص ۱

بخاری بھی فریقین کو معاذلہ خیج کرنے کا اس وقت تک اختیار رہتا ہے جب تک دو دلوں اسی جگہ رہیں جہاں سو اٹھے رہا ہے لیکن اگر کوئی ایک بھی لاس بھر سے ہٹ جائے تو وہ علیحدہ ہو جائے تو پورا اختیار ختم ہو جائے گا۔ اس کو مفہوم کی زبان میں ”خیار بھل“ کہا جاتا ہے لام اور خپڑہ ہو رہے ہیں دوسرے آئندہ اس ”خیار بھل“ کے ہائل بھی ہیں۔ اس پانے میں ان کا مسلک ہوتا ہے کہ خپڑہ فروخت کی بات جب فریقین کی طرف سے بالکل غیر ہو گئی اور سواد پا ہو گیا تو ہر دن دین بھی ہو گیا تو اگر پہلے سے کسی فرقے سے بھی خیج کے اختیار کی شرط بھی نہیں رکاتی ہے تو اب کوئی فرقہ بھی کسی طرفہ طور پر معاملہ خیج بھی کر سکتا ہاں باہمی رضامددی سے معاذلہ خیج کیا جاسکتا ہے جس کو شریعت کی سوراخ کی زبان میں ”لِهَ اللَّهُ كَيْفَا يَعْلَمُ“ کہا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْرِيْنِ حَسَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْهَى مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَجَزِ عَلَى صَاحِبِهِ مَالِمِ بَقْرَةَ كَانَ الْأَنْعَمُ طَبَّاعَهُ
عَنْ عَبْرِيْنِ حَسَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَّمَ (دوہ علیحدہ و مسلم)
حضرت پیر العلام عن عمر رحمی اللہ عز وجلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاذلہ خیج
کے دلوں فریقین کو (خیج کرنے کا) اختیار ہے جب تک کہ وہ جانشہ ہوں اسماںے خلید شرط
والیخون کے۔ (لیکن بعدی میں کہ مسلم)

(خیج) مطلب یہ ہے کہ اگر کسی فرقہ کی طرف سے بھی خیج کرنے کے اختیار کی شرط بھی
نکل گی ہے تو معاذلہ کر سکے گا، اختیار صرف اس وقت تک ہے جب تک کہ دو دلوں فرقہ چنان
ہوں۔

لام ہائی ہوردن کیے ہم ہائی امر کے اس حدیث کے لفظ ”لام بخرا تا“ سے خیار بھل سمجھا
ہے، تو اہم اور خپڑہ و ملبوہ کے دو دیکھ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک بات ہائل ختم ہو رہے ہے
ہو جائے اس وقت تک بخرا تا اختیار ہے کہ دل بھل کش و لفک لے لے اس کے بعد کسی کو
خیج کر لے کا اختیار نہ رہے گریہ ”خیج“ سے مکالی طیور کی نہیں بلکہ معاذلہ کی لفڑ توں علیحدگی و
بدالی برداشتی ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں بخی الداوس میں میں آئت ”وَإِنْ يَنْهَا فَلَا يَنْهِنَ اللَّهُ
كَلَمْبَنْ سَعِيدٌ“ میں طلاق کے سلسلہ میں استعمال کیا گیا ہے۔

عَنْ عَبْرِيْنِ حَسَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
بِالْعَجَزِ عَلَى صَاحِبِهِ مَالِمِ بَقْرَةَ كَانَ الْأَنْعَمُ طَبَّاعَهُ
عَنْ عَبْرِيْنِ حَسَنِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن حروان الحسنی شیعی اور سید رولت ہے جس کے رسول اللہ ﷺ نے اپنی
حربی داروں فوجات کرنے والے دو الوں فریضوں کا اعلان فرمائی تھی۔ جب تک ہم جہا
شہ ہوں (اس سے بعد عقیدہ نجیب) اس باعث اسی صورت کے کہ (فریضوں کے) قید کر لائیں
اے۔ دو الوں میں سے کسی کے لئے پابندی ہے کہ اپنے دورہ امامی کے خلود کی وجہ سے
دوسرے سنتے جائو۔ (بخاری ترمذی مصنف طیبہ مسنون سنگی)

(تفسیر مجتبی) اس حدیث کا مردعاً بھی ذہنی ہے جو حضرت ابا عمار عبد اللہ عزیز کی خدمت رجہ بالا حدیث کا
ہے کہ سعادت بیچ کے دو نوبت فریضوں (بانی و مشتری) کو اس وقت تک موالیہ فتح کرنے کا اختیار
ہے جب تک وہ حضرت پور جو دن ہوں۔ پورا ہونے کے بعد سرفہ اسی صورت میں فتح کا اختیار
ہو گا جب شرعاً کے طور پر یہ طے کر لیا گیا ہو۔ اس تے آگے اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی یہ
ہدایت بھی ہے کہ مرتضیٰ میں سے کوئی بھی اس خلود کی وجہ سے اپنے دور جو دن ہو کر فدائی بات
وائھے کر سعادت پلٹنڈ کر دے۔

خیالِ عیب، عینِ عیب کی وجہ سے معاملہ فتح کرنے کا اختیار
محبود و مودودت کا مولانا فتح کرنے کی اختیار کی دو صورتوں کا ذکر محبود و مودود میں اس
آپ کا ہے (ایک خیال شرعاً دوسرے خیال نہیں) ایک تیری ٹھیک یہ ہے کہ خردی یہو کی خیال
میں کوئی صبب مظلوم ہو جائے جو پہلے معلوم نہیں تھا اس صورت میں انی عزیز دل کو معاملہ فتح
کرنے کا اختیار ہوگا اس کی ایک مثال ہے جو حضرت پور کلاؤنی خدر جذیل حدیث میں ذکر کی
گئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنَى رَجُلًا بِتَابِعِهِ كَلِمَةً جَلَّهُ مَنْ لَهُ مِثْلُهِ فَلَمَّا وَجَدَ بِهِ مُنْتَهِيَ الْمُهَاجَرَةِ
أَلَى الْمَوْتِ مَثْلِيَ الْمَوْتِ وَصَلَّمَ فَوْلَةً غَلَوْ فَلَمَّا دَرَأَ الْمَوْلَى بِكَرْبَلَاءَ إِنَّهُ لَدَى مَسْقَلِ
كَلِمَةً لَلَّذِي أَلَى الْمَوْتِ وَصَلَّمَ الْمَوْلَى بِالْمَسْقَلِ

لَهُو مَا زَادَ الرُّولَمَدُ وَهُنْقَلُ وَهُنْ مَاجَةُ

حضرت عائشہ سریدہ شیعی اللہ عہد اور ولیت ہے کہ ایک شخص نے کیا ہے سید رولت ایک
نظام فرضیاً کو درست (کہو دن) بھیتے ہوئے جو اس کے پاس اپنے امیرانے مظلوم ہو اک خدمتی
ایک صبب ہے (جو شخص اس معاملہ کو اپنے خیال میں کی خدمت نہیں کر سکتا) اسی سبب
سے بیٹھا جائے اپنے خیال میں (اس صبب کی برابری پر) اسلام والیں اور کوئی ناچالد افراد کو خدمت
طیہ نہ کر سکتے اور رسول اللہ نبی مسلم نے (اس دن تک) پھر بھی اسلام سے کام ادا نہیں کر

خاتمۃ العلیا ہے (پھر اگر اس کا نہ صدقہ کیا ملنا چاہئے) اُپر گھر نے مدینہ فریادِ طریق
پھر ان اُرثیں نئی کٹیں ہیں بے خلسان کا شان کیا ہے۔
(اس طبقہ نیا عالمِ تربیتی مدنی سلسلہ میں)

(شیری) حدیث کے آخر میں اُپر گھر نے مدینہ طریق بالصلوٰۃ تحریکت کے ان حصول
فتوحات میں ہے جن سے مقتول نے میکلوں میکلوں کا حکم لالا ہے۔ سلطیب یہ ہے کہ مختف
کا شیخ یعنی ہو جائے جو مختف کا حکم لالا ہے۔ اگر مرض علام خریدنے والے کے پاس ہے
علام مر جاتا یا کسی حدود سے ان کا کوئی حضرت نوٹ پھوٹ چاتا تو یہ لقمان خریدنے والے کی کوئی
اُنداز اس لئے ان دو قوں میں جو تاحد و خریدنے والے نے علام سے اخیروا اس کا حق تھا مدد اس
کے حوالے میں کوئی سوال نہیں۔

پھر حضرت عبد اللہ بن مرد علی الحنفی کا ایک والد کی بھلی و کرہے جس کو علام بالک
مرد علیہ نے سوچائیں تھیں کیا ہے۔ والد پر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حضرت ایک غلام
اُنھوں نوور ہم میں کی طرف کے ہاتھ میں اور یہ دعا خواست کروی کہ اس غلام میں کوئی حیب ہیں
ہے۔ بعد میں غلام خریدنے والے نے کہا کہ اس کو فلاں پیدا ہی ہے جس کے بارے میں آئی
بتایا تھیں تھا (حضرت عبد اللہ بن عزیز نے بالآخر کہا کہ یہ پیدا ہی اس کو بھرے ہیں تھیں تھی)
بھر جائیں یہ مقدمہ طلبہ وقت حضرت جنین علی الحنفی کی مدارج میں ہیں ہوڑ آپنے مجاہد
میں سے (ابو یونس کے کہ خوب دل ان بات کے کوہ ویش تھیں کہ سکا کہ علام کو یہ باری پہنچے
تھی) کا ڈھونڈنے تحریکت کے مطابق حضرت اُنھی مغربے کہا کہ اُنھی حرم کے ساتھ ہو جانے والے
کہ علام کو یہ مرض اُپر کے ہیں تھیں تھی حضرت اُنھی مغربے کیم کے ساتھ یہ بیان دیجئے ہے
حمد رک کر دی ہو دنیا افلام و مکتبے لیں ہوڑ اپنے کہا کہ یہاری کا اُنھی ہو کے غلام بالکن گی
تکرست ہو گیا اور اس کے بعد وہی غلام حضرت ہی مرد علی الحنفی مدنے پدر وہ مادر ہم میں
لر و نہ کیا۔

اُنھی ختمیہ کا اس سلسلہ پر الحق ہے کہ اگر خریدی ہوئی چیز میں کوئی حیب تھیں آئے (جس کی
دھنے سے اس کی قیمت ہو جیسی کہ ہم ہو جائے) تو یہ ثابت ہو جائے پر کہ یہ حیب خوب و مدد و نہیں
کے مقابلے سے پہلے کا ہے ہمچوڑ کو مقابلہ چکر دیجئے ہو مردی ہوئی چیز و مکتب کر کے اپنی اور اکی
ہوئی قیمت دلہیں لیتے کا احتیار ہے اسی کو تکرہ یہی کہا جاتا ہے۔

بیان لمحتی بخشی کا معاملہ کامل ہو جانے کے بعد فتح اور وادیسی:

کبھی ہیا ہو ہے کہ دو شخصوں کے درمیان کسی بخش کا معاملہ کامل ہو تو انہر فرمانوں کی طرف سے بات بالکل ختم ہو سکتی تھی وہی بھی ہو گیا اس کے بعد کسی ایک نے اپنی صلحت سے معاملہ فتح کرنا چاہا اس اخراج پر نہ ہو چیز خوبی تھی اس کو واہیں کرنا چاہا ہا لیتھے والے اپنی بخش وہیں لئی چاہی تو اگرچہ قاتل شریعت کی رو سے دوسرا افریق بمحور تھا ہے کہ وہ اس کے لئے راضی ہو نکن رسول اللہ ﷺ نے اخلاقی اور امنی اس کی ایجاد کی ہے لوراں کو بہت بڑی تکلیفی تردد دیا ہے۔ شریعت کی زبان میں اسی کو "الله ہم کہا جاتا ہے"

عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلَ الْمُسْلِمِ إِذَا كَانَ أَهْلَهُ

غَرْبَةً لَوْمَ الْفِتْنَةِ
روایت ابو هریرہ صدی الفدر عن سے رایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی

مسلمان بھائی کے ساتھ اقلام کا ماحلاہ کرے (یعنی اس کی بھیجا یا خرید کی جو بھی چیز کی، وہی پر راضی ہو جائے) تو اخذ قابل قیامت کے دن اس کی خلذیں (یعنی اس کے کندہ) مٹھی دیے گا۔ (رضی ہو، وہ میں ایسا نہیں)

(فتح) کسی بخش کو خرید کر آؤ یا بھیں کر تیلو ایں یا ناچب تھا چاہتا ہے جب بھروس کرتا ہے کہ بھسے شلطی ہو گئی میں اس معاملہ میں نقصان لور خداویں رہا اور دوسرا افریق فتح میں نہ۔ اس صورت میں دوسرے فریق کا معاملہ فتح کر کے وہی پر راضی ہو جانا ہا شہزادہ نہ ہو بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد میں اس ایثار عی کی ترجیح دی ہے اور ایسا کرنے والے کو بھرپور خانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلتے قیامت میں اس کے شہروں ہوں گے اور دوسرے کو بھرپور خانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلتے قیامت میں اس کے شہروں ہوں گے اور دوسرے کو بھرپور خانی ہے۔

سونا گروں کو فتحیں کھانے کی ممانعت:

بعض سونا گروں کا امراء اپنا سونا بخشی کے لئے بہت فتحیں کھاتے ہیں لور شخصوں کے ذریعے ممکن کو خرید دی پر آؤ تو کہا جاتے ہیں ایسا یا اللہ تعالیٰ کے نہیاں اس کا بہت سے چاہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشادات میں اس سے صحیح فرمایا اور اس کو سب سے برکتی کا سوچ بھانا یا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوكُمْ وَمَخْرُزَةَ الْمُتَحَلِّلِيِّ

الْمُتَحَلِّلُ يَنْفَعُ لَمَّا يَمْتَحِنُ
(روایت مسلم)

حضرت ابواللہ علیہ السلام شیعی اللہ عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق فروخت
میں زنا و نسخی کھانے سے بہت بچ کر کوئی کسی سے (اگرچہ بالعمل) کو کمار داری خوب ہل جاتی
ہے مگر بخود میں پورہ کرت کھو دیتا ہے۔ (بھی سلی)

(تشریح) اس حدیث میں سو اگر لوں کو کمار داری کو زنا و نسخی کھانے کی بری عادت سے بچنے
کی تائید فرمائی گئی ہے اور اس کو ہے کہ کسی کام سوجب تعلیماً کیا ہے۔ وہ تو ہے کہ سو ایسے بچنے کے لئے
کھوخت سے حشم کھانا اگرچہ وہ حشم بھول دیجی ہو اللہ تعالیٰ کے باعلیٰ ہم کا بہت نامناسب
استعمال ہے۔ اور بھول حشم کھانا تو ایک دفعہ بھی کوئی علم ہے۔ بھیج سلم عی کی ایک حدیث میں
لزطاً کہا ہے کہ جو سو اگر بھوٹی حشم کھا کر اپنا کاروبار پڑھلاتا ہے وہاں بھر من میں شامل ہے جن کے
ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کا قیصلہ ہے کہ "لا جکلهمم اللہ یوم القيمة ولا يطغى الیهم ولا نزک کیهم
وَلَهُمْ غَلَبٌ الیهم" (معنی تیامت میں ان کو اللہ تعالیٰ اپنی ایم کو اپنی کی لذت و عنایت ہے) ہو رکھ
و حستہ تھریخ میں سے معلوم رکھ کر قصہ و فحور کی نجاست سے ان کو پاپ نہیں کیا جائے گا
لیکن کا حصہ بھی خدا کا دروناک حذاب ہو گیک

درکاری میں نسخی کھانے اور دوسرا نامناسب ہاؤں کا لغایہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَعْلُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَسْكُورَ الْمُبَاهِرِ إِنَّ الْمُبَاهِرَ
يَعْصِرُهُ الْفَلَوْرُ وَالْمَلْفُ ظُلْمٌ بُؤْرَةٌ يَضْلُلُهُ

(رواہ ابو حیانہ والمرمعد، وظیفی و ابن ماجہ)
انس بن معاشر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مسکور المباهر انہیں
سو اگر (ا) ایسی لخواہ رہے لا کندھ باتیں بھی ہو جائیں جس وہ حشم بھی کھانی جائی ہے تو (اس کے
طافی) کو درکاری کے طور پر (اس کے ساتھ) صدقہ مالا کرو۔

(تشریح) وہ تو ہے کہ اپنی سو اگر اور کامب کو درکاری ایکدو کرنے کے لئے بہت جسے کمار دار
نسخی بھی کھانے ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی ایک باتیں کرتے ہیں جو اللہ کے نزویک لخوا
لایعنی اور ناپسندیدہ ہوئی ہیں اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد میں بہائیت فرمائی کہ اس کے
کندھ کے طور پر تاجر لوگ صدقہ (معنی فی کل اللہ غریا اور مساکینہ و خبرہ کی خدمت داعائی) کو
نہیں کاہدار میں مثالی کر لیں اپنے ائمہ اللہ عزیز میں کی اس بیانی کا علاج بھی ہو کا جو کہواری لوگوں
سے ناپسندیدہ باتیں اور ملکا کام کرائی ہے۔

اگر تجارت بھلی سچائی اور تقویے کے ساتھ نہیں تو خسرو بہت خراب:

عَنْ رَبِّ الْمَالِيِّ حَنْبَلِ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَاحَ يُخْرَجُ إِذَا كُوْنَتْ فِيْهِ مُنْكَرٌ
إِلَّا عِنْ مُكْنَفٍ وَأَنْزَلَ مَنْكَفًا . درودِ المولیٰ و مدد و ملائی.

خرسخاہ تھا بن رابع مصلحی رشی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریاں
کو لوگ ساختے ان کے ہنچوں نے (بھلی خہدیتیں) تقویے ہوئیں اور سچائی کا درجہ مانند
کرد تھا میں فاجر ہو بہ کار الحلبی جائی گے

(قریخ) اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی خوف و میرہ ہو آگئی ہے خوف خدا کام
شریعت ہر سچائی و نکونکاری سے آزو ہو کر تجارت ہوئیں اگر کرتے ہیں ہوں جو ہوتی ہے اس
طریقے سچی ہو سکے جس اپنی دولت میں انسانیہ کرنا چاہتے ہیں ایسے لوگوں کے ہے میں اس
حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ان کا خسرو گاہزروں (یعنی بدکار مجرموں کی جمیعت
سے ہو گا اور اسی جمیعت سے پدگوں خداوندی میں ان کی خوشی ہوگی۔ اللہ کیا یاد ہے؟ اس کے برخلاف
اگر تجارت پیش بدرے اپنی تجارت اور کاروبار میں آخرت کے اہم کوششیں نظر کرے جوں ہوں گے
اور دیانت داری کی پابندی کے ساتھ تجارت ہو کر وہار کریں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خوبی خالی ہے کہ

قصداً میں اپنیہ علیہ السلام مصروف ہوں گے اور ہر جو کام کے ساتھ ہوں گے
یہ مصروف ہو جائیں گے اسی ہوں گے اور میری دو فیروز کے حوالے سے (اپنی سلسلہ معاشرت الحدیث میں)
بکھر کی پہنچ دریں ہو گئی ہے اور دنیل اسی کی خوشی کیلکا چاہی ہے۔

مکان و فیروز جائیداد کی فروخت کے پارے میں ایک مشقہ کے دراہت:
مکان بدلیا ہشت کی رعنی بھتی فیروز جوں کی ہے خصوصیت ہے کہ مکان کو کوئی جا
سکا نہ ہو فیروز کے دربرے جاوے آنکھے ہیں جو اموال ملکوں پر آتے ہیں، اس
شدی کا قاتالی ہے کہ فیروز کی خاص صریحت ہوں مصلحت کے ان جوں کو فروختہ کیا جائے
ہو اگر فروختہ کیا جائے تو کہتر ہو گا اس قیمت سے کلی فیروز جاہنگیر و سچی فیروزی پہنچے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مال پر ہو شفقت تھی اس کی بندہ پر اپنے نکلنے میں فیروز کے
مکارے بھی دیکھیے ہیں۔ مدد و حمد لیں احمد مٹاںیں قبول نہیں سمجھے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُرْيَةَ قَالَ سَبِّيْبُ ذُرْزَلَ اهْمَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَنْ بَاعِ
بِكْمَنْ كُوْرَا لَزْ جَلْوَهُ الْمَوْنَ إِذَا أَبْرَكَ لَهُ إِذَا نَأَى بِعَلَّةَ فِي بَطْلَهِ

(دوہہ بیان ماجد و الحسنی)

حضرت سید بن حرمے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
آن پر ﷺ کا رد تھا کہ تم شیخ ہے جو کوئی اپنا گمراہ نہ ہو یعنی تو زر و سبھ کہ اس کے اس
صلی میں برکت و کمکت ہے لیکن اگر وہ اس کی تہمت کو اسی طرح کی کسی جانشی و میں لگتے تو
کوئی لیکھنے پڑے۔ (مخواجہ احمد احمدی)

(کثرت) جیسا کہ لویٰ شہزادی نے ورث کیا ہے خضر ﷺ کے اس درشاد کی حیثیت ایک بخشش
چرامت اور مکروہ کی ہے۔ یہ شریٰ مسئلہ تھی ہے اللہ تعالیٰ ہم کمیوں کو خسرو ﷺ کے اس
طریقے کے شکل کے محدودی ملکہ ملکوں پر بھی چلے کی تو اسی مطابراست

کار و پار میں شرکت کا بخواہ اور دیاستداری کی ہاکیہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَوْزِ جَلْلَلَ يَكُونُ ثَالِثُ الظَّرِبَاتِ كُلُّمَا يَقْرَئُ تَحْلِفَهُ
صَاحِبِهِ لِلَّهِ خَلَقَهُ سَوْجَتْ وَنَسْجَدَ

(دوہہ ابو حرب)

حضرت ابو حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل
دردہ نہ لےتا ہے کہ ہر دو کوئی شر کرنے میں کامیاب کریں تو تمہاری بھی اس کے ساتھ نہ رہا ہوں
(لئنی خبری) تو حسنه خداوند کرت اس کے ساتھ ہوئی چنانچہ ابھی تکمیل نہیں تھی کہ میں نے ماہیے
درد کے لئے غیر ملکی طور پر جعلیتی دل کر لے ہو جب کسی شریک کی طرف سے خیانت کر دو
ہو یا اتنی کاصہ رہو جائے اتنی اس سے ملکہ ملکوں کا بخواہ (کوئی شریٰ صیغہ کی پرکشے سے
کوڑا مار جاتے ہیں)۔ (منطقہ)

(کثرت) علیہ السلام کی اصطلاح کے سطابی یہ "صیغہ فہدی" ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ
ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا بھروسہ لعل لعل ریڈا ہے۔ اس سے ہماری بھی معلوم ہو گیا کہ تمہارتے ہو زکر و بہرہ
میں شرکت چاہئے۔ لکھا ہو جو بھروسہ کرتے ہیں ہے۔

لام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارتے ہو زکر و بہرہ کی شرکت ہی کے باب پر میں زہرہ ابن مسعود
ماہی کی روایت سے یہ واللہ لعل کہا ہے کہ ہر بے زخم ابودہدہ بن راشم کو اون کے میچن ہی میں
اون کی والدہ (زینب بنت حمید) خسرو ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گئی ہو در خواستہ کی
کہ حضرت میرے اس پیچے کو بیعت فرمائیں اپنے ﷺ نے فرمایا کہ ہو صفوٰ علیٰ ہو ابھی

بہت کم مغرب ہے اور آپ نے ان کے سر پر پختہ سستہ مہد کی پھر ہو رہی کے لئے دعا فرمائی (۱) اگے زیورہ میں معید ہو یا کرتے ہیں کہ) پھر پھرے یہ دادِ عینِ اللہ میں، شامِ حب تجدیت اور کار و بار کرنے لگے تو میں ان کے ساتھ ہاڑا رہو سنڈی جلماں کی تھا تو بسا لوگات اپنا ہوا تاکہ وہ تجارت کے لئے فلم کی خرچ پاری کرے تو حضرت عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر (دوںوں پرگِ محابی) ان کو ملٹے ہو رہیں سے کہتے ہیں کہ ہم کو بھی شریک کرو اور حصہ وار بھالو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے ہر کھنکی دو چار نالی گھنی (تو اس دھماکی برکت سے اندھار اللہ خوب لفظ ہو گا) تو پھرے دو احمد اللہ ائمہ حشمت سو دے میں ان دو لوگوں صاحبوں کو بھی شریک کر لیتے ہیں تو بسا لوگات اتنا لفظ ہو تاکہ پورا ایک دعویٰ ہوگر غلام لفظ سے فیجاہا جس کو دھا پچھے گھر بھیج دیتے۔
(معجم عدلی کتاب الشرک)

تجارت اور کار و بار میں کسی کو فکیل ہانا بھی جائز ہے:

عَنْ حُرَيْثَةَ بْنِ أَبِي الْحَصْوَنِ الْهَبْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَخَهُ فِي قَدَرٍ
فَلَمَّا مَرَّتِ الْأَيَّلَةُ لَمْ يَقْبَلْهُ أَهْلُ الْأَيَّلَةِ بِلَهْلَهْلَةٍ وَقَاتَهُ بَشَّارٌ زَيْنُ الدِّينُ لِكَفَافِ الْأَيَّلَةِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْدِ بَلَهْلَهْلَةِ الْأَيَّلَةِ لِكَفَافِ الْأَيَّلَةِ
(رواہ الحزار)

حرود میں بالی الجعد باری رضی اللہ عنہ سے رواست ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس محمد سے ایک خرچ دیا اور آپ کے لئے ایک کمری خرچ دلائیں ہے کہ دو انہوں نے اسی ایک دید کی ادا کریں اور نہیں۔ پھر ان میں سے ایک ماکب و ہار کی ایک دید دہرا دیں اور ایک اور خرچ دلائی کی خدمت میں ایک کمری بھی دیتیں کہ دید ایک دید بھی (دورِ الہمہ تھا) اور آپ ﷺ نے ان کے دلائے (نامن طور سے) فروہ فروخت میں سمجھنے کا سبب تھا کہ اسی برکت کی دعا فرمائی۔ روی کہتے ہیں کہ اس دعا کی برکت سے ان کا حملہ یہ تھا کہ اور سنی بھی خرچ لپٹنے تو اس میں بھی ان کو لکھنے ہو جاتے۔
(معجم عدلی)

(تفہیم) حرود میں بالی الجعد بدلتی نے کھربوں کی پی خرچ دفروخت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ سے دکھل کی خیبت سے کی تھی اس سے معلوم ہوا کہ اسی کرن جائز ہے۔ اور یہ کم بھی خرچ دی ہوئی دو کھربوں میں سے ایک خرچ دلائی سے اچالت لئے بغیر فروخت کمری اور خرچ دلائی نے ان میں کسی اس خلی کو بلکہ اور خالق پر یعنی قرار نہیں دیا بلکہ ثابتی اور وعدی تو اس

سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وکل اپنے موکل کی جیز اس کی املاحت کے بغیر بھی فرودخت کر سکتے ہے لہر موکل اگر اس کو کول کر لے تو وہ بھی جائز نہ رہا لہذا ہو گی۔

عَنْ حَبِّيْكُمْ بْنِ جَرَامَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَدُ فِيمَا يَدْعُونَ إِلَيْهِ
كَذِيفَةً أَخْرَجَهُ الْمُتَشَرِّبُ عَجَّاشًا بِيَدِهِ وَمَاهِيَّةً بِيَدِهِ لِمَنْ يَرْجِعُ لِهِ تَحْرِيرَ أَخْرَجَهُ الْمُتَشَرِّبُ
لِمَنْ يَرْجِعُ لِهِ وَيَدْعُونَ إِلَيْهِ يَمْتَهِنُهُ لِمَنْ يَرْجِعُ لِهِ زَوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمُتَهَاجِرِ لِمَنْ يَرْجِعُ لِهِ أَنَّ يَدْعُوكُمْ اللَّهُمَّ يَعْلَمُكُمْ (روایہ الموصوف و موسیٰ علیہ)

حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رنار سے کہاں کھم کے لئے بھجا کر وہ آپ کے لئے قریل کا چادر خرید لائی۔ تو انہوں نے اس دن بارستے ایک سیٹھ مالا (اوپر) پتوچا اور پھر دیس اس کو (اسکی) عمر دی رکے (عمر) دو دینہ میں فروخت کر دیا پھر مولیٰ اور ان میں سے ایک رنار میں قربانی کا چادر خرید لیا اور انکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریل کے چادر کے ساتھ دو دنار بھی قش کر دیا اور دوسرے چادر پر ایک دینی پیلا خرید اور اسینڈھا (اوپر) فروخت کر کے پھر ایسا تقدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دینہ صدق کر دیا اور حکیم بن حرام کے لئے تقدیم دو دنار میں برکت کی رہا فرمائی۔ (ہائی ترکی و مسند ۲۸)

(تغرس) حکیم سے ہن حرام کی اس حدیث کا مضمون بھی قریب قریب ہے جو اس سے پہلے دلیل حضرت عربہ بذریعی کی حدیث کا ہے جس کی خالہ ہے کہ پر دلوں الگ الگ لفڑی ہیں اور دلوں ہی سے دوستکہ مخلوق ہر چانپہ جو اس سے پہلے دلیل حدیث کی تغرس تھیں وہ کر کیا گیا۔

اجارہ (معنی مزدوری اور کرایہ واری)

کسی کو اجرت ہو رہا دری ہے کہ اپنا کام کرنا ایسا مستقبل کے لئے کسی کو اپنا چیزوں کے کام کا کرایہ لینکہ شریعت اہل اللہ کی زبان میں اسکو تمہارہ کہا جاتا ہے کوہ یہ ان معاشرات میں سے ہے جن پر انسانی تمدن کی شعلہ گام ہے۔ اسی موضع پر تحقیق چند جو شیش ذہنی مادوں کی جانبی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ الْأَمْوَالَ وَالْأَنْوَافَ وَالْمُتَنَعِّمَ
مُنْكَرَتَ الْأَنْوَافِ عَلَى الْمُرَابِضِ لِإِنْقَاصِ الْمُكَلَّفِ (روایہ الموصوف)

لے یہ حکیم بن حرام اس بھی حضرت عدو رضی اللہ عنہ میں کے بھیجے تھے۔ قریل کے پڑے لوگوں میں تجھ دو دنار مدد بھی نہیں دیا گی اور دو دنار کی مدد۔ یعنی مدد کے موقع پر تریاں ۴ دنار کی مدد کی حرمی مسلمان کی مدد میں دو دنار مدد کا سپاٹی رضی اللہ عنہ میں داد دنار مدد

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مفتی تعالیٰ نے
چند بھی غیر یعنی سب نے تکمیل چکنی ہیں ممکنہ نے غرض کیا تو حضرت آپ نے امر دیا
کہ ہیں ممکنہ نے بھی تکمیل پڑائیں اسی وجہ تری قدر طلب کر کی تکمیل چکنیا کر جائے۔

(جعفر بن علی)

(عترت) حضور ﷺ نے اس حدیث میں چند قدر لا حدا دروی پر کہ دلوں کی تکمیل چکنے کا ایسا
حکم دادیا ہے کہ اس کا مطلب یعنی غیر کا ہے جب آپ ﷺ اپنے اپنے چونوایہ ایسا طالب کے ساتھ
رسٹے تھے تو اپنی ضروری و ضریبہ کی کمی کے لئے حدا دروی پر کہ دلوں کی تکمیل چکنے کے لئے جس
کے موٹی آپ ﷺ کو چند قدر لا مل جاتے تھے مگر اسی دلیل میں آپ ﷺ کا ذریعہ مناسب چند
ایک قدر لا مل دو ہم کا قریب ابہد ہوں حصہ ہو جائے۔

تمکیں جو لا بیان میر اک دلام ہے اور اگر آدمی نہیں صلاحیت ہو تو اس سے اس کی کوئی توجیہ
ہوتی ہے۔ فردوسر محیر ہے زوال کا کامان ہوتا ہے میر کی ایک طرف صریحیت کی عدالت چلتی ہے اور
مشکل و ترجیح کی ممکن ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سبیل تکمیل ہوئے
کوئی پورا اکیا ہے۔ ممکن طور پر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس طرح کی حدا دروی ہدایت حضرت خداوند
مشعبانی اس پر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنَى عَنْ حُسْنِيَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَرَ الْأَنْجَوْنَ أَنْجَوْنَ
كُلَّ أَنْجَوْنَ بِعَذَابِ حَرَقَةٍ

حضرت مہراللہ عنہ حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدا دروی
پہنچ ٹکر کرنے سے پہلے اس کی حدا دروی نہیں کرونا گرو۔

(عترت) مطلب ہے کہ اچھے لوز حدا دروی جب تمہارا دلام ہے اس کا کہہ دیدا تو اس کی حدا دروی فوراً ادا
کرو گی جائے پا ختم بالکل نہیں کی جائے۔

لگان پا یا تالی پر زمین دینا:

ابدی حق کی ایک سورت ہے کہ اپنی زمین کی کوئی جائے کہ دعا سے کاشت کر کر
نے شدہ کر کرے بعد کی ملک میں لا کرنسے جس کو وزر لگان کہا جاتا ہے یا جوئے لفڑی کو کیتے ملک
میں نہ چلے کر کے دو کام تھا حصہ زمین کے لیک کو دیا چلے۔ من در جو ذیل خدیجہ زمین کا شخص ہے
دلوں صورتیں سے ہے۔

عن خدیوہ بن خسرو ان رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اعظم خیر ایہ بود کہ
پھسلوہا رئز خسروہا ولهم خسروہا بخیر ملکہ۔ (بیوہ المخلص)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عمر کے بعد) خیر کی زندگی وہاں کے بہادرین کے پرد کر دی تو اس شرط یہ کہ تھت کریں اور کاشت کریں اور یہ مدارک اضافی صدر ان کا ہے۔ (گیجہداری)

(تقریب) ۶۔ حضرت امام اکا کے تواریخ سے فرق کے ساتھ سچے مسلم ملک بھی اس میں صراحت کے ساتھ اس کا بھی ذکر ہے کہ کاشت والی زمیتوں کے علاوہ خیر کے نگذشن بھی رسول اللہ ﷺ نے اس شرط پر وہاں کے بہادرین کے پرد کر دی ہے تھے کہ ان کی بیوہوں کا اضافی ان کو ملے گا یہ کویا ملکی ولا معاشرہ قریب

عن خسرو لعل لشکر بلکل بیوی تو قریب کل خسرو لعل کل خسرو لعل خسرو لعل خسرو
لعل خسرو و مسلم نہیں عہد لال ایسے خسرو و خسرو و خسرو و خسرو و خسرو
یعنی یعنی غایبیں لال ایسیں سلی اللہ علیہ و مسلم لم یہ عہد و لکھن لال لال نیست
انحدار کم ایسا خسرو لال من ایسے خسرو لال غیر معلوم کارہ۔ (بیوہ المخلص و مسلم)
مردوں اور بیویوں اور بیویوں کے جذب خاوس (بیوی) کے ایک بڑے کارہ آئیں مالی (لواز)
لکھن کیوں رہیں ایک ایک بیویوں کے جذب خاوس ایک بیویوں کا دلیل ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس
سے سچ فرمایا اور انہوں نے فرمایا کہ بیویوں کے جذب خاوس کو کاشت کریں کو کاشت کے
لئے زمین بھی بیویوں اور اس کے ملکہ بھی ان کی صد کرڑا ہوں اور اس کے جذبے عالم
تھی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جو کو جملایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو
ٹالیا لیکن پر اکائے سے سچ تھی فرمایا تھا کہ قریب کا لیکن اپنے دسرے بھائی
کو کاشت کرنے تھے (الخیر کی مدد فرست کے) کو سید بیوی سے بھڑے ہے کہ اس پر کوئی مطرد نہیں
و مسول کرنے (گیجہداری سچے مسلم)

(تقریب) مردوں اور بیویوں کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ و تابعین کے نام میں بھی کہ
حضرت کا دلیل تھا کہ اپنی مدد کر زمین کی بیانی لیکن پر اکائی درست نہیں۔ لیکن حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ کے مذہب اسکا دلیل تھا کہ اس کو اجاوز قریب کا لیکن دیا جائے کہ اخلاقی طور پر قریب تھا کہ
اپنے کسی بھائی کو مطرد کرنے کا دلیل پر زمینی دیتے ہے پرتو یہ ہے کہ ہبہ دینے بغیر کسی معاوضہ کے

اس کو کاشت کے لئے زمین سے دی جائے۔ طاؤں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس وحدتیت پر فتنے کی وجہ میں اپنی زمین بدلنے والا کبھی اکابر تھے جو اور ان کا خلاف مولیٰ کی کاشت کے اخراجات و غیرہ میں حرج لند و امانت بھی کرتے تھے۔

وہم کرنے اور جھوڑنے پر معاوضہ لیتا:

اچھے محل پر اپنی محنت کا سلوٹ لیتا اور اسے پھر پورا اس کی ایک صورتی نہیں ہے کہ کسی مر بھل بوجھوڑے پر قرآن شریعتی کو بلے پہنچ کر دم کیا جائیں یا آخری کسما جانے پورا اس کا معاوضہ لیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے اقتبات میں اسے ہیں اور سلطبہ کرام نے وہم کرنے کا معاوضہ لیا ہے پورا رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواز کر دیا ہے قرآن میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذِيرَةَ الْمَوْتِ
لَكُلِّ إِنْسَانٍ فَلَمَّا مَرَّ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هُنْدَةَ
رَسْكَلَةَ لَمْ يَرَهَا كَوْسِلَةَ الْعَطَالَ وَجَنَّ حَمَّامَهُ فَقَرَأَ بِمَا تَعْلَمَ عَلَى الْكَبِبِ عَلَى حَمَّامَةَ الْجَاءَ
بِهَا أَنَّهُ أَسْعَاهُهُ تَكْثِيرًا حَمَّامَكَ وَلَمْ يَرَهَا أَعْلَمَتْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَمَّامَهُ
لَمْ يَرَهَا كَلْفَلَهَا وَرَسْلَلَهُ أَنَّهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى رَسْلَلَهُ حَمَّامَهُ حَمَّامَهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْلَمَ مَا أَخْلَقَهُ اللَّهُ أَنْجَرَ كِتَابَ اللَّهِ (وَرَسْلَلَهُ) وَإِنِّي دُرْدَة
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد مصطفیٰ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راجح ہے کہ سلطبہ کرام کی ایک وحدتیت ایک بخش ہے کہ روحی و فتحی کا ایک اوری مذاہدہ اس سے کہا کہ کیا تم تو گوں میں کوئی جعلہ پہنچ کر لے
والا ہے ؟ اہل دینی بخشی میں ایک آرڈی کو سانپ سے کات لیا ہے । کہا کہ بھجوئے کاٹ لیا ہے
(عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ) ایک بخش ہے کہ وحدتیت کھاپے میں است ایک آرڈی ایک ایک کر ملے اور بخشی میں بار
بکھر کر بھر لیں گے مذہب مطرد کر کے اس کاٹے ہوئے آرڈی پر سورہ فاطحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ
بالکل اپنے اس کو اپنے اصحاب سحری اور مونی کر کر بھل ساختے کرایتے سا جھوں کیپاں اکھے۔ تو
ان مذہبیتھے اس کو کہا کہ مذہب اور اس سے کہا کہ تم نے اللہ کی کتاب پڑھنے کا مذہب لے لے اے
یہاں تک کہ کوئی سب مذہب مذہب آئکھے لوگوں نے مکمل مذہب ﷺ کی مذہب میں بھائی
کیا ہو مرغ کیا کہ ہم کے خالی ساتھی نے کتاب اللہ (سرہ فاطحہ) پڑھ کر مذاہدیتی کی
بیانیں کیا ہو تو ایسا کتاب اللہ اس کی تبلیغ کیا ہے کہ اس پر مذہب کا مذہب
(عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ) اور اس مذہب کی ایک بھائیتی میں پر ایسا کہ میں کہے کہ تم

نے فیکر کیا ان بکریوں کو آئت میں تخلیق کرو لو اور ساری بھی حدود بھی
(تکشیف)۔ جس بندی میں پوچھ دیا گی بے تزلیح تخلیق کے مباحثہ بھی مردی بے تزلیح اسی طرح کا
ایک بہرہ لفاظ منداصر ہو رہا ہے اسی وہیوں میں بھی روایت کیا گیا ہے جس میں مد کو نہ کہ کہ اسی
طرز کے تکیت طریقہ میں ایک دلیانے درپاگل پر بلوگوں نے دم کر لیا ایک محالی نے سورہ قاف حضرت پیر
کریمؑ شام تکن ہون دم کیا اور بالغہ تخلیق کے لفظ سے وہاں تکلیف ہو گیا۔ الجواب میں بھی مذکور
و محوال کیا۔ لیکن ان محالی کو خود تدوین کیا اکبر سیر اخواضہ لیجا ہا تو یہ یاد ہے لیجا کر چکا تھا وہی ایکی پر
حضرت علیؑ کی خدمت میں عرض کیا تھا اسے اس کو سمجھ کرو جائو تو لزومی دیں۔
اگر حدیث کی روشنی میں عالمہ فتحی احمد ری قریب اتفاق ہے کہ اس طریقہ کا تصور
کیجیے مذکور لیجا ہا تھے جس طریقہ طبیعوں اور رذائلوں کے لئے عالمی کی قسم کیہا ہا تھے
ہاں اکبر اپنے مغلوں میں تکلیف کر دیا ہا تو خدا کی خدمت کی یاد نہ کرو بلکہ روح کی یاد سے اور راجیہ
علیهم السلام سے غایبت کی نسبت رکھنے والوں کا طریقہ سمجھی ہے۔

ماریت (ستثنی)

حدیث زندگی میں اس کی بھی خروجت پڑی ہے کہ کوئی مفراریت نکالنے کی ہے کوئی ہجڑ
(آخر اہمیت دور حساں غصبہ) کے استثنی کیستہ استثنی کیستہ مفراریت کی طبقہ میں اسی کی
کروائی جائیں اسی کو احمدیت کیا ہا تھے۔ ایک طریقہ کی ایساں اور کوئی ہجڑ کی
خروجت مدد کر ملائی پڑی تھی تو اکابر و ولیم کا سخت ہے۔ خود رسول اللہؐ نے بھی
خرودت کے عواموں پر بعض حقیقی بخوبی مددیت نکالنے کے لئے اکابر تخلیق کریلی ہیں اور اس کے
پڑے میں پڑیات بھی ہیں جیسا کہ مذکور ذیل حدیثوں سے معلوم ہو گا۔

فَنَقْنَنَ كَلَّا حَكَمَ لِرَبِيعٍ بِالْمُؤْمِنِيْهِ فَأَنْتَسِرَهُ أَنْتَيْهِ حَلَّ الْأَعْلَوْ وَمَلَمَ قَوْسَا مِنْ أَنْيِ
مُكْثَيْهِ بَعْدَ أَنْ أَكَلَهُ أَنْتَسِرَهُ لِكَلَّا رَبِيعٍ كَلَّا فَلَوْ تَبَعَّدَ مِنْ فَقْنَنَ وَلَوْ رَجَعَهُ
لِتَرْعَى دُرْوَدَهُمْلُوْ وَمُسْلِمٰ

حضرت اس رحمتی اللہ عزیز سے روایت ہے کہ (کسی) ہبہ کی طرح پر مددیت میں تمہرہ امداد پیدا
ہو گئی (بابا و میم کے طفکر کی امداد کا شہر موکیا ہے جس کی وجہ سے مدد طبیب کے عوام ہیں)
تمہرہ اہمیت دور خود کے احساں کی کیفیت ہے اور (کسی) ترددوں اثر جعلی طبقہ طلبہ مسلم نے البتہ
علی الصدقی و رشیقی اللہ عزیز سے کا گھوڑا کہا ہے اس کو امدادیت میں بخدا ہے اس کے معنی

اپنے سوت رو نہ رہنا اور آپ نے اس پر سوہنہ ہوا کر (اس چب تھر بھائی نے کئے پھر
بے خلود کا شہر تھا) اب کب آپ ہائی تحریک لائے تو آپ نے فریبا کہ تم نے کچھ بھی
وں کیکلا (جتنی کوئی خلود کیلئے تھر بھیں اُنکی آنہ ہو گوں کو سلطنت بوجہا جائیے اُس کے ساتھ
آپ نے فریبا کہ خلود کے اس کھوف کے پیش فریبا (اُنہم نے اس کو خلود کیلئے)

(جگہ دی)

(تھر) اس حدیث سے سلطنت کے اس موقع پر رسول اللہ نے خلود
ابو علیہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اخراج کیے کہ اس پر سوہنی کیہ ہے اس والی سے رسول اللہ نے کی
ٹھاٹھ اور حسای زندگی کی طبع بھی ساختے اُنکی خلود کے موقع پر جھنڈا و نیس کے
لئے تن بھی تھر بھائی نے گئے اور وہاں اُکرلو گوں کو سلطنت کر دیا تاکہ وہی خوف ہو کر لپیٹے
کاروں میں بھی۔ تھی طور پر اس حدیث سے یہ بھی سلطنت ہوا کہ خلود بھوٹی گھوڑا جو اس
ست رکھا اور حزن کا سنا تاکہ اس کا کام ہی لو گوں نے تھر بھبھ (سماء) رکھ دیا تاکہ رسول اللہ
نے کی سوہنی میں اُکرلیا جائز رہو دیکھا۔ اللہ ہو کیا کہ آپ نے فریبا کہ تم نے تو اس کو
تھر زوال یہاں ہیلا جزئی تھر بھبھ کو ہیجھ مل کر جا بھائیں)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الْأَنْجَانَ مَلَكُ الْأَنْجَانِ وَمَلَكُ الْمَلَائِكَةِ فَهُوَ
خَلِيلُ الْأَنْجَانِ الْمُحَمَّدُ وَكَلَّ مَنْ عَلِمَ الْمَطْهُورَةَ

(روایہ ابو حیان)

حضرت علی بن محفوظ اپنے والد محفوظ بن عین میں سے رہائی کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
نے خلود کے موافقی کی تدریجی کی تھی اسی تھی تدریجی (جتنا آپ نے نہیں سے فریبا کی
ایک نوجوان بچک میں مشتعل تھے جس کا نام دیو) تو محفوظ نے (جوں وہ نے تھی تدریجی)
لشکر اسے تھنا کیا کہ کہا (بھرل زر ہیں) بھبھ کے طور پر کہا پہلے بھر (یعنی جو کہ کم
غافل ہو در ذات و القدر تھبھے ہالہ میں ہے اس لئے زبردستی لے لیتا چاہتے ہو) اس
آپ نے فریبا کی مکمل مدد کے طور پر (جتنا ہوا تھا گوں) جس کی وجہ کی (اصد و دری)
(مشنبلہ ہو)

(تھر) یہ مخفیان یعنی بھبھ قریش کی سردار نہ رسول اللہ نے کے خلود گھوں میں بھائی
لیپھوں بھبھ کے گھوڑے کا گیارہ دن رسول اللہ نے کہا اسلام کا اقتدار کا نام ہو گیا تو یہ مخفیان اس
دہن کو کھر منسخہ (ارجع گیمان) سے مشتعل رکھیے والی بھبھ مجاہد نے اس کے لئے رسول اللہ
نے دہن کی تدریجی مسخر کی آپ نے فریبا کے قول فرمائی دہن کی حلاش میں لٹک دو یہ عمل گھوٹ

وہاں کو ولیس لے آئے تھیں جو اپنے بھرپور قائم ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اس مکان سے
تدریغ ہو کر حجت کا حصہ کیا تو اُنکے لیے بہت سے لوگ بھی اپنے بھائی کی پیدائش سے ان مذرا
میں اپنے بھائی کے ساتھ ہو گئے جنہوں نے ابھی مسلم تجویں بھیں کیا تھا ان میں وہ صوفیوں میں
امیر بیگی تھے اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان سے اکتوبر نزدیک مارٹ ۱۹۴۸ء کی حکومت کو ہون کر ہے
کہ ہوا کہ شاید اب بھرپوری پر نزدیک مصب پر جبط کر لی جائیں گی یہ بودھ نکھل داہیں جس کی
انہوں نے مغلی سے اپنے فری کا خیہ بھی کر دیا اُنکے لئے ان کو طیبین ڈالا اور یہ نزدیک
تم سے صرف حدت کے طور پر بھی جاری ہیں ان کی بولی بھی کیا مدد و مددی ہے۔ ڈا انہوں نے
ذوقیں اُپر کے خواہ کر دیں۔

ای غرضہ حجت کے سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھوں کر لیو اُپر کے ہزار میلہوں پر
خاس کر رہے ہیے ترقی ہو گئے جن کے پیاس دھن کے ساتھ اپنے بھائی کا غیر معمولی حسرو
سلوک دیکھ کر اُپنے بھائی کے نیا صلوٽ ہونے کا ان کو یقین یوں کیا اور انہوں نے اسکم تجویں
کر دیں۔ بہر حال یہ حکایت ہیں وہاں سے اس واقعہ کے تخلی کرنے والے ان کے بیٹے اسیہ میں
ضفوان بھی حکایت ہیں۔ وہی مدد و مہماں میں مدد و مددیہ ایسا ہے۔

عَنْ أَبِي الْعَنْدَلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْعَلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ خَلَدٍ وَسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
وَالْمُسْكُنِيِّ مُرْقُونَ وَالْمُلْكِيِّ وَالْمُلْكِيِّ وَالْمُلْكِيِّ وَالْمُلْكِيِّ وَالْمُلْكِيِّ وَالْمُلْكِيِّ
عَنْ رَبِّ الْمَسْكِنِيِّ مُرْقُونَ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَسْبَةَ حَمَدٍ كَمَدٍ بَنْ بَنْ
رَبِّ الْمَسْكِنِيِّ كَمَدٍ بَنْ
رَبِّ الْمَسْكِنِيِّ بَنْ
(قرآن) اس حدت میں شریعت کے چار حرم ہائی کے گئے ہیں۔ ایک پوچ کہ اگر اپنی ضرورت
اور استھان کے لئے کسی کی کوئی بجز حدت کے طور پر بولا جائے تو اس کا وہی کرنا قدم ہے اس
میں شامل ہیں کرتا ہے۔

وزیر اعظم ہے جان فرمایا کہ مسٹر گارڈنر اس ضروری ہے۔ جب میں روشن فوکار فراش پر
فری خود مل دوں جن کو اللہ تعالیٰ تشریع ہے اپنی نکیتے کی کوئی بجز صرف لا کمہ اٹانے کو راستھان
گزے کے لئے اڑ رے کسی بھائی کو دے دیتے۔ مثلاً پہنچت سودری کے لئے یاد گئی باکری

دروج پینے کے لئے دیتے تھے کہ اس کو پنچ بار رکھو تو رکھا تو پانچ اور اس سے فائدہ حاصل ہے۔
پھر اس سے فائدہ حاصل ہے کہ لئے اپنا غیر کاشت کے لئے اپنی زیادی بھر کی معاونت کے دے
ریتے اس کو صحن میں کھا جائے تھا اس کے پڑے میں عجمیا گا کہ جس شخص کو صحن کے طور پر
کرنی چاہیے اگر اس کو اپنے بیکنے بنائے بلکہ حرف کے مطابق اس سے فائدہ حاصل کے اصل مالک
کو بھیں کر دے بلکہ بڑا سہار کے قابل روانہ کر دو کہ دن پہلے تک ہے ملاقوں میں بھی یہ
روز جو تحد تھکن بہ اس طرح کی سہی خوبیاں لور نیکان اٹھتی ہوں جو شی جو کہ فرضی ہو
تفصیلی کا دوسرے دو ہے فضائل اللہ الصالحة۔

تیرا حکم اس حدیث میں یہ بات کی گئی فرمایا گا کہ جس کی نیاز کے کی نہ ہے فرضی ہو تو
اس کے لوا کرنے کا احتمام کرے۔ (فرض کی واجہ کے پاسے میں رسول اللہ ﷺ کے سنت
تاکیدیہ درستادت لور شروع و میری ایسی سلسلہ محدثین میں فرض کے لیے مولانا پہلے
ذکر کی جاتی ہے ہیں۔)

پھر حکم یہ بات کی گئی فرمایا گا کہ جس کے لیے اگر کسی دوسرے کا فرضیہ کسی حرم کا لیے حق ہو
تو کوئی اس کا مکمل لور خاصیت نہیں ہے تو وہ اسی کا ذمہ دار ہے۔ مگر کہ فرض کے لیے مولانا دو
نہ کرے تو اس لفظ کو خاصیت کو ادا کر پڑے۔

فضیل (کسی دوسرے کی چیز نا حق لے لیا)

اگر کسی کی کوئی چیز تیشدے کر لی جائے تو شریعت نظر میں اس کو حق و شرعاً (حریدو
فر و حفت) کہا جاتا ہے لور اگر اجرت لور کر لیج سبب نہ رہے کہ کسی کی چیز استھان کی وجہ سے (ا
شریعت نظر میں ہے ممکنہ) ہے تو اگر بھر کی معاوضہ اور کریب کے کمی کی چیز وغیرہ طور پر
استھان کے لیے لی جائے تو استھان کے بعد والیں کروں جائے تو وہ "مادرت" ہے۔ یہ سب
صرور تھا کہ اگر کوئی اور حق کے پارستہ نہیں تو سوال میں محدث کی چیلیت درستادت اور شرعاً
حافت میں باقی رکن کی طرف سے گزند پچھے چڑھے۔

کسی دوسرے کی چیز نے لیکی تاکہ مل جو گہرے کہ اس کی حرمتی کے بھر زبردستی ہو
غلطہ طور پر اس کی بھر کر چڑھے لے جائیجہ شریعت کی ارباب میں اس کو فضیل ہے کہا جاتا ہے
اور یہ حرام لور حفت نریک گئہ ہے اس کے لیے میں بھر کر رسول اللہ ﷺ کے مددوچہ ذیلیں چند
درستادت ناظر کر امام پڑھائیں۔

عنه فہد بن عثمان بن عفیت کان فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ائمۃ من الاذھن
فہذا یعنی خلیفہ خلیفہ پہ نوئم طریقہ ان سیع تاریخین (رواہ العلوف)

حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے رواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ
حسن بن علی نے کس دوسرے کی کہ بھی زمانہ میں اعلیٰ انتیمات کے سب نہیں کیا وہ
سے (دوسرے کی زمانہ میں) لامن کے مالوں میں سب خلیفہ ہے۔ (گھری)

(تشریف) یہ ضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق کے باقی محتدوں حکایت کرم
سے مردی ہے۔ حضور ﷺ کے اس دشاد کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کی
زمنی کام جانے سے جو پاک کرنا گیں تو حقیقت ہے کہ اگر صرف بالاشت بھر
کی خصب کیا تو حقیقت کے دوں ان کو کی زمانی و زمانی میں خلیفہ ہے اگر آخوند
جس کو حقیقت کی خلیفہ ہے تو اس کو خلیفہ ہے۔ (لهی پندا)

کی جاندی ہو رکج سلم میں ایک براہمیت آموز و اپنے زمان کے خصب ہی کے بارے میں
روایت کیا گیا ہے۔ جس کا لفظ اس حد بھائی سے ہے تو وہی کہ ایک حورت نے حضرت امیر
حاجابی رضی اللہ عنہ کے دروازہ میں حضرت سید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف (جیز عقر)
ہشری خان سے اسی مدد سے اس دشت کے حاکم مردان کی عدالت کی کیا کہ انہوں نے
بھری قلاں نہ مکول دھمل کیا ہے۔ حضرت سید بن زید رضی اللہ عنہ کو اس سمجھتے ایک
الیوں سے مردان سے کیا کہ میں اس حورت کی زمانی و زمانی میں خلیفہ کو خوب خصب کروں گا اسی نے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے تکمیلی ختنہ دیو ہے۔ (یہاں حضرت سید بن زل کے
کچویے چڑ کے ناصحہ لورایے اداہ سے کی گئی کہ خود مردان بہت مہتر ہو انہوں نے کیا کہ اب
میں آپ سے کوئی دلیل ہو رہا ہو تو جو بت لگیں اس سے بعد حضرت سید بن زید عنہ (لے کے
دل سے کہہ دعا کی کہ اس ادا کو جانا ہے کہ اس حورت نے مجھ پر یہ جو بیان کیا ہے تو اس کو
آنکھوں کی روشنی سے بخوبی کر دیں کی زمینی ہی کوہن کی قبر بدارے۔ (والله کے زندگی
حضرت عرض کرتے ہیں کہ اسی بیان کی روشنی سے خود اس حورت کو دیکھا ہے اخیر حرب میں ہبہ
تو گئی خود کیا کرتی تھی کہ سید بن زید کی بہادری سے سہرا یہ مغلی بہادر ہے اسی کی وجہ سے
ایک دن اپنی زندگی کی خلیفہ میں جاوی تھی کہ ایک کڑھے میں کرپڑی ہو رہی تھیں جو کوڑھاں میں کی قبر
کھا گیا۔ (گی خدا کو سچے سلم)

اللہ تعالیٰ اس دفتر سے سچی لکھنے کی تشریف۔

عَنْ يَهُزَّلَنْ بْنِ سَجْدَنْ عَنْ أَنْجَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ لَانْ مَنْ تَكَبَّرَ نَهَيَهُ
لَكَمْ بِهَا

حضرت مرحوم بن حممن رضي الله عنه سے دو ایمیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشیو فرمایا
تھا کہ کسی کی کوئی بھر جگہ پر اور بوسٹلی وہ تم میں سے نہیں ہے۔ (جامع زندقی)

(تفسیر) اگر دل میں ایسا کارہ ہو تو یہ محمد اہمیت سخت و صدید ہے کہ کسی کی بھر کا پیشہ والا اور
غصب کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی جماعت دور آپ ﷺ کے لوگوں میں سے نہیں ہے جس کو
آپ ﷺ نے اپنے نے الگ اور در در کر زیادہ بڑا گھر دوں اور بد بخش ہے۔

عَنْ الشَّعْبِ ثُمَّ قَالَ عَنْ أَنْجَنْ عَنْ أَنْجَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ لَا يَأْخُذْ أَخْدَلَكَمْ
عَصَابَةً لَمَّا تَحْلَّلَتِ الْأَنْفَانُ لَعَذَّلَهُمْ أَنْجَنْ فَلَمَّا كَانَتِ الْأَنْفَانُ
سَابِقَ الْمَنْ زَوْجَيْنَ وَالْمَدَّ سَابِقَتِ الْمَدَّ كَرَتَتِ الْمَدَّ كَرَتَتِ الْمَدَّ كَرَتَتِ الْمَدَّ
اَنْجَنْ دُورَسَرَتِ الْمَدَّ کَیْلَوْنَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ
اَنْجَنْ لَعَذَّلَهُمْ تَوَسِّعَ الْمَدَّ کَیْلَوْنَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ بَحْرَیْ

(تفسیر) مطلب یہ ہے کہ کسی بھائی کی لگوں اور چھوڑی کی طرح کی حریر اور جعنیوں جیز کی بھی بھر
اس کی مرثی اور اپلاست کے شبلی جانے، اس کی نقدان میں بھی شبلی جانی ہو اور خلائقی عطا سے لی گئی
ہو تو وہ اسی ضرر کو نہیں جانتے پس پہنچانے کے لئے مصروف جزو نہ کہوں کر کے یہ ضروری ہے
اللہ تعالیٰ خصوصیات کی ان بہانیات کی اہمیت بھروسی کرنے کی تفسیر ہے۔

عَنْ أَنْجَنْ سَرَّاً لِرَاهِنْيِ عَنْ عَبْدِهِ لَكَ لَانْ وَسَلَّمَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ لَا
قَطَّلُوكُمْ لَا يَجْعَلْ مَلِكَ مُرْءَ لَا يُبَطِّبْ نَفْسَ مُنْهَى

(روضۃ طہرانی کی تصنیف الایمن و الدین و الدینوں فی المحسن)

اللہ عز وجلہ اپنے چاہے دوامت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا دشیو دار کسی پر علم و
نیادی کش کر را خیر دار کسی آری کی طبقت کی کوئی بھر ایسی کی بولی نہ کہا اسی کے لئے لبری کا عالم بدر
چاہئے۔ (مسیح الایمان للسیفی، تہذیب الدار تعلیم)

عَنْ جَعْوَنْ أَنْجَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَاصْفَحَهُ بِفَرِنْجَةِ الْمَهْبَتِ لَهُمْ هَذَا
وَمَهْبَتُ لَهُمْ كَمْ كَمْ الْمَهْبَتُ لَكُمْ لَمْ يَسْتَعْفِعُ لَكُمْ بُسْبَقُهُمْ لَكَلَانْ حَلِيمٌ خَلَقَهُمْ لَهُمْ
بِقُوَّتِهِ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ
لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ لَهُمْ لَكَلَانْ

(روضۃ طہرانی)

حضرت چاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کے پڑھنے والوں کا گزرا تک خاتون کی طرف سے ہوا دروازے لئے اپنے کے کھانا خدا
لئے کی درخواست کی۔ اپنے کے رہائش کے سامنے خاتون (خواتین) تو اس نے ایک بکری بڈی کی ورکھا
چڑ کیلا اور آپ ﷺ کے سامنے رہائش کے سامنے خاتون کی ورکھا نے اس
میں سے ایک لفڑی لیا مگر اس کو آپ ﷺ نے علی سے نہیں بخوبی کیا اپنے کے سامنے خاتون کی ورکھا نے دشاد فرما
کر (دشاد فرمادی) بکری کی اصل مالک کی اپنے کے خوارش کرنی کی وجہ سے
خاتون نے عرض کیا کہ تم دوگ (انجے پوسی) سخا کے گمراہوں نے کوئی ٹھنڈت نہیں
کرتے ہم ان کی قدر لیتے ہیں اور اسی طرح تصدیق فرائی جاتے ہیں۔ (معارف)

(تقریب) جیسا کہ دعوت کرنے والی خاتون کے ہاتھ سے مطوم ہوا تھا یہی تھا کہ وہ کبودی و
وزن کی کمی پہنچ کے ایک گمراہے الی جاد کی تھی جو بہمی اعتماد تخلیق نہ کر رہا تھا وہ چلن کی
وجہ سے ان سے ابلاست لینے کی ضرورت نہیں تھیں اگری کمی پور کری بڈی کر کے اور کھانا خدا کے
حصور پہنچنے اور آپ ﷺ کے رہائش کے سامنے ہیں کر دیا کیا ہیں اپنے کے سامنے جب پہاڑی لفڑی
اس میں سے لباؤ آپ ﷺ کی طبیعت مہدک نے اس کو قبول نہیں کیا ہو رہا علی سے اتری تھیں
سکا ہو اور آپ ﷺ ہر یہ سکھنے کر دیا کہ پور کمری اصل مالک کی بہادست کے بخوبی خالی ہیں۔
جس طرح اللہ تعالیٰ لے کھانے پینے کی چیزوں کے باے میں مام انسانوں کو ایک تدقیق فر
احسان نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کمزدی کیلئے جو دل کا کھانا اور علی سے اپنا حفل ہوتا ہے
اسی طرح تھا لیتھن خاص بدوں کو جو کوئی خاتون خدا کو خدا کو اس سے خلاف فریبا ہاتھے ایسا واقع
حطا فرید ہے کہ نہایت خدا کو اس سے کھانی جائی سکتی ہے اور وہ علی سے اتری ہے۔
مذکورہ بیان و تصریح میں رسول اللہ ﷺ کا القبر من علی سے لیتھن کے بخوبی کھا سکنا اللہ تعالیٰ کی
ای خاص خاصیت کا غیر تعلق داشت کے بخوبی کو یہاں اللہ سے بھی اسی طرح کے واقعیت
محتول ہیں۔ ”فَلَمَّا كَفَلَ اللَّهُ بِوَهْمِهِ مِنْ يَثْلَاثَ“

عن بن القاسم یہ بات خاص خود نے کاملی خود ہے کہ کمری بچ جعلی گھنی بخوبی کی کمی
تھی بلکہ باہمی اعتماد تخلیق اور روانی و ہمیں کی وجہ سے ابلاست لینے کی ضرورت نہیں تھیں اگری کمی
تھی اور بڈی کری گئی تھیں کے بعد جو اس میں لکھن خداخت ہو رہی ہے اسیہوں کی کہ حضور ﷺ اس
کو نہیں کھائیں گے اور علی سے نہیں آئیں گے اسی سے نہیں ہے کہ وہ زندگی کی بخوبی بخدا ہاتھ سے
لیتھن اور استعمال کرنے سکے ہے میں کس قدر احتیاط کرنی پڑتا ہے۔

ہدیہ شفہ و بیناللہ

حری رندگی میں لشون دین کی ایک مخلصہ بھی ہے کہ اپنی کو کچھ جزوی درخت کے خود پر کسی کو بیٹھ کر دی جائے وہ خلائق نے اپنے اور قدرت میں اسی بوی ترقیت کی وجہ پر اسکی وجہ سے محنت کی تھا اسی وجہ سے کہ اس سے زادوں میں مجتہد الائمه اور علامات میں خواہکروں کی بیہودگی ہوتی ہے جو اس دنیا میں بوی تحقیق اور تکمیل کی آنکھوں سے خدا تھات بور عالمیت و سکون حاصل ہوتے کہا جائے۔

ایک دو صفحہ ہے مذکورہ سترے کا دل خوش کر سلسلہ انسانی کے ساتھ اپنا تمدن پر اپنے نامہ کی تحریر کرنے کے لئے دو جانکے اور اس کے ذریعے رخانے اگئی مطلوبہ جو، یہ مطلبہ ہوئے تھے اگر اس پر کسی بھروسے کو بیان کرے تو اس کے ساتھ اپنی مشکلات کا عمدہ ہے اگر کوئی دوسرے کو بیان کرے تو اپنے دلیل مبتدہ کا دل سے ہے اگر کسی اپنے بھائی کو بیان کرے جس کی حالت کہ زرد ہے تو اس کی خد منصب کے ذریعہ اس کی تعلیم کا دل سے ہے اگر اگر اپنے کسی بڑے گزار اور حرم کو خوش کریں جائے تو اس کا اکرم ہے وہ تحریر کرنے ہے۔

اگر کسی کو فریدت مدد سمجھ کر اپنے کے دلستہ در قلب کی بیت ہے وہاں کے قریب ہوئے تو وہ کامیابی کو حاصل کرے گا جبکہ جبکہ اس کے ذریعہ اپنی بیت دار اپنے خلائق نامہ کا ائمہ حضور ہو اور اس کے دلار یہ دنیا کی مطلوبہ ہو۔

بیرون اگر اسلامی کے ساتھ دو اپنے تو اس کا اواب مدد سے کم جیسی بھلک بھلک لشون دین کر دیں وہ اپنے دل وہ گز ہوئے تو صوق کے اس فرق کا تجھے ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہی شریپ اور دنیا کے ساتھ قبول فرقے اور اس کو خود بھی استثنی فرماتے تھے۔ تو مدد سے کوئی اگرچہ شریپ کے ساتھ قبول فرماتے اور اس پر دعا کیں۔ اگر دوستی تھی تو وہ مغلی غلی فرماتے تھے تو وہ دنیا کو اور مدد لیتے تھے۔

اس سے ہے کہ اس سے میں ہاں تھیں وہ بیوی کی بیان جو کہ بیان جسمتی کی بھر کیا ہے۔ بھائی خاص مخلوقی میں بیکن اپنے جو گونی خالموں پر محدود کر دی جائی کریں کا تو کہ مکاروں نے بیان کیا ہے۔ مغلی

میں بہت والدت اور تعلقات میں خوشنودی اور زندگی میں جتنی و سکون ہے اکرنا ہے اور اسی کے
سامنے رضاۓ الٰی حاصل کرنے کے لئے پرسول اللہ ﷺ کا اعلان ہوا۔ (لوگوں) تھا اس تجھے
کے بعد جو یوں خلائق رسول اللہ ﷺ کے مدد و چاریں پندرہ شوالیت پڑے

پڑیں یہ دلوں کی کدو دست دو د کر کے مجھ پر آ کر تائیں:

عَنْ مُعَاذِنَةِ عَنْ الْبَيْنِ حَتَّىٰ هَذَا غَلَوْ وَسَلَمَ لَلَّهُ تَعَالَى لَهُوَ الْهَمَّةُ تَلَهُبُ
شَفَاعَةَكُمْ (رواء هرون مدنی)

حضرت ماکوہ صدیق رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے نوایت کرتی ہیں کہ آپ سنتے
فریاد اکیں میں ہے چنانچہ مجھ کرو وہی ہے جسے دلوں کے کیم فرم کر دینے اور انہاں بندی

عَنْ هَمِّ هُوَ فِي عَنْ الْبَيْنِ حَتَّىٰ هَذَا غَلَوْ وَسَلَمَ لَلَّهُ تَعَالَى لَهُوَ الْهَمَّةُ تَلَهُبُ
وَمَخْرُوكُهُ وَلَا تَخْفَرُهُ جَلَزُ الْجَازِيَّاتِ وَلَا هُنْ فِي سُنْ شَفَاعَةٍ (رواء هرون مدنی)

حضرت ابو ریاض رضی اللہ عنہ دوسرے رسول اللہ ﷺ سے نوایت کرتے ہیں کہ آپ سنتے اور شاد
فریاد اکیں میں ہے چنانچہ مجھ کرو وہی جنگل کی کدو دست دو جنگ دو کرو جانے پر دو ایک
ہے اسی سر کی پڑائی کے پورے کے لئے کبھی کے سر کے ایک کوئے کوئی جنگ دو کر تجھے
کے

(جھنڑ) پھنسی گئے ریختے ہائی زیبھیں ہوں کندوں قلن کا کندو جو ہتا دلوں میں جو دل تعلقات

میں خوشنودی پیدا ہوں ابھی اسچھے خوشنود تعلقات میں ذریں چاندیں پر گل کرنے کی لائیں ملنا
لایتے حضرت ابو ریاض کی خوبیں خوبی اضافہ ہے کہ ایک پڑائی دوسری چوڑائی کے لئے
کبھی کے کمر کے گھوے کے جدید کو بھی خیر دیجئے کیونکہ اس سے حضور ﷺ کا مدد ہے اور یہ ہے
کہ ہبھو دینے کے لئے طرفی ایک کہ بہت جو صافی چیز ہو اگر اس کی پا بدل دو اس کا انتہم کیا
جائے گا تو اپنے دینے کی اور بھتیجی کم لائے گی اس نے پا لغش اگر کھر جی کی پا نہ کرے
ہیں تو پڑائی کو پھیجنے کے لئے اس کے ایک گھوے کو بھی خیر دیجئے تو یہ بھی جو ہے جائے۔

(ماں) رہی ہے کہ یہ دو ایک مالک ملی ہے جب اٹیں ہو کر پڑائیں تو فتحی کے سامنے
قول کریں گی اور اس کو ایک دوہنہ دو تسلیں کچھے کی زیبھیں ہوں کے زندگی میں بھول بھائی
(تم)

ہدیہ کا بدلہ دینے کے ہدستے میں اپنے کام کا معمول اور آپ کی پرائیتی کی پرائیت:

فَنَّ فَوْقَنَا الْأَلَّاثُ مِنْ أَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْبَلُ الْمُهِمَّةَ وَيَنْهِيُ الْعَلَمَةَ
وَرَوَاهُ الْمُهْرُوفَ

حضرت مالک صدیق رضی اللہ عنہ بیان ازبانی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سرمل و خود کی طرف تھا

آپ ﷺ نے خود کو اپنے فرماتے ہیں تو اس کے خوب میں خود کی طرف تھی

(کعبہ بری)

(تفسیر) مطلب ہے کہ حضور ﷺ کو جب کوئی محبت و شخص ہے تو اس کا خواستہ
خوشی سے کامل فرماتے ہے اور اللہ تعالیٰ کے برخلاف عمل جواہ الاحسان الاعسان کے
مطابق اس پریے رسیدہ طلبے کو خود بھی پڑیے اور اسے نولانے تھے (خوبی) وقت میانت
نہ لائی پیدا درست (لت) آگے درج ہوتے وہی بھل میشوں سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے
انت کو بھی اس طرزِ محل کی پہاڑت فرمائی تھی مگر مغلیق اتفاق شاشاکی ہے لیکن اسوس
ہے کہ اسٹ میں بکھر لواہی امتیں بھی اس کی وجہ سے انتہام بہت کم تھے اسکے

فَنَّ جَهْرُ عَنِ الْأَنْبَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْأَنْبَيْنَ مِنْ أَنْطَوْنَ قَطْلَةَ لَكَرْجَدَ لَكَرْجَدَ
وَفَنَّ لَمْ يَجْعَلْ لَكَرْجَدَ مِنْ هُنْكَرْ فَكَرْ وَفَنَّ حَكْمَ لَكَرْجَدَ حَكْمَ وَفَنَّ تَعْلَمَ بِهَا
لَمْ يَهْنَطْ كَارْ مَلَلَبَسْ لَكَرْ فَلَادْ

حضرت چاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو جب

خود ہوا جائے تو انگریز کے پاس بدل میں دوچیے کے لئے کوئی صحوہ نہ اتنا اس کو دے دے

جس کے پاس بدل میں خود دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو (اللہ) حضرت یکے لئے اس کی تحریک

کے دروس کے حق میں لکھ کر خیر کئے جس نے ایسا کیا اس سے شکریہ کا حق اکھنڈر جس

نے ایسا کیا کیا اور احسان کے حوالہ کر یہاں اس سے شکریہ کی دو روح کو تائیج کو ادا کرتے

و کھلائے اس صفت سے جہاں کو ملا گئی ہوئی تو اس اوری کی طرح ہے جو دھوکے (لہجہ)

کے دو کپڑے پہنچے (جاٹی تندی مسلم بن عاصی)

(تفسیر) اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے بداشت فرمائی ہے کہ جس کو کسی محبت کی طرف
سے ہدیہ خود دیا جائے تو انگریز پالے والا اس میں ہو کر اس کے خوبی در صلی میں ہوئے تھے
دنے کے لئے اور یا حق کرے لئے انگریز کی خود راستہ ہو تو اس کے حق میں لکھ کر خیر کئے دروس کے
اں باحساب نکھوڑ دین کے سامنے بھی نہ کرے اللہ فرمائی کے اس اس کو بھی خطر سمجھا جائے

گہ (اگر آنکے درج ہوئے وہی ایک حدیث سے معلوم ہو گا کہ "جز اذکار" کی نسبت سے بھی ہے اس لواہ جاتا ہے کہ اگر جو شخص ہمچوں تختہ پالنے کے بعد اس کا اخراج کرنے سے زبان سے ذکر نکلنے کے "جز اذکار" میں جیسا کہ بھی اس کے توازن کر ہیں اس سے دور نہ گزی کا ترکیب ہو گی۔

حدیث کے انگریزی ترجمہ "وَمِنْ تَعْلِيٰ هُنَّ" کا مطلب ہے یا ہر یہ ہے کہ جو شخص اپنے دین پر اپنے اصرار پر اپنے حکم کے لباس و فیرہ کے ذریعے اپنے اصرارہ کمال (خلالہ المصالحة مشتمل) کا اکار کے حوالی میں نہیں ہے اور اس دھرم کے ذریعے اور اسی بھروسہ کی طرف ہے جو لوگوں کو دھرم کار کے لئے باہر نہ کرو ہو اور لوگوں کا اسلامیں پہنچے۔ اسی شان میں حدیث کے تکلف ہے کہ مغرب میں کوئی شخص تھا جو نہ اپنے کھلیہ اور قتلہ اور جو کہ آدمی تھا تاکہ جو ہمارے صدر میں اور شامبرد کی پڑیے پہنچتا تھا اس کو حسرہ میں سمجھا جائے تو اس کی گوئی پر اعتماد کیا جائے تھا لانگوڑہ جھوٹی کو اپنی راستہ اسلامی کو اپنی خوبی زور دیا گیا اس سے ہمچوں تھے کہ متعلق ترقہ کو رہا تھا اس کے ساتھ اس انگریزی جملہ کے فردیت سے مخصوص ہے کہ اس کا تقدیر عالی ہے کہ کوئی شخص جس میں وہ کمال احتصار و مبالغہ نہ ہوں جن کی وجہ سے لوگ ہمپر وغیرہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ کچھ ایسا یا ایسا شخص اگر لوگوں کے پڑیے تھے جو اس کے لئے اپنی اتنی اور اپنے ایسا اور اپنے طرزِ زندگی سے وہ کمال اسے دو تو مصالح اپنے لئے غایب کر دے تو پس فریب اور بھروسہ پاپیں ہو گا اور یہ آدمی اس روایتی کلام میں قویے زور "کی طرح مکار اور دھرم کے بدلا جوگہ والٹھا اطمینان

مسنویں کا ٹھرپری اور ملن کے لئے دعاۓ خیر :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَمْ يَشْكُرُ الشَّفَاعَةَ لِمَ يَشْكُرُ اللَّهَ

(درود و محمد و امریکی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود فرمایا کہ جس نے اخلاق کرنے والے بندے کا ٹھرپری تو اس نے اخلاق کا بھی ٹھرپری دا گھنی کیا۔

(امداد و پارچہ تدبی)

(ٹھرپری) لامبارد حدیث کا مطلب ہے کہ چو کہ اخذ اخلاق کا یہ حرم ہے کہ جس بندے کے اخلاق سے کوئی بچھے تھوڑے کوئی فخر نہیں کیا اس کی طرح جو بھی احسان کرنے والیں کا ٹھرپری دا کیا جائے اور اس کے لئے اگر فخر کرنا چاہئے تو جس نے اپنا ٹھنک کیا اس نے خدا کی بھی ٹھرپری دا ٹھنک کی۔

بعض شدید سخن نے اس حدیث کا یہ مطلب بھی بون کیا ہے کہ جو احسان کرنے والے بندوں کا خود کرائے ہوں مجھما شکری کی اس حدیث کی وجہ سے اُنہماں بھی خیر کرائے ہوں گے

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَبِيعَ الْأَنْوَارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَيْءَ إِلَهَ
شَرُونَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذِهِ حِكْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى لِيَقُولَهُ** (درودہ الفرمدنی)
حضرت امام ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید میں آؤں کی
اس نے گوئی احسان کیا اور اس نے اس گن کے لئے پر کہ کے دعا کی کہ ملیخاں اللہ
خیروں ایک دفعہ تعلیم کیا اس کی بہرہ مدد و درجہ مختار ہے (تو اس نے (اُس دعا کی کہ ہی کے
دریچے اس کی پوری تحریف بھی کر دی۔) (بخاری خودی)

(تشریح) خیر اللہ عدو اپنا ہر صرف دعا کیے گئے ہے جس کا بندوبست بھی احسان کرنے
والے کے لیے ہے اُن اللہ میں دعا کرتا ہے تو گویا اس کا اکابر و اعزاز کرتا ہے کہ میں اس کا بدل
دینے سے باہر ہوں اسی سبک پر درستہ تھم کو اس کا اپنا بدل دے سکتا ہے میں اسی سے
مرض و اشکار کرنا ہوں کہ تمہارے اسی احسان کا وہ اپنی شان و عالیٰ تک مظاہر ہے بخوبی مدد حا
فرانے اسی طرح اس دعا کیے گئے میں اس احسان کرنے والے کی تحریف اور اس کے احسان کی
قدرتیاتی بھی مضر ہے۔

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَتَدِئُ أَنَّهُ
الْمُهَاجِرُونَ لَهُمُ الظُّلْمُ مَا وَلَمْ يَنْهَا فَوْنَا مَهْلَكٌ مِنْ كُلِّهِ وَلَا يَنْجُونَ
مَوْلَانَا مِنْ كُلِّيٍّ مِنْ كُلِّمَوْلَانِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذِهِ حِكْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنْكَرَهُ مَنْ كَوَافَرَ بِهِ
الْمُهَاجِرُونَ خَشِيَ لِقَدْ حَفِظَهُ اللَّهُ تَعَالَى مُلْعِنُوا بِالْأَخْرَى كُلُّهُمْ مَهْلَكٌ لَا مَا ذُكْرُوهُمْ بِهِ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْكَرُهُمْ
عَلَيْهِمْ** (درودہ الفرمدنی)

حضرت اسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا ہر بڑے فدیہ
تحریف نامہ (درودہ فرمدنی) سے اعداد کی میزبانی اور ان کے اشارہ کا غیرہ کیا تو ایک دن
بخاری بنے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ماضر ہو کر مرض کیا کہ ام نے کہنی ایسے لوگ
ٹھیک کیے چھے رہے تو گہری ہیں جن کے ہم اس کے ہم انتہے ہیں (مغلی الصادق مدینہ کی طبقہ مولویں)
کو (تریخ خوشنسلی) مدد و نیکی سے مددی میرزاں پر خوب فرمی کرنے والے اور کسی کے ہم اس
تمروز اور تو اس سے بھی عاری ہم خودی کو مردہ کرنے والے انہوں نے حتیٰ مخفف کی
شدیدی مدد اور یہ مددی طرف سے بھی اسہنہ (مسنے) لی ہے تھہ مخفف میں اہم کوششیں کر لیا

ہے (اُن کے اسی غیر معمولی لینگرے) اُن کو ادھر پہنچنے کے بعد جلد قوب الہا کے حصہ میں آپ نے (اور اگر تھیں بھی خداوند نہ ہائی) آپ سخن میں فرمایا تھا نہیں کہ وہ اس احسان کے عوض تم ان کے حق میں دعا کرتے تو مگر وہ اس کے لئے کوئی خیر کرنے نہ سکے۔ (باقاعدہ)

(تقریب) جب رسول اللہ ﷺ کے مختار سے ہدایت فرمائے میں وہ اسی حکم پڑتے ہے کہ وہ آپ کے ساتھ مجاہرین کی بھی ایسی خاصی حادثت تھی جو اُپنے حکمت پہلے یا اُپنے حکمت نے بعد اپنے پیٹے مگر چورز کے دریہ طبیر آئے تو جو سارے خدمت ہے پر بندوقیاں میں اس سب کوہ میں طبیر کے ساتھ نہ لے لیں مگر ان میں ملکی بندوقیہ بود و مزے کا بھروسہ میں خود حجت کرنے کے لئے وہ کچھ ماحصل نہ جاتاں میں خداوند کو تصریح کر دیتے۔ ان انصار میں اُنھیں ذوالقدر سید بھی تھے جو مختار غرض میں یعنی اپنی خوشیت کے مطابق مجاہرین کی خدمت میں سب حصہ لیتے۔ جو دولت صدر شہری و نوابی سے مجاہرین پر اپنی دولت سے دریغ خرچ کرنے کو زور خربات تھے اُن اپنا بیت کاٹ کے اُن کی خدمت اور سمجھانے کو ایسی خدمت کے لئے تھے اس صورت حال میں مجاہرین کے ہاتھ میں یہ خیلی کماکر کھنکا رہا جو کہ انصار کے اسی غیر معمولی لینگرے احسان کی وجہ سے ہماری ہدایت مختار مجاہرات و غیرہ کا تواب بھی ہے اُنیٰ خداوند کے حصہ میں آجائے تو اُن میں سماں میں رہا۔ اُنہوں نے خصوصی کی خدمت میں اپنے خود کے غرض کیا تو اُپنے حکم نے اُنہیں دو دلائی کہ یہاں کوئا تصریح طبیر ہے کہ تصریح کے اس احسان کے متعلق ہون کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیں اور ایک دوسری کے لئے اس کے احسان کا اصراف ہر ٹھیک رہی کر دی جو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے حقیقی مل کوون کے احسان کے پہلے اور ٹھرپنے کے متوہر تحول فرمائے کا کوئی تمہاری طرف سے ان کے احسان کا اصراف کا پاؤں اپنے خزانہ کر میں سے حاصل نہ ہو۔

وَهُنَّ مِنْ حَمَّلَتْهُ الْأَنْجَانَ وَمَنْزَلَتْهُ شَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُرُونَ عَلَيْهِ

رَبِّكُمْ لَكُمْ بُرُونَ كَيْفَةِ حُرُونَ الصُّفَرَى حِكْمَتُ الْوَقْتِيِّ (رواه مسلم)

حضرت الامیر رضا خوش منستہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا جس کسی کوہ پر کے طور پر فوج دیکھ لیں تو کیا بلے اُسی کو چاہئے کہ اس کو بھی کمال ہی کرے تو اُن کے لیے کوئی خزانہ نہیں ملے اور کم تجسس ہے تو اس کی خوبی پسند فرستہ (کی مسلم)

(تشریح) پہلی جسی کم قیمت چیز تھوڑی کرتے ہے اگر اللہ کیا جائے تو اس کا بھی اندھر ہے کہ بے ہدایت ہیں کر سلوک کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے تھوڑی لٹکنی کی گئی وہ اس سے اس کی دل مٹکنی ہو۔

اور ترددی کی ایک روایت ہے کہ جس کو خوشیدہ بھول کا ہے یہ دیا جائے تو والہاں نہ کرے کیونکہ خوشیدہ بھول جس کا تھا ہے اور یہ بحدادی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے خود حضور ﷺ کا بھول بھی مطلوب ہے کہ آپ ﷺ خوشیدہ خوشیدہ کا ہے یہ واعظ لکھ فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُنَّةِ حَمْرَاءَ لَلَّا رَأَى نَبِيًّا أَطْعَلَهُ وَسَلَّمَ لَكَ لَا تَرَدْ لَوْتَ وَلَدْ
وَاللَّفْخَنَ وَالْمَنْ

(رواہ الغوث علی)

حضرت مجدد الشافعی عفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حنفی
چیزیں (ما خوب من) کی ہیں، مگر کوئی لٹک کر جہاں نے تھوڑی کریمی پہنچ کیے تو مغلیہ
(جای بخدا)۔

(تشریح) ان عبارتیں جیز مدن کی خصوصیت میں ہے کہ دینے والے ہی ان کا زور ہو اور شخصیہ ہم تالیف
جس کو دینی پاکیں مدن کا استعمال کر کے ان سے فائدہ اٹھاتا ہے، جس سے دینے والے کا می خوش
ہوتا ہے اور یہی خوشیں اس مشیت کی ہوں لیں کوئی انجیں پر قیاس کر لیتا چاہیے۔

ہدیہ دے کر والہم لیتے بڑی مکروہ ہاست:

عَنْ أَبِي هُنَّةِ حَمْرَاءَ عَنْ أَبِي الْعَيْنَ مُعَلَّمًا أَنَّهُ أَطْعَلَهُ وَسَلَّمَ لَكَ لَا يَرْجِعَ لَوْتَ وَلَادْ
لَفْخَنَ قَوْلَهُ لَمْ تَرْجِعْ لَهُنَا لَا لَوْلَادْ لَهُنَا بَشَّرَ وَلَكَ وَكَلَ مَلَكَ بَغْرَبَ
الْمَقْبَلَةَ لَمْ تَرْجِعْ لَهُنَا كَمْبَلَ الْكَلْبَ أَكْلَ حَنْيَ إِذَا هَبَّعَ لَاهَ لَمْ خَادَهُنَّ الْيَمَ

(رواہ ابو ذار و الغوث علی و المسنی و ابن ماجہ)

حضرت مجدد الشافعی عفر رضی اللہ عنہ عبارتیں جیز مدن کی خصوصیت دے رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
بے ارشاد فرمایا کی اور کے لئے چاہو تو فرماتے ہیں کہ کسی کو کوئی چیز عرضی کے
طور پر دینے پر مدرس کو دامن لیتے ہیں اگر کہ کوئی دینے تو وہ اس سے سکھا ہے
(لطفی) اس سے لئے دامنی کی بھی لٹکنے ہے کیونکہ دلادی اپنے کامہ طرز کا حق بھاگی کے بعد
آپ ﷺ نے جسی دینے پر مسیہ کی دامنی کی تھی اس پر کرنے والے شاور فرمایا کہ لکھ ٹھکر دو

اور علینہ دے کر وہیں لے اس کی حстал اس کتے کی ہے کہ اس نے ایک جو کلمہ بھاگ تک
کہ جب خوبیوں پر کم اپنی کوستہ کر کے خالی مہر اپنا اسی ساتھی کو کھاتا تھا۔

(حضرت مولانا جامی تندی متنی سنن ابی داہم)

(تشریف) ہدیہ دے کر وہیں لیٹئے کے لئے اس سے زیاد سمجھو مرد کوئی حстал نہیں ہو سکتی۔

کن لوگوں کو ہدیہ لہما منع ہے:

عَنْ جَهْرِيِّ لَمْ لَمَلْ رَمْزُولْ إِلَهِ صَلَّى إِلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْأَصْنَامُ خَلْوَةٌ.

(روایہ الطوہری میں الاوسط)

حضرت چابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درستہ فرمایا کہ نام و نسب

(یعنی حاکم ہر فرقہ و رواک) کے ہر ہے "خلوٰہ" (یعنی ایک طریق کی شیوه) وہ شریعت اور ہدایت کو جائز

احسال کے قبیل ہے ایں۔ (تمام دو طرفی)

عَنْ أَبِي الْأَنْعَمِ كَالْكَالِ رَمْزُولْ إِلَهِ صَلَّى إِلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الْأَصْنَامِ خَلْوَةً

فَلَمْ يَعْلَمْ لَهُ حَيَاةً غَلِيلَهَا لَكِنْ لَهُ لَهْلَكَهَا لَمْ يَأْتِ بِهَا عَظِيمًا مِنْ أَهْوَابِ الْوَيْمَارِ

(روایہ ابو داؤد)

حضرت الحافظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درستہ فرمایا جس بنے کی

خوش کئے ہے (کسی محظوظ نہیں)۔ مخدش کی تو اگر اسی شخص نے اسی مخدش کرنے والے کو

کو کوئی ہمیشہ کیا فرار اسی سے دہڑیے گول کر لیا تو وہ سوچ کی ایک جویں خراب حرم کے گرد کا

سر بچک ہوں۔ (سنن البیرون)

(تشریف) حضرت چابر اور حضرت ابو الحاص رضی اللہ عنہما کی ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ

ہدیہ ایسی کھلٹی قبول ہے جو اخلاص کے ماتحت ہو اور خدا تم کے افراد کا شہر لا رہا تھا پہ بھی نہ ہو۔

الله تعالیٰ ہم مسلموں کو تعلیم دے کہ رسول اللہ ﷺ کی لمحہ دین کے سلسلہ کی ان تمام ہدایات کی

روز کو سمجھنے بزرگان کی پابندی ہو رہی ہو دی کوئی بزرگی کا حصول بھاگیں۔

وقف فی سبیل اللہ

ہر دو صور و خیرات بھی باعو ثواب میں حالت و تصریفات میں سے ایک وقف بھی ہے۔ حضرت شلیلی اللہ علیہ السلام میں تحریر فرمائے ہیں کہ مرد کے لوگ میں جوں اللہ علیہ سے پہلے وقف کے تصور اور طریقہ سے واقف نہیں تھے۔ آپ علیہ السلام نے احمد بن حنبل کی بحث و رہنمائی سے اس کی تحریم و حریم دئی۔ وقف کی حیثیت یہ ہے کہ ماں و بھائی میں اپنی زندگی میں اپنی مالیت، بخشش کا لئے جوہری رہنے والا ہوا جیسا طرف سے مصارف فخر کے لئے محفوظ کروانی چاہئے۔ اس کی بادیو اور یا اصلی و تفسیر کرنے والے کی نظر میں کے ساتھ اس کی بحث کے لئے زیادہ صادرات ختم ہیں فخر ہوں۔ رہنے پرور خود وقف کرنے والا اپنے اولاد کی تصرف سے بھیجہے کے لئے تو مستحب ہو۔ جو بڑھائے اسی سلسلہ میں مدد چڑھائیں مدد ٹھیک ہو گی ہا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَو أَنَّ عَمْرَو أَصَابَ أَرْضًا يَعْتَبِرُ طَقْنَى الشَّيْءِ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ طَقْنَى وَدَمْوَنَ الْمَدْنَى أَصَبَ أَرْضًا يَعْتَبِرُ لَمَّا أَصَبَ مَا لَكَ فَلَمَّا أَنْتَ

عَذِيقٌ بَلَّهُ كَمَا تَعْزَزَنِي بَلَّهُ الْمَلَلُ إِذْ هَفَتْ حَيْثَمَتْ أَصْلَاهَا وَأَنْصَاثَتْ بِهَا

لَعْنَتَلِي بِهَا حَمْرَةُ الْمَدْنَى وَلَا يَأْتُعْلَاهَا وَلَا يَوْمَكُبُ وَلَا يَوْمَكُ وَلَعْنَتَلِي بِهَا لِي

الْمَلَلُرُو وَلَعْنَ الْمَلَلُرُو وَلَعْنَ الْمَكَابُ وَلَعْنَ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَعْنَ الشَّيْخِ وَالظَّبَابِ

لَا يَنْتَاجُ شَفَعَى مِنْ وَلَعْنَهَا إِنْ يَأْتُلِي بِهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ بِالْمُنْكَرِ فَلَمَّا تَسْمَعَكُ

لَوْرَوْهُ الْمَخْفُونَ وَمَلَئَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے کہ انہیں نبی موسیٰ کریمؐ سے دارالیام
ماجرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحریر میں ایک بقدر دشمن میں اور رہنے سول اللہ علیہ السلام کی خدمت
ملی ماہر بہرہ ۲۵، عرض کیا کہ یادِ رسول اللہ علیہ السلام تحریر میں ایک تحریر رہن میں ہے (وہ نہایت
عکیس اور عینی ہے) اس سے بکتر کوئی بیعت میں نہ ٹکنیا جائی آپ علیہ السلام اس پر بے میں مجھے کہا
تھا چھوپنے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ایسا اگر تم چاہو (وہیا کہ کامل دشمن کو حکوم (تحریر و قبضہ)
کرو تو تو (اس کی پیداوار در آمری کی) ماصدقہ قرار دے دو۔ چنانچہ حضرت عزیز اس کو (اے
طریقہ وقف کر دیا) اور اپنی کھل اللہ عاصد تریخ دے دیا تو اور طرف رہا کہ پر ٹھوڑ کبھی بچا
جلائے رہ جہے کی جائے۔ اس میں درجت جاری ہو اور اس کی اعلیٰ اللہ کے واسطے فرقہ ہو

ظیور میں حسکنگوں بور نکلنا قرابت پر بور نکلا ہوں کو آزو کرنے کی امتنان و رچندے سے سلسہ میں
بور سفاروں بور بھروس کی حدودت میں بور جو عجیب اس کا جعل بور بھروس تکسلہ جاؤ
ہے کہ ۱۰ صاحب سد تک اسی مبنی پر خود کیا ہے بور نکلائے بور طبق اس کے دریہ مان
بور نکلائے بور نسبتہ خیروں اور اندھوں۔ (کی جزوی تکملہ)

(تکسری) پر حدیث و قوف کے باب میں اصل بور طبیور کی صیغت دیکھیا ہے۔ بیرونی عمش تحریر
بیک کے تجہیز میں عجیب اور اقا فدا کی ایمنی حام طور سے جو کی اور بخیر عجیب کے بھروس کی
دیجوس کا قربان انصاف حسن رسول اللہ ﷺ نے بھروس میں تقسیم کر دیا۔ حضرت عمر بن الخطاب
کے حصے میں جو قطعہ زمین آپہ اپوں نے مسوی کیا کہ بحری ساری کیلیت میں ۲۰ نہادت حقیقت اور
گرا تحریر بیچ بیجہ بھروس اور آنے اپنے میں بڑھو لیا گیا ہے۔ ملن قاتلوں اپنے حقیقتوں میں
نیکوں نہ کر۔ (الم میں بور طبیور کا انتظام اسی وقت تک حاصل نہیں کہ کوئی کب کب کر اپنی
حکومتہ اور غوب جیسی رہائیدادی صرف نہ کر دے گے) اسجاپر حضرت عمر بن الخطاب کے
ولی میں تو آپ کہ تحریر کی پوچا ہے جو بھرے حصے میں آئی ہے اور اس سے بکتر حقیقت کوئی جیج
بھرسے پاس نہیں ہے میں اس کو فی سکل اللہ خرقہ کر کے مدد تحریر کی اور خالہ اور سعادت حاصل
کر لوں۔ لیکن خود بیحد تحریر کر سکے کہ ان سکونی سکل اللہ خرقہ کرنے کی بیہرے نہیں سب
سے بکتر صورت کیا ہے۔ انہیں نے خرسوں کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے پارے میں
رہنالی پہنچی تو آپ سکلہ نے اس کو واقف کرنے کا مقرر ہوا یا تاکہ وہ مصدق جدید رہے۔ پھر انہیں
حضرت خرقہ اسی کو وقفہ کر دیا ہو اس کے مصادف بھی تحریر نہ رہے۔ یہ معاذل قریب
قریبہ علی ہیں یہ قریب ایسا کہ نہیں کہ کہا کے ہوں مگر فرمائی گئی ہیں۔ (سودۃ الریب ۳۷۶)

آخر میں وقف کے متعلق اور اس کا انتظام کرنے والے کے ہدایت میں بور طبیور کیا ہے کہ
وہ اپنی دولت میں انتظام کرنے کے لئے قوانین میں سے کوئی نہیں یعنی کھلڑی پیشے بور اپنے اللہ
عجل اور بھروس وغیرہ کو نکلائے کرے لئے اس میں سے بکھر ملائی کیا ہے۔ اسی کے لئے
چاہکیں۔

(خر بیج کے بعد مرسلاں کی طریقہ تحریر کے مسائل بھی تسبیح میں و بکھر جائیں)

عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الْمُتَّالِ ثَلَاثَةِ قَاتِلِ الْمُرْسَلِ إِذْنَنِ مَعْتَلِ لَائِلِ الْمُتَّالِ الْمُتَّالِ؟ قَاتِلُ

الْمُتَّالِ لِعَصْرِ بَرْ بَرْ وَلِكَلْ لِلْمُرْسَلِ لِلْمُرْسَلِ لِلْمُرْسَلِ

حضرت محدث بن حمادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی۔
رسول کیا کہ حضرت اسبری والدہ کا احتفال ہو گیا ہے؟ (میں ان کے لئے پھر صدقہ کرنا چاہتا
ہوں) تو کوئی صدقہ نہ کرہ بخیر اور زیادہ ثواب کلاری ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ (بھی کبھی
کھوں) خداوند اور اس کو اوقاف عام کر رہا ہے میں سے اللہ کے بخشانی پیش دیجیں وغیرہ کی ضرورتوں
کے لئے پانی حاصل کرتے رہیں) چنانچہ الہوں نے ایک کبوٹ کو کوئی کندوا اور جو کیا کہ یہ
بیرونی افادات حمد کے لئے ہے (اک ان کا اثاب ان کو دیتا ہے) (صلی اللہ علیہ وسلم)

(تشریح) اس روایت کی بعض روایات میں یہ تفصیل لکھ کر کی گئی ہے کہ حضرت سعید بن جعفرؑ کی
روایت کا اب احتفال نہ اوقافہ ستر میں ہے تھے اس ستر نے لاہی پر ہے۔ حضور ﷺ کی حدیث میں خاص
ہے کہ حضرت کیا کہ اسبری کو تم ہو جو کی میتوں اسبری والدہ کا احتفال ہو کیا۔ پھر اشارہ ہے کہ اگر
میں ہو جو دعا کا اوقافہ میں اخراج ہے لئے جو وہ دیگر کو کہو صحت کر جائی۔ بس میں ان کے ایصال
ثواب کے لئے صدقہ کرنا چاہتا ہوں تو کس طرح کامیڈی بخیر اور ان کے حق میں زینہ و ثواب کا
یاد ہے ہو گی؟ آپ ﷺ نے ان کو کتوں ہو ہوئے کامیڈی بخیر اور چنانچہ الہوں نے الکریجی جسی
اس کی ضرورت تھی انکو کتوں ہو ہو اور اپنی والدہ کے ہامیں لیجیں ان کے ایصال ثواب کے لئے لڑکوں کو
وقوف کر دیکے بعض روایات میں پاس دلکش کر دیکا۔ بھی ذکر ہے نو مکا ہے کہ لاہی بائی میں کبوٹ
خواری ہے۔

حضرت ﷺ کے بعد میں اور آپ ﷺ کی بڑائی پر وقف کیا ہے اور اسی وقف کی وجہ سے اس سنتی
بھی سخطوم ہو گیا کہ کبھی سرخے والے کو ثواب دیکھا لے کی نہیں سے کوئی نیک کام کرنا گھبی ہے اور
ایصال ثواب کا اظر یہ برحق ہے اور وہ تفصیل درج ہے اسی پر آخر الہر است کہ تفصیل ہے۔

قَنْ تَبَّاعَةَ بْنِ عَزْدٍ الْخَصْوَى فَلَمْ قُهِيَتِ الْمَازِحَى الْفَرَّاجُ عَلَيْهِمْ خَطَّاءُ
فَلَمْ تَبَّاعَةَ كُمَّةَ رَأْيِ إِلَامَ مَلْ تَلْمِيزَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّمُ الْمُنْجِذَةِ وَالْمُسْتَبْدَلِ بِهَا عَاهَ مَسْطَاحَبُهُ بَخِرُّ بَخِرُّ وَمَا تَلَمَّلَ مِنْ بَخِرُّ فَبَخِرُ زَوْمَةُ
تَجَعَّلَ ثَلَوَةَ مَعَ دَلَوَيْ المُسْلِمِينَ بَخِرُّ لَهُ بِهَا لِيَ الْجَعْدَةَ لَأَفْسَرَ بِهَا مِنْ ضَلْبِ
مَلَى وَأَتَمَ الْبَوْمَ كَسْتُوْلَى أَنَّ أَشْرَبَ بِهَا حَنْ أَفْرَبَ بَيْنَ مَاءَ الْبَرِّ فَلَقَرَّا
كَلْهَمَ تَقَمَّ - فَلَمَّا تَبَّاعَةَ كُمَّةَ رَأْيِ إِلَامَ مَلْ تَلْمِيزَ أَنَّ الْمَسْجِدَ هَذَا
بِالْكَلْكَلِ الْكَلَلِ رَأْمُولَ الْدَّمَلَلِ الْكَعَلَلِ وَسَلَمَ مِنْ بَخِرُّ بَخِرُّ بَخِرُّ الْكَلَنَلِ الْكَلَنَلِ
بِيَ الْمَسْجِدِ بَخِرُّ لَهُ بِهَا لِيَ الْجَعْدَةَ كَلْهَمَ تَقَمَّ بَيْنَ مَلَى كَلْهَمَ الْبَوْمَ

تم بخوبی ان اصلی ہے و مختصر ھالوا اللہم تعم لان افیض نعمتہ و ایضاً سلام
علی بخطوئی اقیں بخواڑ بخیل ملکر کا من عالی ھالوا اللہم تعم لان افیض نعمتہ
اہ و اسلام خل تعلمون آن دسویں ایسی عالی بخیل و سلام کا ان عالی تعم
منکه و منکہ تو بخیل و بخیل و آن بخیل ملکر خیل تساخکت جبارۃ
پلخیلیں فوجیلہ بوجیلہ لان لشکن لبیو فلما خلیک تبی و جیلیں
و فیلیں لان ھالوا اللہم تعم لان ایکھو ھولوا و زب المکملاتی فیہذ لالہ۔

(رواہ ابو علی والمسانی)

شدید حس پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر
کے قریب صورت میں (بیہدیل) کے لٹکنے والے کھر کا مکارہ کرایا تھا (اویسون نے
بیکھر کے اپنے سے اس کو کھر بھر لیتے خالی ہے ہو کر کہا میں تم کو ایسا کام اسلام کا واسطہ رہتا
ہوں اور تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہے اسی تجھے علم میں چھو کر رسول اللہ تھے میرج
کفر بکارے اور درس کے علاوہ شیخی پلیا کریں کھوس جسیں قلادورہ کی شخص کی ملکیت
خواں رسول اللہ تھے فریبا کوئی ہے اللہ کا اندھہ جمعہ روز کا فریبا کے نام صلی اللہ علیہ
شدوغ کریے کہ اس کی طرح عام سلفوں کو اس سے مہلیت لینے کا حق نہ کرو اللہ تعالیٰ جسے
میں اس کو اس سے پہنچنے تو تم سے اپنی زندگی رسم سے اس کو خود پیلاور و فتح خام (زندگی)
اور آن حم کھداں کا پیش کی جائیں پیش میں تو زیور چھوڑ کر نہ ہو کر مسند کا سامنہ کیا ہے
کہاں، کوئی کوئی ملکیتیں پیش میں تو زیور چھوڑ کر نہ ہو کر مسند کا سامنہ کیا ہے
جسے اپنی زندگی کی حم کھداں کا اس کام کیا مدد و مدد کرے کہ پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں اس کا اس کا علم
ہے کہ مجبور تھیں اخراجیں کرنے کے بعد کہ ہو گئی تھی تو رسول اللہ تھے اسے ایک برق لیا
کہ اخراج کا کوئی بھبھے نہ لالاں گھر لے کی دیں کا اعلان (جو سمجھ کے قریب ہے) اس کے سبھ
میں شامل کروں اس کے موظف اللہ تعالیٰ جسے میں اس سے پہنچاں کو خالی رہے تو میں
سے اپنی زندگی رسم سے اس کو ایسا کیا تھا (اویسون نے شامل کرایا تھا) اور آن حم تو گئے اس
میں، اور کسی کو نہ کسی کھو پڑ جو دیجے ہوں تو ایسون نے اس کے جواب میں کہا کہ خدا عطا
ہو گئی اس کے علم میں ہے اس کے بعد حضرت حسن نے کہا کہ کیا تم لوگوں کو اس کا علم ہے کہ
(رسول اللہ تھے) کی و نہیں و نہیں (لوگوں کے لٹکر کا ساز و سلان میں نے اپنی زندگی رسم سے
کہا کہ ایسا کیا کہ خدا عطا ہو گی جسے اس کے بعد حضرت حسن نے کہا
کہ میں اس کا ساز و سلان کا لٹکر دیجے ہوں کہ اس کیا یا واقع تھا اسے اس کے علم میں سے ہے کہ

رسول اللہؐ ایک دن مک کے پہلو شہر پر خود آپؐ کی سماجی بندوں کو درست کر دے دو
میں بھی تھا تو یہ لامبے کامیابی کے کچھ مفتر اس کے سچے کرگئے نہ آپؐ کے لئے اس ہے
اپنے قدم شریف سے طربِ کامل و فریادِ شر ساکنِ آنحضرتؐ کے دوسرے ایک نئی ہے ایک
صلیل ہے جو دو صہید ہیں (حضرتِ حسنؐ کی اس بات کے عقاب میں بھی) اسکوں نے کہا ہے
خود خدا اپنے ہم کو اس کا بھی علم ہے اس وقت حضرتِ حبانؐ نے کہا اُنہاں کو اپنے بھروسے کی خدم
پر لوگ اگی اس بات کی کوچک و بیتی ہے اس کا مل ٹھہر ہوں۔ تیر بات (حضرتِ حسانؐ نے اسی
دنہ فرمائی۔ (ہادیت زندگی اُسی زندگی)

(تغزیع) اس حدیث میں حضرتِ حبانؐ رضی اللہ عنہ کے دو شکون پلا کر ہے جو رسول اللہؐ کی
کی ترجمب اور اپنی پر آپنے نے کچھ پہلے پر رامدہ کا وقف یوں ہے اہم مسلمان میں سب سے پہلا وقف
ہو گا کیونکہ وہاں وقتِ حمل میں آیا ہبہ رسول اللہؐ کی تحریف کر کے دو حصہ تحریف لائے اس
سے پہلے کمکھڑے میں کمی وقف ہے تصور ہی نہیں کیا جاسکدے وہر اوقات اس زمینی کا ہوا انہوں
لے فریہ کر سمجھو بیوی لشکر خالی کر۔

یہ حدیث بھی اک نکاہ ہے حضرتِ حبانؐ رضی اللہ عنہ کے نخاں و ماقب کے ہاپ کی
ہے درا کھڑک جدیت ہے اسی بکب کے تحدید ریا کی گئی ہے حبانؐ پر کہ اس نئی حضرتِ حبانؐ
کے دو شکون پلا کر ہے جو رسول اللہؐ کی ترجمب پر کچھ نے اس لئے یہاں اس کا ہجع کرنا
مکاسب کہا گیا۔

اس حدیث میں نبیرت کا برا سالمانؐ نے حضرتِ حبانؐ رضی اللہ عنہ کے دو نخاں و ماقب
اور ان کارنا میں سے اور ان پیاروں سے جو رسول اللہؐ کے لئے اس میں تین شہروںی گھنیتہ ان
کے نزد کے لوگ ہام طور سے واقع تھے جو اور ہم اپنی بھروسہ مسلم نہیں کی کہ اور انہوں کی
ہمیں نہیں تھیں جن نو گوں پر شیخان سور قواز جن کے نئے نہیں تھے ملکہ وہیں حق
انہوں نے اس سب کے بعد حضرتِ حبانؐ رضی اللہ عنہ کو تباہ کوئی مالمدعا طریق سے شہید کیا۔
جو پھر است پر اس کا انتہا گئی مذہبیہ ایک بام کل علام (کام) کا ایک بخوبی مسلسلہ بھی ہے۔

وصیت

ملل مظلوم و تضرع کے اداب میں سے ایک وصیت تکاہب بھی ہے۔ وصیت کا مطلب ہے کہ کوئی شخص جس کے پاس جائیداد یا کسی مخلص میں سرمایہ ہو وہ پیٹے کر دے کر میر کی طلاق جائیداد پر مایہ کا تباہ حصہ میرے انتقال کے بعد ملائی صرف فخر میں ضریب کیا جائے ملائی ملٹھ کو دیا جائے۔ شریعت میں اس طرح کی وصیت کو قانونی جائز حاصل ہے مگر اس کے خلاف شرعاً اخلاق میں جن میں سے بعض بدلیں میں درج ہونے والی مذہلوں سے بھی معلوم ہوں گے اور جزیء تفصیلِ حکام کتب میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اچھے مزدود کمل کے پارے میں اس طرح کی وصیت اگر لوچہ اللہ عزوجلیٰ آخوت کی بیویتے کی گئی ہے تو ایک طرح کا مسودہ ہے اور شریعت میں اس کی تفاصیل کی جو ہے اور اگر کسی کے پاس کسی کی کوئی جزاں کی کوئی طرد کی ہے پس پر کسی شخص کا قرض ہے جیسا کسی طرح کا حق ہے تو اس کی وارثی موردنماشی کی وصیت کر دو اور یہ بھی وصیت ہو اس کو لکھ کر محفوظ کرو یا ہاتھ پر اس بات کی وجہ مذہبیں میں مطلع کی جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنَا عَبْدِ اللَّهِ كَانَ دَمْوَنُ الْمَدْفُونُ مَلِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَمَلَّمَ مَا حَلَّ فِي الْمَرْءِ
مَضْلُومٌ إِنَّهُ مَنْ يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسْبَارِ إِلَّا وَمَنْ يَتَّقَى مَنْ يَخْرُجُ بِكُلِّ حِلْمٍ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے دشاد فرمایا کہ کسی لہیہ مسلم بھائی کے لئے جس سکبیں کوئی لکھ جو (جائیداد) پر ملپوچا لخت اور فرمی وغیرہ ماہو جس کے پس منہ میراث کر لے جائے تو وہ میراث کر لے اور اسی میں کوئی تحریک نہ ہے اگر اس میں کوئی ملکہ نہ ہے تو اس کی اولاد کی وجہ میں کچھ اسی میں کوئی تحریک نہ ہے۔ (کعبیہ، صحیح مسلم)

(تحریک) مطلب ہے کہ وصیت کرنے اور وصیت نہ کرنے کا الحکمے کے لئے اس کا انداز نہیں کرنا جائے کہ جب موت تریپ تحریک آئے اگر اس وقت وصیت کر دیں گے۔ بلکہ ہر مرد موسیٰ کو چاہیتے کہ وہ میراث مونہ کو تحریک کرے اور اپنی وصیت بصر جاری کئے دو دن بھی اپنے کریبیں لے کر اپنے اہل کی وصیت نہ کرے۔ موسیٰ جو اس کا انداز کر رہا تھا

مطلب ہے کہ اس مسئلہ میں ستمی اور تاخیر کی جائے۔ معلوم ہے کہ موت کا فرش

کس وقت آجایے۔ حضرت ہی محرر سے اس حدیث کی روایت کرنے والے ان کے خدمان فتح کا بیان ہے کہ حضرت ہن طریقی اللہ عن نے یہ حدیث پہلی کرنے کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سننے کے بعد ایک دن بھی ایسا نہیں کر را کہ ہر دو صحت نامہ محرر سے پاس نہ ہو۔

انہوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس چدایت پر عمل کا زمان حامت میں اب بہت ہی کم ہے اس خواص ملکہ اخض الخواص کو اس کی توقیت ہوئی ہے حالانکہ اس میں وہی مخالفت ہی بھی بہت بخوبی ہے اور بعید نہیں کہ ترجمیں اور زادوں کے درمیان بعد میں اختلاف اور بہت سے نزاعات اور بحکومیں کا بھی انسداد ہو سکتا ہے۔

عَنْ جَاهِلِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَادِثَةِ غَلَقِي وَصَبْرِيَّةِ حَادِثَةِ
غَلَقِي سَبِيلٍ وَمَسْلِيلٍ وَرَفَعَتْ غَلَقِي لَهُنَّ وَهَاهَا فِي وَمَاتْ نَظَرُوا إِلَيْهِ

(رواء ابن ماجہ)

حضرت ہبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سجنہ صحت کی حادث میں امثال کیلاجتی ہن حادث میں جس کا انقلاب ہوا کہ اپنی بیانات اور مصلحت اسلام کے پہنچنی جو صحت اس کو کرنی چاہئے تھی اس نے کی اور اسی وجہ اللہ کی ای توہین کا انقلاب نمیکر رہت ہے اور شرایع پر پہنچنے ہوئے ہو اگر اس کی صوت تقویٰ اور شہادت میں نہیں ہوئی تو اس کی صحت ہو گئی۔ (مشنیہ بیہقی)

(تشریح) اس حدیث میں صحت کرنے کی تجویزیات ہوئیں کی گئی ہے وہ کسی تفریغ کی عصیان نہیں۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي قَاتِلٍ قَالَ جَاءَهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّابٌ لَهُ زَانٌ وَأَنَا
بِمَكْحَةٍ وَهُوَ بِمَكْحَةٍ أَنْ يَمْؤُتْ بِالْأَزْمَعِ الَّتِي هَاجَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ يَوْمَئِمَ اللَّهُ أَنْ
خَلَقَ إِلَكَ هَذَا مَنْزُولٌ اللَّهُ أَزْمَعٌ بِمَا لَيْلَةٍ خَلَقَ لَكَ لَمَّا تَكَبَّرَتْ مَكْحَةٌ فَلَمَّا
كَبَّرَتْ الْمَكْحَةُ وَلَمَّا كَبَّرَتْ وَلَطَّكَ مَكْحَةٌ يُلْكَ أَنْ تَذَعَ وَرَكَّكَ الْمَكْحَةَ فَعَزَّزَ مِنْ أَنْ
تَذَكَّرَهُ خَلَقَ بِكَلَافِرَنَ الْأَمْمَنَ عَلَى أَبِيَّهُمْ وَلَكَ مَكْحَةٌ الْمَكْحَةُ مِنْ نَظَرِهِ لِأَنَّهَا
عَنْدَكَ مَكْحَةٌ الْمَكْحَةُ هَلَى تَرَقَّبَهَا إِلَى عَنِي بِعِزَّ أَنْكَ وَعَنِي اللَّهُ أَنْ تَرَقَّبَكَ الْمَكْحَةَ
يُلْكَ لَمَّا قَدِمَ لَكَ الْمَكْحَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ لَيْلَةٌ بِلَوْلَةٍ الْمَكْحَةَ (رواء البخاری و مسلم)
حضرت سعد بن ابی قاتل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ان کرتے ہیں کہ مکہ کو رسیں

(حضرت میریعنی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحریف لائے گا اور میں اس بات کو بہت برا کھننا خواکر میری سوت کد کی اس سرزنش میں ہو جس سے میں ہرست کر چکا ہوں (مور جس کو اللہ کے لئے بھروسے کے دامنے چھوڑ چکا ہوں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کے طور پر) نئے قلب دینے کے لئے بدر شد فرمایا کہ اس سوت فرمائے غفران کے بیٹے (اس بیٹے) (حضرت سعد کی والدہ کا نام بالقب علیرغم تھا) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اللہ را استغفار کے عرض کیا کہ (حضرت کی کیدائی ہے) میں اپنی سادی و سوت کو (اللی سختل اللہ علیہ سلام) سعادت خبر میں) صرف کرنے کی وصیت کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں (ایسا کرو) میں نے غرض کیا کہ بکھر آؤ گی (اوہ سوت کے ہدایے مخایہ و صیت کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں (ایسا کی نہیں) میں نے عرض کیا کہ (اوہ سوت کے لئے وصیت کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) (رملا کر) ہاں تھاں کی وصیت کروں اور تھاں کی بھی بہت ہے (ایسی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) (رملا کر) تمہارے لئے یہ بات کہ تم اپنے دو شوؤں کو خوش حل مجوہ کے جاؤ اس سے ہم جھرے ہے کہ تم ان کو مغلیسی بورنگ دستی کی حالت میں تھوڑے کچکا کر لے (ایسی ضروریات کے لئے) بوسروں کے سامنے باخچ پہنچ لائیں اور تم جو کچکی بھی (کوچہ اللہ اور ثواب کی نیت سے) تحریق کر دے (لگکر) وہ تحریق اپنے ہاتھ سے اپنا کے اپنی بچی کی کے موٹی دو گے (اوہ بھی عذر اپنے تھا) وہ صدقہ ہو گا حقیقت کو (اوہ) اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ایسی ہے کہ وہ تم کو اس سر غصے سخت و مغلیسے کی سختی میں تم کو بلند مرتبہ پر کھلائے ہو جائے بہت سے بہت سے عذاب کاں مدد اور فتح یعنی گاہور بہت لوگوں کو اقصانہ (ایسی حدیث کو حضرت سعد سے روایت کرنے والے) ان کے صاحزادے ماحزد بن سعد (ع) کہتے ہیں کہ جس زمانہ کا یہ عالیہ ہے (اُس زمانے میں حضرت سعد کے صرف یک ٹینی تجسس (اس کے ملاعلہ کو کہا لو اور نہیں تھی) (ایسی حدیث کی وجہ سے) حضرت سعد بن علی و حاصہ برضی اللہ عنہ علیہ خداوند بھروسے ہے یہ بھی محسوس واریع کے سفر میں ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر مختار میں یہ مختار ہے پڑھنے اسی حدیث کی بعض روایات میں یہ القول میں "تمذهبت علی الموت" یعنی میں کویا سوت کے کنارے بچھی گیا تھا اور پولیات میں یہ القول میں سے تھے اس لئے یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ جس تکہ کو وفات کے لئے چھوڑ پچھے ہیں اور ہرست کر پچھے ہیں جبکہ ان کا انتقال ہو جو اس کی سرزنش میں ذفن ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن کی حمارت کے لئے تحریف لائے اور ان کی یہ فکر اور پریشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "تو حرم اللہ این غفراء" کہہ کر ان کے لئے دعا کی اور تسلی دی پھر حضرت

سخنے (جو دولت مدت حکایہ میں سے تھے) آپ ﷺ سے اپنے مل دوست کے پارے میں وحیت سے مستقل دریافت کیا (اُس حدیث کی بعث روایتیں ہیں کہ انہوں نے صراحت کے ساتھ حضور ﷺ سے مرغیٰ کیا اک اللہ کی دی جوئی سب سے پاس نہیں دولت ہے وہ میری صرف ایک بیٹی سمجھا میں اپنی آخرت بکھر جانے کے لئے سوچتا ہوں کہ اپنی سادگی دولت کے لئے وحیت کر جائیں کہ وہی کمیں اللہ مختار فی خیر میں صرف کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی اولادت نہیں دی تھی بھر کو جو دولت یعنی کئے اپنی وحیت کرنے کی بھی اولادت نہیں دی صرف تھالی کی اولادت تھی بقدر قریباً کہ تھالی بھی بودت ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو یہ بھی تھالی کہ خدا اللہ ہر تھالی آخرت کے لئے بھی بکھر ہے کہ تم تھالی سے زیادہ کی وحیت بخوبی کرو۔ عزیزوں! تریکوں پر طریق کرتا ہو دراؤں کے لئے پھر وہ اس فرشتے کی خدا اللہ صدقہ ہے۔ (ایش طیکہ زر خانہ الہی اور ثواب کی بیت ہو اسی حدیث کی بھروسہ ولیت میں اس فرشتے کی صراحت ہے) اسی سلسلہ میں آپ ﷺ نے لرملا کہ تھی کہ اس نیت کے ساتھ اپنی بیوی کے مدد میں تقدیر دینے میں بھی تھہرے نے تو اسی بے حال اگدہ اس میں خلوص بھی ہے۔

بہ سے آخر میں آپ نے جو فرملا کہ "احسی اللہ ان بیویوں کی الخ" یہ حضرت سعد کے حق میں بھی بھیش بن گوئی تھی جس کا اس وقت کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا اُن آپ ﷺ کے درشد کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو ابھی تم سے بہتر کام لے رہے ہیں اُن کا اللہ اس مرغی سے صحت یا بہ ہو کر الکھ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ تم کو یہ بخوبی مرتبہ پر بخانجناۓ گا کہ تھہرے با قہوں تو جوں کی تقدیریں بھیں گی اور بھریں گی۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے جو دراؤں میں مانع بھی ایک کمالیت میں ارشد فرمائی تھی کہ حضرت سجاد نے کوئی کوئی کوئی کوئی حضور ﷺ کی یہ بھیش بن گوئی اس طرح پوری بھولی کہ حضرت سعادی کے بعد قریباً کوئی مدد کی سبب اسی دنیا بھی دے سے اور الفتنے ان کو یہ بلند مرتبہ بخواکہ حکومت فارس کے قریباً ہے تو رہنماد بعلات انہیں کی قیادت میں تھی جو کہ اسلامی علمر زمین میں شامل ہو گئے اور اللہ کے لاکھوں نہدوں کو اسلام کی دلیل تھیں اور کم برہہ عراق کے حاکم بھی رہے اور ۵۰۰ میں اور ایک روایت کے مطابق ۵۰۰ میں فتن کی وفات ہوئی۔ حضرت سعد کے اے شیخ رسول اللہ ﷺ کی یہ بھیش بن گوئی کو اس کا اس طرح ظہور میں آنکھا شیر رسول اللہ ﷺ کے مجوزات میں سے ہے۔

الحمد لله رب العالمين

ہوں اس کوئی سکل محدود رہے خیر کے لئے بھی اپنے تہذیب میں سے نیچے کی دست کرنی جائز نہیں اس پر امت کے آخر دناء کا تقریباً اتفاق ہے۔ ہیں اپنی زندگی میں فی سکل محدود رہے مختار نہ خیر میں جو کچھ خرچ کرنا ہے کر سکا ہے، تہذیب کا یہ تہذیب حضرت کے بعد سے مختص دعیت ہی کے ہے تھا ہے۔

بھی اک تو ہے کہ کام اگایا واقعہ جو ہوئی کے سفر کا ہے جو شادی کے آواخر میں ہوا تھا۔ مجھے خارجی ہوئے مسلم کی محدود رہیت میں اس کی صراحت ہے یعنی ترقی کی ایک روانہت میں اس کوں تک دو لے سفر کا اقدام کیا ہے۔ جو شادی ہوئیں ہوا تھا۔ محدث عین کلام پر تقریباً اتفاق ہے کہ ترقی کی روایت میں ایک دوسری کو سمجھو دیا ہے جس کو محمد بن عین کی مختاری میں توہم کہا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي الْعَفْفَةِ كَانَ تَبَعُّتْ وَتَمَوَّلَ إِلَهَ حَنْكَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي خَطْبَةٍ
عَامَ حَسَبَةَ الْوَدَاعِ إِذَا هُنَّا نَخْلِيَّ مُحْنَى ذَنْبِي سَخْنَةَ حَلَارَصِيَّةَ لَوَادِيَ
(رواه ابو داود وابن حمزة)

حضرت ابو داود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے جو شادی کے سلسلہ میں محدود
کو خطبہ دیتے ہوئے تھا اُبھر پڑھنے میں فرمایا کہ بعد تھا میں (بھی) کامبہاک میں
دراللہ بھیتے ہوئے تھے جن کو اس کا حصہ خلافت برداشتہ الہدیب کی دردش کے حق میں
وسمیت ہوا تھا۔ (من طلاقہ سنتہ موربید)

(تقریب) رسول اللہ ﷺ کے بعد طبیعت الہدیب فرمائی کے بعد جب فعاشرت وغیرہ مت
مختار نہ کیا تھا تھوڑی شر فرع ہوا تو ابتدا سورۃ الہدیب کی آیت ۴۸ (اللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ إِذَا حَضَرَ الْمَوْتَ فَمَنْ يَنْهَا فَمَنْ يَنْهَا مَوْتُهُ وَمَنْ يَنْهَا مَوْتُهُ فَمَنْ يَنْهَا حَيَاةً) کے اریجی یہ سمجھ دیا گیا تھا کہ جس عرض کے پاس کچھ مال دو ولیعہ ہواں کو
چاہیڈ کے مرے سے پہلے اپنے ان اہم لورڈز بر سریک قریبی میں ہوں یہ کے لئے وہ مناسب طریقہ
و سمیت کر جائے۔ اس کے بعد مدت بعد اللہ تعالیٰ کی طریقہ سے دردش کا مغلیل ہلکوں سورۃ
الہدیب میں ہلکوں فرمایا گیا اس طریقہ و سمیت کا پہلا حکم کم تو کم فخری و مروون کے حق میں ضمیم

لے ہیں کی تحریل (ب) الہدیب شر فرع بخاری کتاب اور مسلم و بیہقی ہمکرتے ہیں۔ یہاں اس روایت کا ذکر کرو یا اس ہمکرتے ہوئے اس کا ذکر دھرست سعد بن ابی وہ کام کی مدد کے ابان میں مختارہ الصالح میں ہیں ایک کوہ ہوا ہے کوہ فہر پر کوچان ترقی کی اس روایت کو جس میں اس والوں کو فرع کہ کے سفر کا ذکر ہے مغلیل اہل بھی اور جو کوہ یا کام کے سفر (بھی) گیا جدید کو یہ مسلم کی روایت، اور یہاں کے جو کوہ فرع کیا گیہ روایت تھیں تھیں بھی جو اس ترقی کی مدد ہیں ہے۔

ہو گیا۔ نور رسول اللہ ﷺ نے جھٹپوڑیع کے بھلبے میں جہاں اور بہت سے ضروری احکام کا الفاظ ازبیا وہاں یہ احکام بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے درافت کا قانون بازی فرمایا کہ سب ملکوں کا حق مقرر فرمایا ہے لہذا ہب کی وارثت کے لئے وصیت نامہ کی چائے حضرت ابو نواس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں اسی کا ذکر فرمایا اور حکمۃ الصالح علی حضرت ابو نواس فی محدث چہہ بالاحدیث سخن پر ایسا کہ اور ایک بھجہ کے حوالے سے تخلی کرنے کے بعد آخر میں یہ اضافہ ہے

وَلِهُ وَرَأْيِهِ الظَّرِيفِ لَمَّا لَّا
أُوْرَدَ لَكُلُّنِي لِيَرْفَعَنِي مِنْ
نَحْزَ وَجْهَهُ لَوْلَرْبَتْ إِلَّا أَذْيَشَاهَ
لَكَلَّهُ نَهْرَنِهِ لَرْمَلَكَابِرْ
وَصِيتْ جَانَرْ (أَوْ هَنَزْ) ثُجَنْ إِلَيْهِ كَمْ
لَوْرَلَكَهُ

دوسرے وارثت چاہیں اور راشی ہوں۔

مطلوب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے شری و ولادت اس پر راضی ہو جائیں کہ سورت کسی وارثت کے حق میں (اس کے شری حصے کے مطابق مزید کی) وصیت کرنے کو زبان کو اس پر اصرار میں ہو تو یہ صیت چاہیز ہو اُنہوں نے اُنہوں نے جائے گی۔ (بشرطیکہ دوسرے وارثت عاقل ہائی ہوں)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ دَوْمَيْهِ الْمَقْبَلِيِّ أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ الرُّجُلُ لَمْ يَتَمَلِّ وَالْغَرَّةَ
بِعَمَّا خَدَهُ اللَّهُ بِرَبِّنَ سَنَةَ ثُمَّ يَنْتَهِيُ حَمَاءُ الْمَقْبَلِ فَيَذَارُ إِنْ لَمْ يَنْتَهِيْهُ
لَهُمَا النَّلَوْرُ۔ (رواه مسند و مسلم و مدون من مسلم)

حضرت ابو جہر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے وارثت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (لیلا کر) کبھی بھی اہم ہوئے (کوئی مرد یا کوئی عورت سالمہ حوالی تکمیل اللہ تعالیٰ کی فرمائی) وہ کو اپنے زندگی گزارتے رہے ہیں اگر جب ان کی صوت کو وقت آتا ہے تو صیت نہیں (جس میں انہوں نے)
نہ صانع پہنچتا ہے ہیں (تو اس علم کو خداوندوں کی اس حق کی وجہ سے اس صیت کے لئے
بدوز خوبی پہنچتا ہے) (عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن مسیح بن ابی جہر)

(تشریح) مطلوب ہے کہ بھی ایسا ہو تاہے کہ ایک شخص کے شری و ولادت موجود ہیں جو اللہ کے مقرر کئے ہوئے ہوں اس کے مطابق اس کے غرلنے کے بعد اس کے بعد اس کے رُنگ کے حق دار ہوں گے تو یہ آدمی کسی بھی بھرپوری کی وجہ سے ان کو محروم کرنے کے لئے کسی غیر آدمی کے حق میں یا کسی خاص صرف کے لئے وصیت کر دیتا ہے یا کوئی اور ایسی تحریر کرتا ہے جس سے وہ ولادت مودوم ہو جائیں تو یہ (اس حدیث کے مطابق) اتنا ہوا کہ بھرپور بھاٹم ہے کہ اس کی وجہ سے ما شر سالم الماعت و فرمائی وارثت کے مطابق (انچنانہ اگر بھرپور بھاٹم ہے کہ اس کی وجہ سے ما شر

سید بن ابی القاسم کی مدد رجہ بالا حدیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ ہر شخص کو اپنی ایک تھیلی و دلنش کے پانے میں دستہ کرنے کی وجہت ہے لیکن تیک تینی شرط ہے۔ دلنشوں نور حضروں کو تکشیان پہنچانے کا درود ہر حال تنہادور غلبہ ہے۔

نظم عدالت

لوگوں کے درمیان بینا اور نے والے مختلف حکم کے نزاعات و خصوصات کا فیصلہ کرنے اور حضروں کو ان کا حق دے اسے تجزیہ تحریر و درس اسکے مشقی چڑزوں کا کوئی جیسے ہر سوں کو برا اوپنے کے لئے عکس تھا۔ ایک امام عدالت کا قائم بھی انسانی صفات اور ایک دوسرے اسلامی رسالت کے لئے عکس تھا۔ ایک امام عدالت کے دوسرے اکابر کی طرح اس زبان میں بھی اپنے طرزِ عمل اور برداشت اپنے سے پر، اگر دوسرائی فریبی ہے۔ بھرت ہے پہلے کہ مظلوم کو داد دیں میں تو اس کا سطل ہی نہیں تھا لیکن جب آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب بھرت کرتے تھے تو وہ آپ نے اور بیان اخلاقیت کی تکمیل کی تھی تو اس وقت نظم عدالت بھی اپنی ایک ایسا وہ عمل میں تھا جو کوئی خود رسول نہ تھا اور رسول ہونے کے ساتھ قائمی ہو رہا کم عدالت بھی تھے۔ نزاعی مطالعات آپ ﷺ کے ساتھ آتے اور آپ ﷺ کو اپنے مطالعہ فرمائتے۔ حدود بھی کرتے تھے۔ میں تو اس کے مستوجب ہر میں کو چاروں خداوندی کے مطابق نہ رائیں دے لوائیں۔ قرآن مجید میں برادرست آپ ﷺ کو خالق کر کے دو خدا فرمایا گیا ہے۔

وَ أَنَّ الْحُكْمَ يَنْهَا إِلَيْهِمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

(السجدة آیت: ۴۹) آپ لوگوں (کے نزاعات و

مطالعات کا فیصلہ اس کی تھیل کی مذکولہ اپنے

ہمارے کے ہاتھ کے مطالعے کیا کریں۔

درستی حکم دو خدا فرمایا گیا۔

إِنَّ أَنْزَلَنَا إِلَيْكُمْ الْحِكْمَةَ بِالْحُكْمِ

يَعْلَمُكُمْ بِمَا تَنْهَا إِذَا كُنْتُمْ

(النحل آیت: ۶۰) (کی ہر ایسی) کہا تو ہا کہ آپ لوگوں کے

ہماںی مطالعات کا فیصلہ کریں۔ اس کی رسمی

کے مطالعے۔

پھر آپ رسول اللہ ﷺ کے نزاعات و خصوصات کے قابلے خود فرماتے تھے۔ تجزیہ بعض روایات سے

معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی حیاتِ عیوب میں آپ ﷺ کے حکم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مدینہ لمبیہ میں قاضی کی سیاست سے مخالفت کے نتیجے فرمائے تھے وہ جب یعنی کاملات بھی اسلامی انقلاب کے واقعہ میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح در خدا کو بھی دہلی لا خدمہ کر سمجھا۔

آپ ﷺ نے اپنے لوگوں کو جو کسی ملاقات میں عدل و انصاف کے نام و مر (قاضی) بھائے جائیں سخت تر کیا کہ وہ اس ذمہ داری کو اپنے ایکن ہماری فلم و فلم کی خاری حد تک عدل و انصاف پر خدا تعالیٰ کے ساتھ انجام دیجے کی پوری کوشش کریں ہماری اکارنے والوں کو آپ ﷺ نے خدا کی نہاد ہمارہ جماعت کی پورا آنحضرت میں عظیم مخلوقات پر علیم و رحمات لئے پیدا کر دیا اس کی پورا آنحضرت میں عظیم مخلوقات پر علیم و رحمات لئے پیدا کر دیا اس کی پورا یہ سمجھی قربیاں اگر پا ہماری سایہ لئے لوگوں سے دو انشاء تھدوی علیل سمجھی ہو جائے گی تو اس پر موافقہ نہیں ہو گا بلکہ اپنی تیک تھی ہماری حق سمجھنے کی سخت و کوشش یعنی کو آجرو شوابی ملے گے ہماراں سے کہ بالغات آپ ﷺ نے پانصد روپ انسانی کرنے والے حاکموں کو اللہ تعالیٰ کے قبر و غصہ سے واریا ہوئے خاصہ خبری سنائی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ ایت سمجھی فرمائی کہ حکم ہمارے قاضی ایسے بندگیاں خدا کو ہٹالا ہے جو اس منصب پر عمدے کے خواہیں صدر ہوں اور جو لوگ اس کے طالب پورا خواہش مند ہوں ہن کو پورا گزی خصیب پورا عہد ہڈیا جائے۔ خدا ہمارے حد المحدث کے طریقہ کہ کسے بارے میں بھی آپ ﷺ نے رسمیاتی فرمائی ہماراں کے لئے کچھ بنیادی ہمول ہمیں تعلیم فرمائیں اس سلسلہ میں مدد و چویں حد شخصی پر مل جائیں۔

عادل اور غیر عادل حاکم و قاضی:

عَنْ هُبَّادِهِ بْنِ عَفْرَوْنِ الْعَامِيِّ لَالْفَالِ وَسُؤْلَ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
الْمُفْسِطِينَ جَعَلَ اللَّهُ عَلَىٰهُمْ تَبَرُّهُ مِنْ قَوْمٍ عَنْ وَهْنِ الْوَاحِدِينَ وَكَلَّا لَهُمْ يَعْمَلُونَ
الْأَلْفِينَ يَعْلَمُونَ لَهُمْ حَمْخُوْبُهُمْ وَقَلْبُهُمْ وَعَالَمُوا فَلَوْا۔ (رواہ مسلم)

حضرت جو ہاشم بن عمزہ العامی رضی اللہ عنہ سے راجی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (کمل) حکومت ہمارہ باب المکار میں سے اصل و انصاف کرنے والے بخوبی اللہ تعالیٰ کے ہیں (یعنی آنحضرت میں) کوئی کے خبر نہیں ہوں گے ایکن تعالیٰ کے ایشی جاہیں ہماراں کے دشمنوں کی وجہ پر فیصلوں میں ہمارے لئے یہ عمل وہ علیم کے مخلوقات میں ہو رائے العیارات کے استھان کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لیجئے

(محض)

(تخریج) اس حدیث میں ان حلیں حکومت ہو رہا ہے انتشار کو ہر اپنے فیصلوں میں جو اپنے انتشار کے استعمال اور سارے سلطانت میں عدل و انصاف کا اہتمام اور اس کی پاہندگی کرنے ہے مظہر بشارت خالی گی ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا یہ ہزار و اکرم نہ ہو گا کہ وہ اس کے والائی ہاں بھی اور کے میزروں پر ہٹکے جائیں گے۔ اس دنیا کے شانی ذریحوں والیں میں کسی کی کریمی کا تجھیں ملکیت کے والائی ہاں جا بھی جائیں گے۔ اس دنیا کے خاص لباس اور اکرم کی ملامت کی کھجرا جانا ہے۔ اس طبقہ اس حدیث کا مقصود و معنا یہ ہو گا کہ جو بدے ہر سر حکومت اور صاحب اختیار ہونے کے ساتھ عدل و انصاف کے تقدیموں کی پوری پاہندگی کریں تو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے مکے ساتھ اپنی خاص لباس اور اکرم ہو گا ان کی نورانی نشست گا ہیں (مظہر کے یا کرسیاں) اللہ تعالیٰ کے والائی ہاں بھولے گی۔

حصہ بھی کے لذتِ حنفی یعنی الرحمون (خداء کو مر جن کے والائی ہجھب) سے شہر ہو سکتا تھا مگر ہر چیز نظرِ حرم لوگوں کے والائی ہاتھ کے ساتھ دوسرا بیان (خداء کو نہ ہے) جو والائی ہاتھ کے مقابلہ میں کمزور اور کمزور ہوتا ہے اسی طبقہ خدا کو مر جن کا کمی دوسرا بیان (خداء کو نہ ہو گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصالحتے یہ تو سطوم ہو گیا۔ اس حدیث میں بالائی طرح کی دوسری بحداد بندھا قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ کے لئے جو "جھنگھا" ہے (امتحہ یا والائی ہاتھ) کے الفاظ میں کسی استہانہ ہوئے ہیں ان سے خارے ہیے ہاتھ مر جن ہیں ہیں۔ قرآن پاک میں بھی فربلا گیا ہے "کوئی بخی نہیں اللہ کی" ہلی ہاتھ میں ہے کہ تو یہ بات کہ ہر یہ "بیسے الفاظ ہے کیا مرد ہے؟ تو ان سے کہے ہیں آئندہ بیٹھ کے اس سلک میں زیادہ سلا مجنی نہ احمدیہ ہے کہ ہر اس کا عزوف ہو اور قرود کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و مفاتح کی غوریست ہوں جو حقیقت کو دریافت سے نہ کاچا جائیں۔

حدیث کے آخری الفاظ ہیں "اللذين يعتذرون على حكمهم و اعت لهم و مغلوطوا" یعنی یہ بشدت سے ان بادل و منصف بدوں کے لئے ہے جو اپنے خدا تی اور حکومتی فیصلوں میں انصاف کریں اور اپنے الیہ عزیزی اور الیہ تعلق کے ساتھ بھی ان کا رد و پر عدالت اور منصفانہ ہو نہ کرو اگر وہ کسی کے ولی ہوں اور سرم نہ ہوں یا کسی جانشید ہو ایسا اور کسی عشوی اور قسمہ دلدوں تو ان کے معاملات میں بھی عدل و انصاف کے فنا میں کی پاہندگی کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عدل و انصاف کا حکم ہو اس پر یہ مدت کا تعلق مرفی ارباب حکومت ہوں جا کیاں صریحت ہی نہ ہے تکن ہے بلکہ اپنے

اپنے دائرہ عمل میں اپنے خصوصیات کا مکمل ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَنْجَبَ النَّاسَ إِلَى
الْفَوْزِ بِوَعْدِ الْقِرْبَةِ وَأَنْجَبَهُمْ مَنْ تَعْلَمَ بِهِمْ إِنَّمَا عَذَابُ رَبِّكَ لِمَنْ يَعْصِي
اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَأَنْجَلَهُمْ عَلَيْهَا إِمَامٌ جَاهِلٌ۔ (روایہ البر محدث)

حضرت ابو سعید خدرا و مخاتیر بن عبد الله رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
انصار کے ساتھ حکومت کرنے والے حاکم قیامت کے دن اللہ کو درسرے سب لوگوں نے
لیا وہ محبوب اور یادے ہوں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا سب سے نیزادہ قرب حاصل ہو گا۔ اور
(اُن کے) بَرَّ عَلَى كَوَافِرِ رَبِّهِ حکومت قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ سبھوں اور سب
ترین طریق میں جلاسوں کے ہو بے اشتبہ کے ساتھ حکومت کریں گے۔ (باجن ترمذی)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
الظَّاهِرِينَ عَالَمُ بِغُصُونَ لِمَنْ كَانَ جَاهِلًا بَعْلَى غَنَمَةٍ وَلِيَعْلَمَ الظَّاهِرِينَ۔ (روایہ البر محدث)

حضرت عبد اللہ بن علی اور مخاتیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(بختیاری حاکم عدالت) کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوا ہے۔ (بختیاری اس کی حدود کو تسلیں اس کی حدود کو تسلیں ہی
ہے) جب تک وہ عدل و انصاف کر لے گا تو اس سے الگ ہو بے تعقیل ہو جائے۔ (عدل و انصاف کر لے گا تو اس کے)
بے انصافی کا دریا اخیار کر لے گا تو اس سے الگ ہو بے تعقیل ہو جائے۔ (بختیاری اس کی حدود
اور حدود اس کو حاصل نہ کر سکتی) اور پھر شیطان اس کا اندھہ پھوڑ لیں ہو جائے۔

(باجن ترمذی)

(تشریح) مطلب یہ ہے کہ حاکم اور عاضی کی نسبت دور کو شیخ جب تک جب تک یہ کوئی بخوبی
انصاری کے مطابق نصیحت کروں اور مجھ سے بے انصافی سر زدہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اس کی حدود اور رہنمائی ہوئی را تلقی ہے۔ لیکن جب خود اس کی بیت خراب ہو جائے اور عالم و بے
انصاری کا رہشت اتفاقیار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی حدود اور رہنمائی سے محروم فرما دیتا ہے اور پھر
شیطان ویسا کہ شیخ دور ہمائن ہاتھا ہے اور وہ اسکو جسم کی طرف بیجا نے والے راست پر چلا ہے۔

فَإِنَّمَا مَنْعِلُ حَاكِمٍ إِنْجَهَبُوْيِ قَطْلُهُ ہو جائے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ حَكْمَ الْحَاكِمِ إِنْجَهَبَ قَاتِلُهُ نَجَّابٌ وَإِنَّ حَكْمَ لَا يَجْهَدُهُ الْفَاعِلُ لَهُ

آخر و ایجاد۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت محمد بن عمر رضی عن العالی اور حضرت الامیر پیر شیخ احمد بن جعفر رضی علیهم السلام فوں نے پاپن کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تب حاکم (کسی سلطنت کا) فیصلہ کرنے کا ہے اور (حق کے مطابق اور صحیح فیصلہ کرنے کے لئے) خود اگر اور کو شش کرنے کے لئے بھی فیصلہ کرو۔ تو اسی کو بہر لاجز ہے کہ (ایک صحیح فیصلہ کرنے کی نیت اور کو شش و مختص کا ہو رہا و سرا صحیح فیصلہ کرنے کا) اور اگر اس نے حقیقت کو جانتے رکھنے اور صحیح فیصلہ کرنے کی اور شش کی اور اس کے بعد جو فیصلہ قرار کر دیا تو اسی اس کو ایکسا جزو و ثواب ملے گا (یعنی حق کے مطابق قصداً کرنے کی نیت اور مختص کا) (گندیدہ بھی سلی)

(تفصیل) حدیث کے مطلب کی یہ تدوین خود رہت محترم ترجمہ کے ساتھ کردی گئی ہے۔
اس حدیث سے ایک جویں امام اصولی ہاتھ پر معلوم ہوئی کہ اگر حاکم کو، مجتہد کی سعادت اور سکندر میں حق و صوب کو چاہتے رکھنے کی امکان نہ ہو تو اگر وہ صحیح توجہ پر نہ رکھنے کے عین میں منہ مدد اور ثواب کا مستحق ہو گا لیکن دس کی نیت حمد صوب کو رکھنے کی تھی اور اس کے لئے اس نے خود اگر اور مختص کو شش بھی کی۔ اور وہ اسی کام لفظ خالد رکھنے کا خالہ بھی کہ اس کا تعاقب انہیں کو کوں سے ہے جو اس کے مل ہوں نہ الوں کو اچھا لکھی رکھتے تو کوئی بھی شخص نہ سکت جس شخص نے قدم بکار چڑی طلب کافی حاصل ہی نہیں کیا تو انہر مطلب کوں کر رکھنے جائے اور جو دوں کا مصالح کرنے لگے تو محروم اور خالل عذاب کا مستحق ہو گا۔ ہماری زبان کی سی ٹھنگی ہے "نم حکیم غور یعنی فوڑھم ہو جھڑڑا ایمان" اس کے درجے ہونے والی حدیث میں صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص خود رہی اور رہنے کے علم اور رہیت کے بغیر نہیں کرنے والوں کا مستحق ہے۔

جتنی اور دو زندگی قماشی و حاکم:

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَلَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتَمَ الْأَكْتَمَةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فِي
الْمَجْمُونَ قَالَ لِهِ أَبْيَارٌ فَلَمَّا لَقِيَ الْأَبْيَارَ فِي الْمَجْمُونَ قَرَأَ عَرْفَ الْمَحْكُومِ لِهِ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُ فِي الْمَجْمُونَ قَرَأَ عَرْفَ الْمَحْكُومِ لِهِ فَلَمَّا لَقِيَ الْأَبْيَارَ فِي الْمَجْمُونَ قَرَأَ عَرْفَ
الْمَحْكُومِ لِهِ فَلَمَّا لَقِيَ الْأَبْيَارَ فِي الْمَجْمُونَ قَرَأَ عَرْفَ الْمَحْكُومِ لِهِ فَلَمَّا
جَهَلَ فَهَوْزَ هُنَّ الْأَكْثَرُ۔ (رواه ابو حیان و ابن ماجہ)

حضرت یہود و مشریق اندھر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (حاکم ایسا
عدالت) میں نہیں کے ہیں۔ لانا میں سے ایک جنت کا مستحق اور دوسرے کے مستحق ہیں۔

جنہیں کا سمجھ لئے ملک عدالت ہے جس نے حق کو سمجھ دیا اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ پورا جس حاکم نے حق کو کھنے کے باوجود حق فیصلہ کیا (وہ ورزخ) اُنھیں ہے اور اسی طرزِ حکم کی دوں تھا۔ سمجھ ہے جبکہ علم اور وادعہ فیصلے کے باوجود فیصلے کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ (سنن البداہ مسن عینہ)

روشنیت لینے اور روپئے والے سمجھ لعن:

حاکمانی عدالت کو حق والصلاف کے خلاف فیصلہ پر آمد کرنے والے اسرائیل میں ایک بڑا سببِ روشنیت کی طبع ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے روشنیت لینے اور روپئے کو منع کیا لعن کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنْجَوْنِيْ عَنْ رَمَوْلَةِ الْمَلَكِ فَعَلَى اللَّهِ خَلِيلِيْ وَتَلَفِ الْمُرْتَبِيْ
وَالْمُرْتَبِيْشِيْ۔ (درود میر حارہ و نین سنبھو رواہ البدرانی حدیث و عن ابی هریرہ)
حضرت مسیح احمد بن عبد الرحمن الغاسی رضی بالله عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعن
فرمایا۔ روشنیت دینے کی وجہ سے حضرت مسیح احمد بن عبد الرحمن الغاسی رضی بالله عنہ نے لعن

(سنن البداہ مسن عینہ) اور امام ترمذی نے اس کو حضرت مسیح احمد بن عبد الرحمن الغاسی رضی بالله عنہ سے بگیر دامت کیا ہے۔

(قرآن) کسی بھر کے نئے بھر اس کے رسول کی طرف سے لعن اس سے اچھائی نہ راضی و
بے زبردی کا اعلان اور نہایت مغلیں سزا ہے۔ اللہ کی طرف سے کسی پر لعن کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ خداوند نے اسی درجہ میں بھر کو اپنی سچارہ سے محروم کر دیے کا انہل فریاد ہے۔ اور
اللہ کے رسول یا فرشتوں کی طرف سے لعن کا مطلب اس شخص سے ہے زبردی بھر اس کے حکم
لعن ہے۔ کاملاً اعلان بھر اس کی رحمت سے محروم کرنے جانے کی بددعا نہوتی ہے۔ اس بددعا پر
حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے روشنیت لینے کی وجہ سے ہوں پوری شربت دینے والوں سے اپنی
اچھائی بھر داشی و نیز زبردی کا تکہہ فرمایا اور ان کے لئے بعد مانگیا کہ الفدائی کو اپنی رحمت سے محروم
کردے۔ اللہ کی پیغمبار حست لفظاً لیں فتحت المذہبین تھیں جس بد فیصلہ سے زبردی کا اعلان
لرامیک بھر اس کے لئے دفعہ خداوندی سے محروم کرنے کی بددعا فرمائیں اسی بددعا کا
کہل لکھتا۔

اس حدیث کی بعض روشنوں میں ایک تھوڑا ایسا کہا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ

کو روشن یعنی سور دینے والے کے علاوہ اس سور جو اُن آؤی (طلال) پر بھی رسول اللہ ﷺ نے لفڑی فرملئی جو روشن کے لئے دین کا ازیز ہے اور واسطہ ہے۔

حاکم اور قاضی بیان بڑی آزمائش اور بہت خطرناک

ظاہر ہے قاضی اور حاکم ہونا چاہئے کے بعد اس کے بہت اعکانات پیدا ہو چلتے ہیں کہ آؤی کی بیت بعد اس کے اتفاق میں فساد آجائے اور وہ ایسے خلاط کام کرنے لگے جن سے اس کا دریں، ایمان بردھا اور آخرت خراب ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لئے اس سے بہت ذریلے ہے اور حقیقی اور اس سے بچنے کی تاریخی فرمائی ہے۔ اس حلول میں آپ ﷺ نے یہ دعا ہے کہ حکومتی عہدے اور عدالتی مناصب میں لوگوں کو شہادتی چاہیں جو ان کے طالب ہوں اور خواہش مند ہوں بلکہ ایسے لوگوں کو یہ دعا کی پروگری چاہئے جو ان کے طالب نہ ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَوَلَ لَاهِيَةَ هُنَّ

النَّاسُ هُنَّكُلَّ ذِيْعَ بِغَرَبِيْكُلَّ (زوہاد اخشوتو ملکی و سور داری و ابن حادی)

حَفَرَتِ الْجَوَارِ بِرَبِّيْرِ حَمَدِيْرِ حَمَدِيْرِ سَرِّيْرِ حَمَدِيْرِ حَمَدِيْرِ حَمَدِيْرِ

قَاضِيِّيْرِ (حاکم حدالت) بِحَلَّاً بِيْلَكَارِ لَوْكَوْنَ کے مذکورات مذاہات کا فصل کے تواریخ چھوڑی

کے ذمیں کیا گیا۔ (عاصمہ نواس ترددی سنی ہے، متن مہماں)

(تقریب) جس کوئی کو چھوڑتے تو کیا جائیں وہ اسی مفت میں چھوڑ جائے کہ جیسیں اگر کسی کو چھوڑ کر جنہیں کو کشش کی جائے تو کام برے اُن کا تبلدی کام تمام نہ ہو سکے کا وہ اس کی تکلیف طویل المیاد ہو گی۔ خصیت کا کام ہماور مقصود یہ ہے کہ قاضی اور حاکم حدالت بنتا ہے کو بڑی آزمائش اور صیبید میں جلا کر رہا ہے اور اس منصب سور داری کے قبول کرنے والے کو بھول پہنچا ہے کہ یہ سب کا شکن کا سبب رکھ رہا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْثَةَ كَانَ الشَّيْءُ حَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ إِنْكَمْ سَمْرَ حَمَدَ حَمَدَ

الْأَمْلَوَةَ وَسَكُونَ لِلَّذَاكَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِلْعَرْضَةِ وَيَسِّيْرَ الْمَاءِ

(زوہاد الحادی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے رواہت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیان بڑی فریلا کے آنکھ میانکھ میں ایسے چکر جنم لوگ حکومت میں اس کے عہد میں کیا جائیں کہ وہ دعے و قیامت کے وہ بخاست و بخیل کا باعث ہو گی جو کی اسی ہے حکومت کی آنکھ شر لے

کر دو چھپائے ملکا اگر بھت بڑی لگتی پہنچو چھڑانے والی۔ (جی علادی)
(کھنچ) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے بخش فرمایا تاکہ آپ ﷺ کی امت میں حکمرت
 اور اس کے چھپے حاصل کرنے کا شوق نہ زاس کی خوبی پیدا ہوگی۔ ابے لوگوں کو آپ ﷺ
 نے آگاہی دی کہ یہ حکومت تیارت میں سخت نہادت اور پیشیلی کا باعث ہو گی جب ان کو اللہ
 تعالیٰ کے حضور میں حکومت کا مطلب دیا ہوگا۔ آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ حکومت چھپ کی
 کوئی لگتی ہے تو جیسا کہ میں لگتی ہے یعنی پھر کو دو چھپائے دلی دیں ابھی لگتی ہے دو رجسٹر وہم اخوت سے
 چاہی ہے (آخرہ حکومت کے وقت باز مددی عین میں اس سے گرد ہی ایسست رو دہ بنا پڑے) تو بھت
 بڑی لگتی ہے یعنی کہ دو چھپائے دلی دیں پھر کوئی بھت بری لگتی ہے مطلب یہ ہے کہ حکومت
 کے شو قائمی نور طالبوں کو اس کے اخروی احجام سے غافل نہ ہونا ہمچنان تھا یہ کہت میں ان کو پہنچ نہ
 حکومت بھجوں کروں یعنی خدا کی خداکے حق کے پار سے میں خوبی دی کریں ہو گی۔

رسول اللہ ﷺ کے اس حرم کے بعد حکومت کا آپ ﷺ تھا کہ بہت سے حمابہ کرم حکومتی دور
 صد ایسی چھپوں سے دیر رہنا چاہیے تھے لام تغیری نے نکل کیا ہے کہ حضرت جہنم رخی ہے
 وہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رخی ہند حمد کو تلاخی ہاتا چاہا گیں وہ کسی
 طریقہ اپنی بشدید

حکومت کے طالب اللہ کی مد در جسمانی سے محروم:

عَنْ هُبَيْلٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُسْرِكَ الْجَانِ قَالَ لِي وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 تَكُلُ الْأَذْنَارَ إِلَّا كَفَلَكَ إِنَّ الْعَلَيْكُمْ مِنْ شَكْرِكُلَّ وَكُلَّ كُلَّ بِهَا وَإِنَّ لَكُمْ بِهَا عَنْ خَطْرِ
 كُلَّ كُلَّ أَوْتُكَ خَلَلَهَا

((رواه البهجه و سلم)) حضرت محمد ارجمن بنی سمراء رخی اللہ خدا سے رواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھت سے

و شدو فرمایا کہ تم اپنے لئے حکومت کا چھپہ طلب ملت کرو اگر تمہارے طلب کرنے پڑے تو ہم کو:

حکومت کی کذب دہ پرورد کی گئی و تم اس کے دلے کر دیے جاؤ گے (لہ کی طرف سے

حجدی کوئی بد دہور رجھائی نہیں ہو گی اور تمہاری طلب کے بخوبی کو کوئی حکومتی ذسداری

پہنچو کی گئی تو لہ کی طرف سے اس میں تمہاری دوہو گی۔ (کچھ دیہ سمجھ سلیمانی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ ظَافِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 تُكَلِّمُ هُنَّى تَفْهِيمَهُ وَمَنْ أَخْرَى هُنَّى تَلْوِينَهُ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْتَهِيَ الْأَمْانَ

وَكُلُّ هُنَّى تَفْهِيمَهُ وَمَنْ أَخْرَى هُنَّى تَلْوِينَهُ مَنْتَهِيَ الْأَمْانَ

((رواہ البهرملہ، وہر بخاری و ابن ماجہ))

حضرت اسریہؐ حنفی محدث عربیہ راجستھانی کے دروس میں مذکور ہوا کہ جو کوئی حضرت
قناۃ الابناء میں پڑھ دیتے تو اس کے ان کامات میں کتنے گاؤں کو اس کے غرض مدارس کی
صیغھے خوب کرنا چاہیے لیکن مخدود ہو جائیں کیونکہ مدارس سے نئے جو بہت مشکل ہو جائیں
جائز نہ کام ہے۔ بعد جس علم کو تجوید کر کے کافی اور حاکم مذاہب میں باقاعدے کا قانون تھا
اُس نکلہ خوبی کے نتیجے نامن فرشتہ ہوں لیے جائیں تو اس کو تیک نہیں چاہئے۔

(جائز تریٰ سُنْنَةٍ وَ سُنْنَةَ الْوَبَابِ)

(مکرر) دو ٹوں حدیثوں کا مدعا میں مطلب ہے کہ حکومت جو مدعا عالمی متصب اپنے شخص
کی خواہیں سے بخوبی پہنچ جو کوئی اس طرز میں حاصل کرے گا اس کی ذمہ داریوں کے دلائل
میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کوئی مدد و مدد ہو گی مگر جس کو بخوبی اس کی ذمہ داریوں کے پیشہ
والی کا پروگرام پختہ نہ ہو کہ علی اللہ اس کو تحول کرے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اپنے مددوں کی مدد
اور چیزیں قرائی جائے گی۔

کھوشیوں کے لئے رہنمای اصول اور بدایات

خدمت اور زیارات انجام کرنے والے بخوبی نادر حاکموں کے لئے رسول ﷺ نے جو
رسوم اصول حضرت فرمایا تھے وہ بدایات مددیں یعنی لئے مدد روزیں مدد شیعیں پر چینیاں کیں۔

عَنْ عَمَّالِيِّ تَحْمِلُ إِلَى دَوْلَةِ الْأَنْصَارِ إِلَّا مُلْكُهُ وَ مُلْكَةُ الْمُهَاجِرَاتِ لِمَا يَعْدِلُ مِنْ
مُكْفِرَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ كَمَا قَرَأْتُ لِكَ الْمُعْذَلَاتِ فَإِنَّ الْمُعْذَلَاتِ يَكْفِيْنَ بِكَفَافِهِ لِمَا لَمْ يَعْدِلُ مِنْ
جَنَابَاتِ أَهْلِهِ وَ لِمَا لَمْ يَسْطُعْ مُؤْلِفُهُ مَلِكُهُ فَلَمْ يَعْدِلُ لِمَا شَدَدَهُ مُؤْلِفُهُ أَهْلُهُ فَلَمْ
أَجْعَدْهُ بُوَاعِدُهُ وَ لَا أَلْزَمَهُ لِلْجُنُوبَ وَرَسْلَانَ مُهَاجِرَاتِهِ مُعَذَّلَاتِهِ وَمُؤْلِفَهُ عَلَى
مُشَلِّوْمَ وَالْمُعَذَّلَاتِ مُؤْلِفَهُ الْمُهَاجِرَاتِ وَمُؤْلِفَهُ مُؤْلِفَهُ وَمُؤْلِفَهُ مُؤْلِفَهُ۔
(رواہ ابو حیان و ابو داود والدارمی)

حضرت مختار بن عاصمؓ علیہ السلام فرمادیتے تو اس سے کہ جب رسول ﷺ نے اس کی کوئی قاضی نہ
کر سکنے کے لئے مدارس میں اعلیٰ ادب کی تعلیم میں مدد کیا تو اس سے دریافت کیا کہ جب تجارتے رہا ہے کہ ایں
مقدار مہر اور لفہنہ فیضیں جو کاموں کا متعطل کس طرح کر کے؟ فتاویٰ ہوں لے جو اس کی وجہ سے کاموں کی ایسی
الٹکی کی تکاب (قرآن مجید کی چاہیہ) کے مطابق فیصل کر دیں مگر رسول ﷺ نے فرمایا تو
کہ کاموں میں فیضیں (اس کے واسیوں کوئی حکم نہ دیا) کی تھے اس کے لیے اس کے لیے کاموں کی وجہ سے
لے جو اس کی کاموں میں مدد کے رسول کی منصب سے لیا جائے گا۔ آپؓ نے فرمایا تو اس کے لیے

رسول اللہ (ﷺ) کی حدت میں حجیں (اس بارے میں) حکم لور ہبادت نہ طے (و) کیا کرو
کے؟ ہم اپنے عرفیں کیا تو ہم اپنی دلخواہ اور ہماری سے کام لوں گا اور راجحہ کر دیں گے اور
جی تبھی حجیں کی کوشش میں کوئی وقید اخادر کھوی گا۔ یہ حجاب من کر رسول اللہ (ﷺ)
نے ان کا سیدہ حنوہ کے خونے شایع شدی اور فرمایا ہم و ہماری ہدایت ہے جس نے اپنے رسول
کے فرستادوں کو اس بات کی لائیں بڑی حواس کے رسول کو پیدا ہے۔

(باقی ترددی اسٹریڈ ڈی میڈیا)

(تغیریح) حضرت محاوہ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ (ﷺ) کے ان چند ممتاز صحابہ کو حمایت میں
بے ہم ہوں کو اپنے طالب علماء میں اور حضور ﷺ کی طبلی صحبت ہوئی جسی کی تعلیم و تربیت
کے تجھے میں کتاب و سنت کے علم اور حکم فی الدین میں بتملا کی مقام حاصل تھا۔ اسی سلسلہ
حدف اللہ کی حدیث میں پہلے بھی مخدوم حدیثوں میں اس کا ذکر آتا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے اپنی
حیات میں مبدک کے آخوندی در میں ان کو بھیں کا پھری اور حکم ہاتھ پر بھجا تھا۔ ظاہر ہے کہ رسول اللہ
ﷺ کی تحریم ہوئی اُنہیں کے طریقہ کار کے سطح مطالعہ سے ان کو یہ اصول معلوم ہو چکا تھا
کہ جب کوئی فیصلہ طلب معاشر ہوئی آئے تو اس کے پارے میں ہبادت حاصل کرنے کے لئے
سب سے پہلے کتب اللہ کی طرف رجوع کیا جائے اگر وہاں سے ہبادت نہ مل سکے تو رسول اللہ
ﷺ کی حدت ہوئی آپ ﷺ کے طریقہ کار سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے وہی
بھی رہنے لے کر اپنے حدیث میں احتجاد و قیاس کیا جائے۔ وجہ آنحضرت نے ان کو بھی
کہا تھی۔ مفترضہ فرمادی تو مصالح کے طور پر ان ہبادتوں میانہت کیا کہ تمہارے سامنے جو مطالبات ہوں
مقدار میں آئیں گے تم ان کا فیصلہ کس طریقہ کردا گے؟ الجواب ہے اس کا وہ جواب ہے کہ ہبادتوں میں
درکور ہوں تو رسول اللہ (ﷺ) نے ان کو شامیش دی اور ان کا سیدہ حنور کا فوز اللہ تعالیٰ کا شکر دیا کیا کہ
انہوں نے آپ ﷺ کی سر میں لور فیصلہ کے مطالعیں جواب دیا جس نے سلطان ہوا کہ انہوں نے
آپ ﷺ کی تحریم ہوئی حدت سے الجما استفادہ کیا ہے۔

اس حدیث کی اس نتائج سے غیر معمولی احیت ہے کہ دین و فریضتوں میں راجحہ کو اپنے اس کی یہ
سب سے نزدیکی تحریم کیا ہے اور احیت کے ہمراہ اس کے لئے تباہہ تمہاری نے اسی حدیث کو مذکور کیا
احیاد و قیاس سے کام لیا ہے اور ان پر اس سوال و مطالعات کا فیصلہ کیا ہے جن کے پارے میں
واٹھی پڑا صدر حکم کتب و حدتوں میں نہیں ہے۔
یہی نہ ہات بھی تکلیف دکرے کہ حضرت مسیح مسیح کے مفترضہ معید کے لحاظ سے اس

حدیث کی سند قوی نہیں ہے بلکہ اس میں ضعف ہے (جس کا تفصیل شرح حدیث میں دیکھی جاسکتی ہے) لیکن اس کے بدو حادث کے آخر وغیرہ اس کو قول کیا ہے وہ اسی کی وجہ پر تیس وار ہند کا سلطان چلا ہے۔ شیخ ابن القیم وغیرہ محققین نے لکھا ہے کہ آخر فتحہ کے اس کو تولی کر لیتے کے بعد اس کی صحت کے لئے کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کسی معاملہ وور مسئلہ میں قویں وار ہند کی بھائیں جب یقین ہو جپ کہ اس کے بعد میں کتاب و سند میں کوئی حکم وہاں تک مل سکے

عَنْ عَبْرِيَّةِ بْنِ الْوَزَيْرِ كَانَ لَهُنِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
الْمُنْصَمِّينَ يَقْعُدُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ۔ (روایہ اسماعیل وابن داود)
حضرت عبیر وزیر رشید عن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم یا کوئی مقرر
کے دونوں طریق حاکم کے ساتے پیش کیا۔ (اسد الدین مشبلہ وہ)

(آخرت) مطلب یہ ہے کہ حاکم کو چاہئے کہ حدیث کے دونوں طریقوں (مگر اور حدیثیں)
کے ساتھ اس کا برہن مسہود ہو، کسی طریق کی کسی خصوصیت باطلی کی وجہ سے اس کے ساتھ
ترنجی ملوکہ دو کامی کے مانند دلوں کی اشتہریں کیاں ہو۔

عَنْ عَلَيِّ كَانَ لَهُنِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُكْرِمَيْنَ يَلْتَكُ وَجْهَيْنِ
لَا يَنْهَى إِلَّا وَلَيْتَ مَنْ يَسْعَ كَلَامَ الْأَخْرَى لِتَوْزِيعِ الْكُرْبَرَى كَيْفَ لَهُنِّيَ كَانَ
عَنْ هَذَا زَلْكَ الْكُرْبَرَى يَقْعُدُ هَذَا۔ (روایہ الفرمدنی)

حضرت علی مرثی رضی اللہ عن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد کیا۔
ہب تمہاری پیاس دو آری (کوئی نرگی محلہ اور مقدسے لے کر) پیشد کرنے اگئی قوم
پہلے ہی طریق کی بہت سی کوئی خطرہ دے دو جب تک کہ دوسرے کامیں مدد من دو بھائی کو دے
وہ قوم کی کوئی اور جان لوگئے کہ تم کسی طرز ہو تو کیا ہمذکور کو سیدھا حضرت علی فرماتے ہیں کہ
اس کے بھروسے میں یہاں کامی نہ رہاں۔ (چاح ذری)

(تشريح) حضرت علی مرثی رضی اللہ عن کی یہ حدیث سنن البیہی و کوارہ بنین مانچہ میں بھی ہے
اس کا تصور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی مرثی کو کامی بھاگر کیا۔ بیچھے کا رد
قریباً توانہوں نے خرض کیا کہ حضرت علی مرثی ہر بہت کم ہے اور میں مقدمات اور نمائات کا فضل
کرنا نہیں چاہتا تو اکب نے ان کو طینہن زلایا کہ اللہ تعالیٰ نہ وہور راجحی فرمائے گا

لور تم سے سمجھ فیصلہ کرنے کا اور ساتھ تھی یہ اصولی بحثیت لرائی کہ جب کوئی قضیہ تمہارے ساتھ آئے تو جب تک قہروانی فریقوں کا یا جانشہ سن لوں وقت تک کوئی رائی ٹھہر کر دو وہ فیصلہ دو۔ جب دلوں کی بات سننے کے بعد محاکمہ پر غور کرد گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی جو کی ہوگی ہوگی فیصلہ کی تلقین ملے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں حضرت علی مرتفعی کے بارے میں ہو فرمایا تھا اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ مقدمات و متألمات کے فیصلہ کے باب میں ملکہ ملکہ میں آپؐ کو نعمتی متیند حاصل فیصلہ آپؐ کا نیمہ آخری فیصلہ سمجھا جاتا تھا۔

فَنَأَيْنِي بِكُنْكَرَةِ الْلَّالِ سَبِيعَتْ وَسَوْنَى الْلَّهُ مَلِيُّ الْغَلِيُّ وَسَلَتْ يَكُونُ لَا يَكُونُ
حُكْمُ كُنْنِ الْقِنْ وَخُرُوْ خَطْبَانَ (دورہ المحتوى و ملی)

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اب تک ارشاد لریا تھے کہ کلی ہماں ہو رجھ کہا کسی محاکمہ کا فیصلہ ہمکو حالت میں ہرگز نہ کرے کہ وہ حصر کی حالت میں ہو۔ (مجیدی کی مسلمی)

(تخریج) حصر کی حالت میں اور کافی کافی حلی تلوانی سمجھی ہو تا اس نے رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ایکی حالت میں کوئی حاکم عدالت کی مقدمہ اور تقاضہ کا فیصلہ نہ کرے ایسے وقت خور گھر کر کے رائے کا حکم کرے اور فیصلہ کرتے جب تک بغیر خطر اور بھروسہ میں ہمکوں کی حالت میں ہو۔ (اور اگر حاکم کو حصر مقدمہ کی فرقی پر ہو تو اس کا بھی خطرہ ہے کہ فیصلہ میں ہمکوں ہو جائے۔)

دھوے کے لئے دلیل اور ہبوب خود ری:

اگر کوئی شخص حاکم اور چانسی کی عدالت میں کسی دوسرے آدمی کے خلاف کوئی دعویٰ یا بحثیت کرے تو خود ہوئی کر لے والا کہاں اپنے نہ صارخ اور سکتا ہو بلکہ مر جب کیوں نہ ہو۔ شخص اس کے دھوے کی پتوہ پر چانسی اس کے حق میں فیصلہ نہیں کر سکے گا اس لای تلوان میں ہر جسم کے لئے خاہد کے مطابق ہو جوے اور شہادت خود ری ہے۔ اگر دی پہنچ اور شہادت اور شہادت کو لے کر کے تو وہ عالیہ سے کیا جائے گا کہ اگر اس کو دھوئی تسلیم نہیں ہے تو وہ عالیہ کے ساتھ کہے کہ یہ دھوئی نہ ہو ہے۔ اگر عالیہ اس طرح کے علف سے اٹھا کرے تو وہ دھوئی سمجھ کر کے ذکری کر دی جائے گا اور اگر وہ علف کے ساتھ دھوئی کے دھوے کو قطعاً قرار دے تو دھوئی مددج کر دیا جائے گا۔

اور مصالحی کے حق میں فیصلہ دے دیا جائے گے۔ یہ حدائقی تاثر ان امور متعابط ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے ہدایت (رمائی) اور جو خود اپنے حکم کا طریقہ کار بھی تھا۔

عَنْ أَنَّهُنْ عَصَبُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الْأَنْوَافِ لَا يَخْفِي النَّاسُ بِمَا حَفِظُوا
لَا ذُرْفٌ نَاصِيَةٌ وَجَاءَهُ وَجَاهَهُ وَأَنْوَافُهُ وَلَا كُنْتُمْ تَعْصِيُنِي عَلَى الْمُتَعَصِّبِينَ
(رواء مسلم)

حضرت محمد انصاری حبیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فریاد بکر میخ دھونے پر لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا جو اکسمہ تو اگر دوسرے دل کے غافل (ڈیکی) سے لا خون بیال کے (عمری) بھی دھونے کرنے لگیں کے لیکن (میخ) کی سے دھونے پر اس کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا بلکہ ثبوت طلب کیا جائے کہ اس دھونے کی صورت میں (دوسرے) میخ سے طینی الادمی نہیں لامبا ہے گا۔ (صحیح مسلم)

(تکشیخ) صحیح مسلم کی اس روایت کے احادیث میں مدعا سے ثبوت و شہادت طلب کر لئے کا لکر میمن ہے صرف مدعا سے طفیر الفادری ایمان لینے کا لکر ہے لیکن صحیح مسلم کے عناصر المیہ نوی سے اپنی شرح مسلم میں لکھا ہے کہ حضرت محمد انصاری حبیب رضی اللہ عنہ اسی حدیث کو فرم تکلیف نے کہی حسن یا صحیح مند سے روایت کیا ہے تو اس میں پہلے مدعا سے ثبوت و شہادت طلب کر لئے کا لکر ذکر ہے، اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ «ولَكِنَ الْمُتَهَاجِرُ عَلَى الْمُتَعَصِّبِينَ وَالْمُهَاجِرُ عَلَى مَنْ
أَنْكَرَ كلامَ لِوَزِيقَةِ الْأَنْوَافِ» کلام صحیح مسلم کی اس حدیث کے ساتھ یہ مکملہ الہصانی میں بھی لعل کیا گیا ہے اسی تکلیف میں حضرت مسیح کے تردید میں تم لے تو سین میں اس کا تضليل کرو یا ہے شعرو و درسے صحابہ کرام سے بھی اس مخصوص کی حدیثیں برواؤ ہیں۔

عَنِ الْأَنْصَارِ تَرَوَيْهِ حَالَ مُحَمَّدَ تَبَّعَ وَهُنَّ دَعْلُ مِنَ الْمُؤْمِنِ لِرَحْمَةِ الْمُتَعَصِّبِينَ
هَذَا مَذَّلَةٌ إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الْأَنْوَافِ بِيَدِكَ بِيَدِكَ فَلَمَّا قَاتَ لَأَكَلَ الْمُهَاجِرَ وَدِيَ
إِنْلَفَ لَكَ بِرَسْوَلِ اللَّهِ وَلَمْ يَخْفِ بِلَفْبِ يَمْنَهُ لِرَسْوَلِ اللَّهِ تَعَالَى زَرَ الْمُلْكَنَ
نَشَرَوْنَ بِعَيْنِهِمْ وَالْمَعَابِدِهِمْ لَمَّا قَلَّتِ الْأَيَّلَادُ أَوْلَيْكَ لَا يَخْلُقُ لَهُمْ فِي الْأَبْرَوْرِ وَلَا
يَبْكِلُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْهَا رَبِّهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يَغْرِيَهُمْ رَبِّهِمْ خَلَقَهُمْ أَيْمَمَ
(رواء ابو حاؤد و ابن ماجہ)

وَعَدَهُمْ بِنَسْكِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَرَّهُمْ وَرَأَيْهُمْ رَبِّهِمْ خَلَقَهُمْ أَيْمَمَ
بِهِدْوَرِی کی شتر کے تکلیف تھی، اس نے بیرن تکلیف سے الٹا کر دیا تو اس کا لامک، بن دینا

میں اس بہدوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور اپنا مقدمہ آپ کے سامنے
ٹھپ کریں) آپ نے مجھ سے فرمایا کہ "تمہارے پیارے ایچے دھرے کی کوئی بدلیں (جنی کو دنیا پر
بے) اسی میں نے عرض کیا کوئی گود شدید تو نہیں ہے آپ نے بہدوی سے فرمایا کہ (اگر
تھیں میں اس سے اکاہنے تو تم حرم کما لازم رہیں میں مددی کا کوئی حصہ نہیں ہے تھا اس کی
بے... بخوبی کہتے ہیں کہ میں نے خشور بیکھ سے عرض کیا کہ حضرت یہ بہدوی (مجھنی)
حشم کھائے گا اور سر الہ میں میری چاندیوڑی کر لے گا)... قوانین کی طرف ہے یہ آئت
نازل ہوئی "إِنَّ الظَّلَمَيْنِ يُضَعِّفُونَ وَ إِنَّمَا يَعْذَابُ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكُو لِأَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ إِنَّمَا يَعْذَابُ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكُو لِأَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ
(ذکر) ایضاً مجھنی (مجھنی) شرسن کے دو بیچہ مشرن گھیل یعنی دنیا کا تمدن ساتھ ماحصل کرے
ہیں، آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ گا اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی بات فرمائے گا لہوڑوں اس کی
لکھ کر حرم سے بھی محروم رہیں گے لہوڑوں کو پاک حساب بھی نہ کرے گا اور ان کو نہ اسے در
ماں خدا بھاگ۔ (من میلاد وہ متن لفظی ہے)

(آخرست) اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی قبیلہ میں مدینی مسلم اور معاشر یہ غیر مسلم ہو جب
بھی اس ٹھلوں کے مطابق کاروائی کی جائے گی اور مدینی کے پاس ثبوت شہادت نہ ہو تو اسکی
صورت میں اگر غیر مسلم معاشر کے ساتھ ان کا مارکیل یا لیٹھ ہے گا تو اسکو قبول کر لیا جائے گا اور
اگر فی الواقع اس نے بدعاہی کی ہے تو ہر جھوٹا مخفیہ میں دیا ہے تو آخرت میں وہ اس کی سخت ترین
سزا لے گا۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ مَوْتَهُ وَمَنْ جَعَلَ مِنْ بَعْدَهُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُخْتَرُونَ هُنَّ الْمَوْلَى لِهُمْ مَنْ حَفِظَ مَوْتَهُ
عَلَى لَوْزِي لِنَفَالِ الْجَنَّةِ هُنَّ أَرْجَوْنَ وَلِنَفَالِ الْجَنَّةِ، لِمَنْ لَمْ يَحْفَظْ مَوْتَهُ حَلَّ الْفَلَانُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُغْتَسِرِ مِنْ أَنَّكَ يَتَّمَّ لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا
فَالِّيَّا رَسُولُ اللَّهِ أَنَّ الرَّجُلَ مَاهُرَ لَا يَلْتَمِ عَلَى مَاعْنَافِ عَلَيْهِ وَلَمَّا لَمَّا وَعَنْ
كُلِّيَّ لَمَّا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخْبَرَ لَيْلَنِ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لَمَّا كَلَمَهُ لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا
نَجَوْهُ۔ (رواه مسلم)

عترین والیں نے اپنے الدوائل کی کاروائی سے ہمان کیا کہ ایک بھی حضرت موسیٰ کے رہنے
والے اور ایک قبیلہ کو کہے کہ (پناہ مقدمہ بے کر) خشور بیکھ کی خدمت میں ماضی ہوئے۔

حضرت نے (تجویدی تھا) عرض کیا اک پارسول اللہ اس کہدی نے بھری ایک زمانہ پر تاجیہ
تقدیر کر کھا ہے۔ کندھی نے (تجوید مغلیہ تھا) بولتے ہیں کہا کہ وہ زمانہ فی الواقع بھری یعنی
لکھنے والوں میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینی حضرت سے فرمایا کہ کیا تمہارے
پاس روحے کی پر ملک (گورہ شاہ) ہیں اس نے عرض کیا کہ گورہ شاہ تو نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے
لے فرمایا کہ بھر تو تم کو صرف یہ حق ہے کہ اپنے دعا طبیہ کو دی سے حُم لے لو۔ حضرت نے
عرض کیا کہ حضرت یہ آدمی توانا (بدکار و بد ملک اور بدنیات) ہے اس کو اس کی کجھ پر وہ
نہیں کہ کس بات کی حُم کھدا ہے اور کسی بھی (برن) بہت سے اس کو بیڑ نہ کر رسم رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ (یکھ بھی) ہر جب جہاد پاں دعے کے گورہ شاہ گھس جس قبیلہ کو وہ
بھی حق ہے کہ اس آدمی سے حُم لے لو۔ توجہ وہ کندھی طف اٹھانے کے لئے دوسرا طرف
کو چلا تو رسول اللہ ﷺ نے (اس کو آدمی دیجے ہوئے) کوہ شاہ فرمایا کہ اگر ان نے حضرت کامل
خالد بن سرہ اور ناہر طور پر پڑپ کرنے کے لئے بھوتی حُم کھائی تو اللہ کے ضمیر ہیں اس حال
میں پیش خواہ کردہ تعالیٰ کا تشبیہ دعا مانی کی وجہ سے اس کی طرف نے رخ بھر لئی۔
(صحیح)

(تقریب) بلاشبہ آخرت میں کسی بدنے کی بوجھاں پیہھنی اور بدستگی کہ اللہ تعالیٰ
تشبیہ دعا مانی کی وجہ سے اس کی طرف سے رخ بھر لیتی ہے اس کے مردوں و بندگوں اور ناقابل
سماں ہونے کی علامت ہے اگر اس سے ملی ہفت بیت قصیں کی حدیث میں ایسے لوگوں کے حق
میں رسول اللہ ﷺ نے ہو آئی تلاوت فرمائی تھی (اوْلَكَ لَا حَلَقَ لِهِمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا
يَكْلِمُهُمُ الظَّلَمُ وَلَهُ عَذْبَ الْيَمَنِ) واکی اس حدیث میں وہ عده معروض اسی کی
اصحابی تحریر ہے اور آیت کا مفہوم گویا اس کی تفصیل ہے۔

صحیح مسلم کی اس حدیث میں ایک جملہ ہے فنا فانطلق بالخلاف طلاق رسول اللہ علیہ السلام
غلوظ و ملتم لثا افتہ۔ فہ ”جس کا ترجمہ یہ کیا کیا ہے“ کہ جب وہ کندھی طف اٹھانے کے لئے
دوسرا طرف کو چلا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غایب اس کندھی سے کہا گیا ہوا کہ سہر جل کر نہ لازم
کے بعد سب کے خانے سے حُم کھائیا یا کہ میرے کے ہاں کھڑے ہو کر حُم کھائے۔ توجہ وہ حُم
کھائے کے لئے اور کو چلا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو آگاہ دی کہ جو کوئی بھوتی حُم کا کر پرلا
مال یا ہماز یا طور پر حاصل کرے گا آخرت میں اسی کا کامیابی الجائز ہوگا۔ صحیح مسلم کی اس حدیث میں اس
کا کوئی پور کر نہیں کہ بہر اس شخص نے حُم کھائی یا حُم کھانے سے پہلے آئیں لیکن سن پاپوں وہ میں

حضرت ہجر کندی کے اسی مقدار سے خلائق ہوش بین قمیں کی ایک جوست ہے اس کے اخرين یہ ہے کہ جب دہلی خدا چھٹا نے آخرت کے برپے الجام کی وعیت سالانہ لاکرداری شرم کے باس سے رُک گیا اور ان نے اقرار کر لیا کہ دہلی میں مدحی حضرتی تھی کی ہے چنانچہ رسول اللہ خدا چھٹا نے اسی کے مطابق فصل فرمایا۔

جموںیہ ز حجہ اور جھوٹی شرم والوں کا تحفاظ جہنم:

بھیساکہ معلوم ہے تمام انبیاء، صلی اللہ علیہ وسلم السلام کی عموماً اور رسول اللہ خدا چھٹا کی خصوصاً مصلحتیت نے ہر رسول ہجر شریود نذری کی ہے ملے۔ وہ خدا کے محضتے اس کے بندوں کو ایمان اور احتمال مصالوں پر اخلاقی حصہ کی دعوت و ترغیب دیتے ہوئے اور ان پر خداوندی فضل و العالم اور رحمت و جنت کی پذیریتیں ملائیں۔ اور کفر و شر کے درباد اعمال بول و بدانشناختوں اور حرفاً کم نے بندگی خدا اور دوست کے این کو رسم انجام سے آگاہی دیتے ہوئے خدا کے شخص و طبب سے ارتستے ہیں۔ یعنی ان کی دعوت و پذیریت کی بندگی اس کا سب سے کلر گر حصہ اور یعنی ان کی مصلحت ہوتی ہے۔ عدالت میں جھوٹا دھوپی کرنا اور اپنی طرح بھجا اور ہمار پر کسی کی حقیقت حاصل کرنے والیں کو محسوس ہونے کے لئے جھوٹی شرم کھانا بدترین ہو رہا ہے ترین کھاہوں میں سے ہے اس کے بارے میں رسول اللہ خدا چھٹا کے روشن و متفہیں پڑھے جائیں۔

عَزِيزٌ هُوَ أَكْرَمُ الْمُتَوَسِّعِ رَمَوْنَدُ اللَّهُ عَلَى الْأَعْلَى وَمَلَكُ الْمَلَائِكَةِ مَا لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْكِبْرَى وَلَهُ مُنْفَعٌ مِّنَ الظُّلُمَوْنَ

(رواہ مسلم)

حضرت ابوذر خدادی رضی اللہ عنہ سے روایت چہا انجیل نے یونان کیا کہ ملک پرورد رسول اللہ خدا چھٹا سے خوشناس آپ خدا فریاد کر جو کوئی ایکی چیز پر دعوے کرے جو فی الحقیقت اس کی نکن ہے تو وہ تم میں سے (عین احمد اتوی نور وحدہ راجحی) جیسی ہے کہ اس کو چاہئے کہ اپنا نیکلا جنم میں ہاتے۔

(تفسیر) اپنے کو مسلمان کہنے اور مسلموں میں شہزادے والے شخص کے لئے اس سے زبرد، خفت و شدید دعویٰ کیا جو سکتی ہے کہ رسول اللہ خدا چھٹا اس کے بارے میں ازدھیں کہ یہ ہم اپنی سے نہیں ہے۔ اہمیت میتے خدا ہے اور اس کا تحفاظ جہنم ہے اللہ کی پناہ۔

۱. حورہ نہ میں تمام انبیاء، صلی اللہ علیہ وسلم السلام کے ہے۔ ملی فرمائیا جائے رسول اللہ خدا چھٹا و ملکوں ہو۔ اور حورہ اپنے اسرائل اور سرہ زرگان میں رسول اللہ خدا چھٹا کو فرمایا جائے۔ کوئی شدید فرمایا جائے۔ وہاں اور ملکا کو لا بسترا و لہوارا۔

عَنْ أَبِي الْمُتَّفِقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتَكَبِّرِ عَنِ الْحُدُودِ
مُسْلِمٌ بِبُو حِيَةِ تَمْرَدٍ لِوَجْبِ الْمُلْكِ لِلْمُلْكِ وَسُرْعَةِ الْجَنَاحِ لِلْجَنَاحِ لِرِجْلِ وَإِنْ
كَانَ فَهْيَا بِسِيرَةِ أَبِي وَصْوْلِ اللَّهِ قَالَ وَيُذَمِّنُ كُلُّ حَاجَةٍ مِنْ أَرْزَاقِهِ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابی داود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درشاد طبلہ اور جس کی
نے جوئی قسم کی اکر کی مسلمی کا کوئی حق مدد اور صافی فیصلے سے خس کی کوئی چیز حاصل
کر لی تو اللہ نے اس شخص کے لئے درخواص پڑ کر زندگی ہے تو جنہیں ایک غصہ نے
سوپل کیا یہ رسول اللہ اکرچہ ہے چیز بالکل معمولی اور تصوری ہی ہو (جب بھی سمجھ رہا ہو گی) ۲۰
تھے ~~جیسا~~ نہ درشاد طبلہ اور جس کی خسیں ہیں ہو۔ (بکھر مسلم)

(غرضی) سلطب ہے کہ اگر کسی نے عدالت میں جوئی قسم کی کسی دوسرے بندے کی
بالکل معمولی تحریکے قیمت پر جگہ بھی حاصل کی تو اس نے اسی انتہا کا لگایا جس کی سزا میں اس کو
دوسرے کا عذاب ضرور پہنچانا ہو گا اور مو شین صالحین وللہ جنہے خرموم رہنے گو

عَنِ الْمُتَكَبِّرِ عَنِ الْحُدُودِ مُسْلِمٌ فَرِطًا كَيْدَيْهِ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے درد میں
درد میں سورہ کامیاتہ اسلامی معاشرہ میں تھا اور آپ ﷺ کے سامنے میرا مسلمانوں کی تھیں ہمی
عهدات آئے تھے اور کسی غیر مسلم کی پیغام بھی جوئی قسم کی اکر حاصل کرنا ہمی طرح خراہ ہے
جس طرح مسلمان کی پیغام حاصل کرنا اس کی راستی ملی قرآن پاک کی نہ آہت ہے جس کا حوالہ
خود رسول اللہ ﷺ نے (ایک حدیث میں) خوبی پر دوسرے بھی ہے) جوئی قسم کے عذاب علی کے
سلسلے میں دیا ہے۔ *لَيَوْمَ الْيَقْظَةِ يَنْهَا عَنِ الْمُجْرِمِ وَلَيَعْلَمُوهُمْ نَهَا لِلْكَوْثَرِ فَوْلَادُكَ لَا يَخْلُقُ
لَهُمْ لَيْلَةً إِلَّا جَعَلَهُمْ أَهَدَّهُ وَلَا يَنْظَرُ إِلَيْهِمْ نُوْمًا طَيْفَةً وَلَا يَغْرِيَهُمْ ذَلِكُمْ غَلَظَتِ الْأَيْمَنِ*
طہ۔ (المریم ۷۷)

خود حضور ﷺ کے فیصلے سے بھی دوسرے کی چیز حلال ٹھیک ہو سکتی
بھی ایسا بھی اتنا ہے کہ ایک چالاک مقدمہ باز آؤ دوسرے کا چیز پر محو نہا جوئی کرتا ہے
اور اس کا ایسا ثبوت ہیں کرتا ہے کہ چاہی اس کو بر حق کہو کہ اس کے حق میں فیصلہ نہ دوشا
ہے اور اسی طرح کبھی کوئی محو نہا عالیہ اپنی چبڑی سے اور جوئی قسم کی اکر اپنی سچائی کا
کاٹھی کر لیتھی والا دھان ہے اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہے تو قائمی شریعت کے اس فیصلے
سے وہی اس محو نہا کی یاد ہاصل ہے کہ لئے حلال و جائز شخص ہو جانی احرام علیہ حقیقی ہے اور

جو پا مقدمہ لے اے لہر جھوٹی حتم کہانے سے وہ بھی رہ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی ایک بیڑا ہوں وہ کسی مقدمہ بدل کی جب زبان سے متاثر ہو کر مجھ سے بھی ہیں بالظاہر ہو سکتا ہے تو یہ زیرے فصل سے بھی وہ چیز اُس کے لئے خالی نہ ہوگی جرم یہ رہے گی۔ حدیث شیر ہے۔

عن ام سالمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیل السا انا بشر و انکم
تخصیصوناہی و لعل بعضکم آن بخود انہن پہنچتہ من بعض للقضی لہ
حیل تھوڑا اسیع مدد لمن ضربت له بشی من حق اخیہ فلا ياخذنہ لاما
قطع لہ قطعة من الطار۔
(رواه البخاری و مسلم)

حضرت امام سفر رضی رحمہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک بیڑا ہوں مگر تم لوگوں سے زیادتہ بھروسہ خدھرات لائے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک بیڑا اپنا چاہوئے والا اور بیڑا اور اس کی قبر رک کے اپنی دلیل ہیں کرتے والا اور اس سے اور بیڑا میں اس کی بہت من کرائی کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ دیے جوں تو اس طرح ہی جس نکتے اس کے بھائی کی قبر کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس کو بہر گزت لے (اس کے جھوٹے دوسرے بھوٹی حتم کے نتیجے میں) اس کو جو دن چاہوں وہ (اجام کے حامل سے) اس کے دوست دوسرے نکل کر ایک حصہ۔
(کیونکہ کچھ مسلم)

(آخر) مطلب یہ ہے کہ میں ایک انسان و روحہ ہوں ہالم الغیب نہیں ہوں ہو سکتا ہے کہ کسی نہیں پیدا نہ کی تقریباً و استدلالی سے متاثر ہو کر اس کے حق میں نیچہ دے دوں اور اسی کا حق نہ کرو تو یہ زیرے فصل سے بھی دوسرے فرقی کی چیز اس کے لئے خالی نہ پہنچتہ ہو گی بلکہ وہاں سے حق میں دوسری نہ ہوگی۔

جوہی قسم شدید ترین گناہ کیفیۃ

عن عہدناہ بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائم من اکبر
الکبیر الشرک بالله و عتریت الولیمین والبیمن الفحوس وما حلف بالله حلفت
بیهی صبر فادصل لہا مطل جداج بعوجۃ الا جلت نکحة فی قنیۃ الی بروم
البنت۔
(رواه البخاری)

حضرت عبد اللہ بن افسر رضی رحمہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

گناہوں میں سب سے بڑے (ابو سب سے عجیب) گناہ یہ ہے جن اللہ کے ماتحت کسی کو شرک کرنے۔ بعد ازاں اپنے کل ناچاریں بور (حاکم کے ساتھ ناجان بوجو کر جھوٹی حکایت در عدالت میں جو قسم کھانے والا حکم کا نامہ ہوا اس میں بھر کے پرستہ براہم گزبہ کسے (یعنی اقتدار ہے) کی گھوٹ و خیانت خال کرتے تو (الله تعالیٰ کی طرف سے) اس کے دل میں قیامت کی کہ کے لئے ایک دار غیر طیار ہا ہے۔ (یعنی اس کا دبائل قیامت میں غایب ہو گا) (حاسنہ نجدی)

فَنَّ حَمْرَّةُ بْنُ فَالْعَلِيٍّ فَلَمَّا حَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الصَّبَحِ فَلَمَّا بَلَّ الصَّرْفِ قَامَ فَالْمَأْذَنُ فَلَمَّا قَدِمَتْ هَبَادَةُ الزَّرُورِ بِالْأَفْرَادِ بِهَذِهِ ثَلَاثَةِ مَرْءَاتٍ لَمْ يَرَوْهُمْ يَأْتِيُونَ وَلَا يَخْبُرُونَ قَوْلُ الزَّرُورِ حَفَاظَ اللَّهُ عَلَيْهِ مُشْرِكِينَ وَهُنَّ بِهِ مُؤْمِنُونَ

فرمیں ہیں کاٹکر رحمی اللہ عنہ سے رہا ہے کہ رسول اللہ نے (ایک دن) یعنی شہر میہر کی نیمیت آپ نارغہ بوزے تو (اٹھ کر کھرے ہو گئے اور فرمایا کہ جو حقیقی کوہنی شرک کے مذکور کردی گی جو بات آپ نیکھلتے تھیں وہ در شادی ملی ہو گئی آپ نیکھلتے (قرآن پاک کی) تو آئت ڈھنی "لَا يَحْبُرُ الرَّجُسُ مِنَ الْأَوْرَادِ وَلَا يَحْبُرُ ابْرَوُ الْزَرُورِ حَفَاظَ اللَّهُ عَلَيْهِ مُشْرِكِينَ وَهُنَّ بِهِ مُؤْمِنُونَ" (کے لئے لوگوں کا بہت پرستی کی گئی سے بچوں کو جھوٹی کوہنی سے بچوں کو حقیقی کوہنی کے ساتھ بیس کھلکھل کر ہو کے اس کے ماتحت کسی کو شرک کی کرسنے والے نہ ہو) (حسنہ نجدی)

(تکریب) رسول اللہ نے جو آئیں اس خطاب میں مطابق فرمائی اس میں شرک دہت پرستی مکھی میہر کی خلول زور سے بچوں کو پریز کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے لور دتوں کے لئے اپر کا ایک حقیقتہ اور ایک حقیقتہ جو فرمایا گیا ہے اس سے رسول اللہ نے یہ کہا لور میہر کی کھلکھلی کا شہد سوزون (جھوٹی شہادت) ایسا ہی کہہ اور عجیب گھبہ ہے جیسا کہ شرک دہت پرستی مداری مان والوں کو اس سے ایسا کیا کہ نیز کرنا چاہئے جتنا کہ شرک دہت پرستی سے

کن لوگوں کی گواہی معتبر نہیں:

عَنْ حَمْرَةِ بْنِ حَمْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ لَا
لَعْزَزَ هَبَادَةُ عَلِيٍّ وَلَا حَمْرَةُ وَلَا دَادِ وَلَا دَانِيَةُ وَلَا ذَيْ يَمْرُرُ عَلَى أَعْمَدِ وَرَدَ
هَبَادَةُ الْمَقَامِ لَا هُلُلَ الْمَبَتَّ.

مر وہن شیعیت نے اپنے الدشیعیت سے نقل کیا ہو انہوں نے اپنے دلو (حضرت عبدالقدوس)

عمر و بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ثہافت کرنے والے کسی مرد
اور (آئی طرح) اپنی بیوی کے دل کی بحوثت کی تھہافت درستہ نہیں (بھنی ہاتھ قبول
نہیں) ہور کسی زملے اور دوسری کی شہادت بھی قابل قبول نہیں ہو، کسی بھنی رکھنے والے کی
شہادت بھی اس بھائی کے خلاف جس سے اس کی اٹھی ہو (الاطمی قبول نہیں) ہور جو شخص (آپنی
روزی ہور ضروریاتہ محضی کے لئے) کسی گمراہ سے دوستہ ہو کر پڑھ کیا ہو اس گمراہوں کے
حق میں اس کی شہادت کو رسول اللہ نے لے لاتھی قبول کر دی۔ (مشنیہ)

(تشریح) اس حدیث میں پہلے خیانت اور زنا کا ارتکاب کرنے والے مردوں اور جو رتوں کے
باہر میں فرمایا گیا ہے کہ ان کی شہادت لاتھی قبول نہیں۔ ان دونوں گمراہوں کو بالصور حل کے
سمجھ چاہیے اصول اور لا توان یہ ہو گا کہ جو شخص دیسے کہا تو ہور قواطع کامرا تکب ہو تو سرے
انکوں میں پاٹن و فاجر ہو اس کی شہادت قبول نہ ہو گی یہ کہہ دیسے کہا ہوں ہمارا تکب اس کی دل
ہے کہ اس کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہے اس لئے اس کی ہمایی پر اختبار نہیں کیا جاسکتا۔ کسی
و مخفی رکھنے والے کی خالقہ کو اسی کے لاتھی قبول نہ ہو بنتے کی وجہ ہے اسی طرح جو آدمی کی
گمراہ سے دوستہ ہو اس کا رب نہ سمجھا کہا تو اس نہیں کے ساتھ ہو وہ کیا اسی گمراہ نے کہا یہ فرد
بہ اس لئے اس گمراہ سے کے حق میں اس کی شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی اس سے معلوم ہے
وہ کیا کہ گمراہوں کی بدرجہ بولی حاصل نہ ہو گی۔

نظام حکومت خلافت و امارت

جیسا کہ معلوم ہے گویا انسانی زندگی کے ساتھی یہ شعبوں پر حاوی ہے۔ وہ حکام کو اپنے خلافت و امارت اخلاقی اور اپنے حاشرت و حدائق حالت کی طرح نظام حکومت کے ہدایت میں بھی اپنے ہزاروں کی رہائی کرنا ہر اکام وہی لایت دیتا ہے بلکہ سلطنت و حکومت کا عین اس کا انہم درج شعبہ ہے کیونکہ دوسرے بہت سے شعبوں کا دیوار اس سے والست ہو اسی پر موقف ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے طرزِ عمل پرورشات سے اس شعبہ کے ہدایت میں بھی امور کی پروگریمیہ کی طبقہ کی ایک طبقہ پروری کی تھی اور ایک جمیلیہ حکومت بھی ہے کہم اور گی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے طرزِ عمل کے نیوں و نئے کے ساتھ اس حکومت کے برقرارر فرازدا بھی تھے اور حضرت کے بعد قریبیوں سال آپ ﷺ اس دنیا میں رہے اسی وقت میں اسی حکومت کا اعلان الکاظم برادر و ائمہ اور علماء میں تھا کہ اور گیرین تھیں سچے ہماریہاں تھے کہ جعلت ہمارا کئے اکثری دو غلب پر اور جنہیں اور جنہیں اس دور کے معیار کے مطابق وہ سب حقیقی حکام کے ناموں پر رسول اللہ ﷺ کے باخوبی سے کرتے جو حکومت کے سربراہوں کے تھے کہ ہوتے ہیں اپنے ناموں پر اعلان کر کر جنہیں اور اللہ کو اعلان کرنے والے ہیں مخالفوں سے جدا ہی کی عرضی قائم کرنے کے لئے اس کے راستے میں زیکوت ذاتیہ مخالفوں سے جدا ہی کی عرضی قائم کرنا ہے اس سلسلہ میں حقیقی ہمیں اور فلسفی دستے بھی پہنچے۔ مسلم کے محلہے بھی کئے جائز ہوں خزانہور زکاۃ کی وصولی کا اکام بھی تمام فرمائیں اور اللہ آپنے اولے علاقوں میں قائمی کا اعلیٰ ہمارے عامل بھی تقرر کیجئے اور اسی سب کا مول کے ہدایت میں آپ ﷺ کی ہدایات میں اسلامی حکومتوں کو ہدایت کے سربراہوں کے لئے اصول درجہ میں پوری رسمیت مروج و سچے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے تریسیپاں و خواص، اصول بدینکار میں سے جو ہمارے حضرات کے ہدوں میں کے اسی حکومتی نظام کو چلاسے میں آپ ﷺ کے جا ٹھیک ہوئے (حضرت ابو اکبر صدیق اور حضور اخیرت میں ای اخیرت علی مرتعیہ میں اٹھ گئے) انہیں نے اپنے زمانے کے فاقیوں کا اعلان رکھ کر ہوئے اسی میں اس کی کوئی خوشی کی کہ حکومت سے خلق ساتھیے حالات میں رسول اللہ

جس کے طور پر یقینی اور آپ ﷺ کی ہدایات کی پوری پاہنچی اور ہیر وی کی لی جائے اُنہاں کا شکر وہ تھا ہے جس کی وجہ سے اُن کو "خلقانے راشدین" کہا جاتا ہے۔ "خلقانے راشدین" تو یہ حکومت ہے جس میں آپ ﷺ کی ہدایات اور آپ ﷺ کے ہوتے ہست کی حقیقتی ایجادوں پر زری پاہنچی ہے یہ دل کی چال ہے۔

اس تحریر کے بعد فلم حکومت والادعیت سے صحیح رسول اللہ ﷺ کے پڑاک شواستدیں میں پڑھئے جائیں۔ انہی سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اسلامی حکومت ہو اس کے سربراہی کی خاص قسم و اقسام ہیں اور عام مسلمانوں کا دین اور ان کے ساتھ کیمار ہماچل پختہ۔

خواص کو امیر کی اطاعت اور امیر کو تقویٰ اور عذر کی ہدایت:

فَنَّ فِيْ هَرِيْزَةِ الَّذِيْنَ لَلَّاهُ رَسُولُهُ مُكَلِّمٌ لِّلَّاهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُخَاطِبِيْنَ اللَّهُمَّ تَعَالَى

اللَّهُ وَمَنْ عَصَيْتَ لَكَذِّبَتِيْنَ لَهُ وَمَنْ يُطِعْ الْأَمِيرَ لَكَذِّبَتِيْنَ وَمَنْ يُطِعْ الْأَمِيرَ

لَكَذِّبَتِيْنَ وَالَّمَا يَحْكُمُ جَنَّةً يَجْكَلِلُ مِنْ دَرَّةٍ وَيُعْصِيْ بِهِ لَلَّاهُ أَعْلَمُ بِكُلِّ كُوْنٍ

وَعَدَلَ لَمَّا لَمْ يَعْلَمْ بِكُلِّ كُوْنٍ وَلَمْ يَأْنِ لَهُ بِغَيْرِهِ لَمَّا عَلَمَهُ مَنْ أَرَوْهُ الْمُعَذَّبُونَ مُسْلِمٌ

عَزِيزٌ بِرِبِّهِ وَرَحِيمٌ بِالْعَذَابِ سَرِّيَّتْهُ بِرَبِّهِ الْمُرْسَلُونَ مُسْلِمٌ

اطاعت کی اس نئے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے صریحہ افریل کی اس نئے عذر کی افریل کی۔

جو جس نے امیر کی فرمودہ دی کی اس نے بھرپور امیر و دی کی اور جس نے اس کی افریل کی

اس نے بھرپور افریل کی۔ اور امام (بنی) سلامی حکومت کا اس نے اس کا سامنہ ہوا جعل ہے "اللَّهُ يَعْلَمُ

مَا ہے اس کے بھیجتے ہو اس کے کاروبار چھوٹا بھاگتے ہے لیکن اگر کوئی خداوند عالم کے حکومت

کا حکم کرے اور عذر و انصاف کروں افید کرے (اس کے لئے اس) کا اکثر کو اب ہے اور اس

اس کے خالق ہے کہ تو اس پر اس کا قبول و مذکوب ہے گا۔ (بھرپور و بھی سمل)

(تقریب) تقریب میں فرمایا گیا ہے۔ "مَنْ يُطِعْ هُرْسُولَ اللَّهِ يَعْلَمُ هُنْدَهُ" جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی فرمودہ دی کی اس نے اللہ کی فرمودہ دی کی، کیوں کہ اللہ کے رسول ہو احکام سے بچے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بُعدِ اُن میں کی فرمودہ دی کی کا حکم ہے اس نے اس کے حکام کی قیمت اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی فرمودہ دی کی طبق اس کے حکم سے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر بچے کہ امیر کی اطاعت کی جائے اور اس کا حکم بھاگتے ہے (بھرپور و بھی سمل) امیر کی اطاعت رسول اللہ

حکم کی اطاعت ہو گئی ہو راس کی تاریخی رسول اللہ ﷺ کی نازمی ہو گئی) مخوب ہے کہ عزیز ہے
حاصل کر فرماں و حکم کی دیانت میں ٹھیکرے کے سعی بخوبی کے تین۔
ظاہر حضور ﷺ کے اس درستہ کاغذ مقصود و مفہوم (حکم و حکمت) کی اہمیت فی العروض
کی اہمیت جتنا ہے کہ اس کی فرمایہ دری ہو، نازمی اللہ کے رسول کی ہو، پھر خود خود تعالیٰ کی
فرمانبر و دری ہو را فرمائی ہے۔ اُنگے روشن فرمایا گیا ہے کہ اسکے بخوبی پھر بخوبی اعمال کے ہے ٹھیکرے
ازم کے دریچے اپنی حکایت اور وظیفت کے عمل سے بچوں کی ایجاد ہے اسی طرح ایام و قبیل (الحادی)
حکومت کا سر بریدہ) مسلمانوں کا اور بینا کا محافظ ہو رہا ہے یہ حکایت اور وظیفت اس کی خاص
�性 و دری ہے اس طبقہ میں جو ہدودِ قانون کی نزدیک آتی ہے اس لئے مسلمانوں کے لئے ضروری
ہے کہ ہذا کو چھوڑنے پر اطاعت کریں اس نکے حکم کیا نہیں اس کے پھیر و پھر ہر قدر حکایت کا
غرضِ اکیم شکن ہے ملکت

حکایت حضور ﷺ (محبوب حکومت) کو صحبت فرمائی گئی ہے کہ ۱۰ تقویٰ ہوں عمل و انصاف کو
لالام پڑویں۔ حقیقی بیشتر یہ یادِ ان کے حقیقی نظر ہے کہ خداوند کی ہو تو پھر جعل میں ہم کو کیوں نہ
ہے اور قیامت میں ان کے حضوری میں ہو گئی اور ایک خطا کم کی جیسی سنت ہو کہ ہم نے یہاں
کیا ہوا کہ اس کا براحت حکم اسے دو گا اس سے کبی خالص نہ ہوئی ہوں عمل و انصاف پر ہم کو دے کے
پھر یہ کو شغل نہیں اگر ایسا کریں گے تو ایک دشمن یہاں پارکسی کے ہو رہا اگر ان کے خلاف چلیں
گے تو اس کا شدید عذاب و زیلِ بکھرتا ہے مگر

لَعْنَ الْمُكَارَةِ لَعْنَ الْمُنْوَنِ لَعْنَ الْفُحْشَى مُحْلِّي الْفُحْشَى وَ مُنْكِرِي الْمُنْكَرِ لَعْنَ الْمُنْكَرِ
لَعْنَ الْمُؤْمِنِ لَعْنَ الْمُنْكَرِ لَعْنَ الْمُؤْمِنِ لَعْنَ الْمُؤْمِنِ مُنْكِرِي الْمُؤْمِنِ لَعْنَ الْمُؤْمِنِ
وَ مُنْكِرِي الْمُؤْمِنِ حَتَّىٰ انْتَلِمْتُ

حضرت مولیٰ رضی اللہ عنہ ہے وہ ایسے ہے ایک دن میں کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے نجیسے
زندگی تھا کہ اسے معلوم ہوا کہ تم کو حاکم مقرر کیا جائے تو جو کو خداوند جعل و انصاف کو پھر
ٹکڑا سہو رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے نہ اسے خیال رہا کہ غالباً من
حکومت کی ناکی کے کام میں جلا کر دیاں گے اسی سب کے کہ مخالف ایک اس نہ جلا کیا ہے۔

(مدرس)

(تکریب) یہی حدیث کی فرضی حجابت حکومت کو اس حدیف کا یہم بھی سمجھائیے کہ رسول اللہ ﷺ
اور عمل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ

پر فائی باسے ملکوف ہو گیا تاکہ ایک وقت آئے گا کہ مظلوم صاحب ہر لور حاکم ہوں کے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۹ شام کے گورنر رہے اس کے بعد حضرت حسن بن سینے صاحب کے بعد ایک وقت آیا کہ ۹ پوری مسلمی حکومت کے امیر اور رہے حسین کرتے گئے۔

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُسْكَبِ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى الْأَنْعُونَ وَرَسُولُ الْأَنْعُونَ إِنَّمَا يَحْقِرُ الْمُؤْمِنَةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَعْدَمْ حَادِلٍ رَبِّنَ حَرَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَدَّدَهُ مُؤْمِنَةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَعْدَمْ حَادِلٍ

(روایت الحسین فی حسب الاصفهان)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کے دشاد فریاد کر کیا تھا کہ یہاں کے بدر والی میں سب سے افضل افسوس کے نند کیک بزم خوارم دلی دز خعل، افسوس مر رہا حکومت ہوں گے لور بدتریں درجہ میں سخت دل لور غلام وغیر مشف بر بدو حکومت ہوں گے۔ (الطب اورین تخلص)

(تشریح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علیہ اور امیر کو خداوند اس بخوبی کی خدمت میں ساختہ قدر خوارم دل بھی ہوتا چاہئے جیسا کہ حکومت کے حاملہ میں خود رسول اللہ ﷺ کے زندگی میں تھا۔

امیر کو حرام کی خر خواہی کی تائید:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبلِ مُؤْمِنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَعْلَمُ
عَنِي يَسْتَغْرِيَنِي اللَّهُ رَبِّهِ أَظْلَمُ بِمَا يَعْلَمُهَا بِمَا يَعْلَمُهُ إِلَّا كُمْ يَعْذِرُ رَبِّيَّهُ الْمُعْتَدِلُ

(رسویت الحنفی و حنبل)

حضرت معاذ بن جبل میں یہ حدیث ہے کہیے اس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سفارت تھے کہ جسیں بندہ کو نظر کی دیجت کرائیں (لیکن) حاکم و گران بھائے اور دو اس کی خر خواہی پوری پوری کر لے تو حاکم جھٹکی خوشی بھی نہ پائے۔ (مجحدیہ سیم)

(تشریح) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امیر اور حضرت کافر میں ہے کہ جو لوگ اس کے لئے حکومت کی خر خواہی کر خر اہمیتی میں کوئی ذلیقت اٹھانے کے لئے حرام کی خر خواہی میں کوئی ذلیقت کا ذمہ نہ ہے بلکہ اس کی خر خواہی سے بھی عرم دیتے گئے۔

کوئی ذمہ نہ ہے اس کے علاوہ سخت حشونت میں بھی اس امیر لئے کوئی صاحب حکومت کو "راہی"

اور اس کے پڑی حکومت ہو جم کو ٹھریجت گھا کیا ہے اصل عربی زبان میں رائی کے معنی چہ وہ ہے
اور تکمیل کے بیش نہ ڈریج ہے جس کو فوجا نے اور جس کی تھا لفظ و تکمیل اس کے لام
ہو۔ صرف یہ ولفاظ یہ مخلات کے لئے کافی ہیں کہ اسلام میں حکومت و ملارت کا کامہا تصور ہے اور
حکمرانوں کی کیفیت مددیوں ہیں۔ فرض شاید چہ وہ ان ہادروں کو جن کاچھ امور جن کی تکمیل
ان کے لئے ہوتی ہے سر بزری چہ اکابر میں لے جائے یہی اور مددوں اور ہجرروں رہنرلوں سے ان
کی تھا لفظ کرتے ہیں اور شام کو گھر واپس لائتے ہیں اس طرح جن کو تکمیل ادا کرنے اور جن کی کوئی تکمیل
کی پڑی نہ مدداری کیجئے ہے۔ ان صیغوں نے تھا کہ اسلام میں جیسی تجیب خلیفہ اور حکمران کی
ہے « حکومت کا مہمان خود رکھو جائے ہوں اکابر کی مدد و مددی ہے اور اگر وہ اس
سلطہ میں بے پرواں رہتا ہے تو اللہ کے خذیک گھرم ہو گے ۔

اللہ حاجت کے لئے امیر قادر و ازہ کھلار ہتھا چاہیے:

عَنْ عَمِّرُو بْنِ فَرَوْهَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ
عَنْ أَعْدَمٍ تَخْلُقَ يَاهِدَةً لِخُونِيَّةِ قُوَّى الْعَدْيَةِ وَالْمُخْلُقَةِ وَالْمُسْكَنَةِ إِلَّا تَخْلُقَ اللَّهُ أَعْوَبَهُ
الشَّمَاءُ فَوْنَى خَلْقَهُ وَخَاجَجَ وَمَسْكَنَهُ. (رواه البخاري)

حضرت عمر بن فروہ سے رائی ہے کہ اہلبیوں نے حضرت مسلمہ پرستے کہا کہ نبی نے رسول
الله ﷺ سے سلبے فرماتے ہیں کہ جو حکمران ضرورت مددوں اور کثرہ مددوں کے لئے اپنا
جدوںہ بند کرے گا اسی اس کی حاجت اس کی ضرورت اور اس کی سکھی کے وقت آسانی
کے درجہ پر بند کرے گا ایسی اس کی ضرورت مددی کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس
کی مدد نہیں ہوگی) (باقی تریزی)

(تقریب) رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد خلق نے رہشوں کا بھی طریقہ پر تھا کہ اسکا نام
 حاجت یا باروک نوکر یا بھائی کریں سمجھتے ہے اور اپنے مسکنے پیش کر سکتے تھے ان کے لئے درود اور بند
خشی رہتا تھا۔ لیکن جب خود رجی کی طرف سے بخیر خلوں کا سلسہ شروع ہوا تو حضرت علی
رضا رضی اللہ عنہ اس کے باخوبی شکریہ ہوئے اور حضرت مسیحی رضی اللہ عنہ پر ثابتانہ عمل
ہوا تو انہوں نے لوگوں کی آنکھ افت پر پاندی لگادی اسی موقع پر حدیث کے ردیوی حضرت عرو
بن حمہ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کا بے در شکر سنبھالا اسی وجہ پر حاجت میں آگئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی
مددوں سے کے بعد حضرت مسیحی نے درود اور ایک خاص آوی مقرر کر دیا اور انہوں نے اسی وجہ پر

خود ریاست معلوم کر کے حضرت مولوی سید سعید احمد

امیر کا حکم اگر خلاف شریعت نہیں ہے تو ہبھر حال اس کی
اطاعت کی جانے لگن مخصوصیت میں کسی کی اطاعت نہیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْعُرْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَىٰ
الْمُرْءِ الْمُسْلِمِ لِمَا تَحْبَبْ وَلَمْ يَكُنْ مُلْكُهُ لِمَا تُؤْمِنْ بِسُجْنِيَّةِ هَذَا لَمْ يَرَ بِسُجْنِيَّةِ هَذَا
شَعْرٌ وَلَمْ يَلْفِظْ (روزہ المطری و سنه)

حضرت مہر علیہ بن عمر رضی اللہ عنہ خدا نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا کہ
اس کا بیان کے احکام خداوندان کا ہر مرد میں کے بیانے خود ری ہے ان امور کی بھی جو پڑے
جوں پڑے ان امور میں بھی خدا پسند ہوں جب تک کہ کسی کے گلہ کا حکم دیا جائے گیں
جب کوئی ماصہ امر کی خلاف شریعت ہے تو خدا حکم دیا جائے گیں تو خدا امانت (شے و رائے) حکم نہیں
(جیسا مفہوم گئے کیلیے)

(تفسیح) مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ایسی بات کا حکم ہے تو آپ کی طبیعت سے آپ کی لذائی زبانے
کے خلاف ہو لگن شریعت کے خلاف ہو تو اپنی طبیعت کے ریاضان اور اسے کو نظر انداز کر کے
اس کی اطاعت کرنی خود ری ہے اگر ہمارے کیا گیا تو خالہ ہے کہ قدم خود پر اختلاف و اختکار ہو گا
ہیں اگر شریعت کے خلاف ایک کوئی حکم ہے تو اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ اللہ کا لارائی کی
شریعت کا حکم عقیدہ اور ضمانتے ہے۔

علماء حکماء کلمہ حق کہنا افضل الیہاد ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْعُرْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَىٰ
حَكْلَمَةِ حَقِّهِ حَمْدَهُ مُسْلِكَانِ جَنَابَهُ (روزہ المطری و سنه)

حضرت ابو سعید خدرا رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام
حکماء کے سامنے کلمہ حق کو افضل الیہاد ہے۔ (باقی تردی اینہوں نہ ہو طبیعت ہے یا چیز)

(تفسیح) کافروں سے لال کرنے میں اگرچہ کلبت اور اپنی سوت کا خلاہ بھی ہوتا ہے
لگن حق کو کامیابی کی وجہ ہے۔ مگر علماء حکماء کے سامنے لکھد حق کیونہ میں اپنی جان کا
یا کم سے کم زمانہ انجمنہ میں ہوتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے اس کو افضل الیہاد فرمایا کیا ہے۔

جہالت کو سر بردا حکومت مانا جائیگی نہیں:

نہیں یعنی ملکوں کا ملک لئا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تعلق قدر میں نہ
ملکوں اور خلیلہم پہنچ سو بیداری کا ان پہنچ کو قوم و قواؤ الفرشتم اور اُنہوں کو
زروادِ عالم (بندوق)۔
حضرت امام حسن عسکریؑ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام کا دشمن
بے اسرار شدید دشمن کی طرف کو بیان کیا تھا کہ میراثِ اسلام کا ایسا ہے جو اپنے خلیلہم کے لیے اکر کر دے تو اس کا
یہ بھی ہوگی جس سے ایک حورست ذات کو بنا کر اس کا دشمن بے اسرار کر دے۔ (کیونکہ)
(عشرت) مرد و حور حورست کی خصوصیت میں خوب کلاہو افراد ہے جو اس کی روشنی دلیل ہے
کہ حور حورست کی خصوصیت ایک دشمنی ہے جسے کاموں کے لئے نہیں ہوتی ہے اور اگر کوئی کام کا دشمن
کے خلاف عمل میں آتا ہے تو وہ یہ حورست کے خلاف ہے اور ان خلافِ خصوصیت کاموں میں سے
بیرونی خصوصیت ہوتی ہے یہی اور اس کے لیے۔

خلیفہ اپنا جا شکن نامزد بھی کر سکتا ہے اور اپنی
حل و عقد کے اختیاب پر بھی چھوڑ سکتا ہے

روزِ حاضر کے مغلی نظام جہالت سے رحمیت کے نتیجے میں جو کوئی لاگوں نے کیا
شروع کی ہے کہ اسلامی نظام میں اصلاح (یعنی سر بردا حکومت کی طرف سے اپنے جا شکنی کی
کامیزوں کی) ایک انجمنش فیض ہے، اسکے ہے کہ یہ تحریرِ سرف رحمیت کو یہاں لے لے جو
ہور نامزدگی کے بھی وغیرہ بھی ہوئے کام اخصار حالات اور احوال میں ہے لگر عکسہ دلت (موجودہ
سر بردا حکومت) کی بھی اس کے برابر میں ہوئی دیانتداری کے سارے حصے سو فتحی ملین ہے کہ
اس منصب کی پسندیدہ بادا کرنے کی لاس میں زیادہ ضرایح یہ حور جہنم کی اس کی سر بردا اسی کو
خدا شنی بخول کر لیں گے اس حورست میں خلافات کے لیے اس کی نامزدگی کی سرف جا وہ ملک بخرا
جو کہ خدمت ایک بزرگ رہنی ہے اس کے لیے خلیفہ سرف جسی ایڈ عد کو لیتی ہو حورست ا
خلیفہ میں خلیفہ نامزد کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بخرا کی پسندیدہ کا
برادر قریباً تھا تھا بھی بخرا اپنے خلیفہ پر اکٹھا و بیکن ہو گیا کہ اپنے خلیفہ کے بعد اپنے خلیفہ کے خلیفہ
ہو جائیں میں سب ستر اکبر علی ہوں گے جس کی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے ہوں گے مسلمانوں کا انتصہ ہو کا تو
اپنے خلیفہ نے ان کو باضابطہ نامزد نہیں کیں اگرچہ اپنے مرعشِ ولیت میں اپنی بجکہ اُنہی کو نہ ایڈ عدا کر

اس طرف کھلائیں اور فریاد

الغرض اگر علیفہ برقرار ہو اس نور امت کے حق میں کسی حل کی خواہی میں کو ہبھر سکے تو اس کو اس کا حق ہے اور اس طرف توجہ کرو جس غایقہ برقرار ہو گئی ہو اگر خود بہر کرنے کے بجائے اپنے پابھر حل و مقدار کی ایک جگہ کو انتساب کا احتیاط دینا مناسب سمجھے تو ایسا کرے تو یہ بھی صحیح ہو گا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اگر کسی وقت انتساب کے وہیں کو صحت کے عالم حل دیں تو یہ بھی کی حد تک و سچ کرنا مناسب سمجھا جائے تو ایسا کر۔ بھی نورست ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے بعد خلائق را مددیں کے نظر میں سے بھی معلوم ہوا ہے کہ اصل الہمی خاتم نبی محدث ہے اسکا فوراً انتساب ایسا کوئی خاص طریقہ ہو ضبط محسن نہیں ہے نور صدقی مقاصد اور شریعی حدود والخاتم کا الگا لکھ کر ہوئے حالات کے مطابق تحریر کی جائے سکتا ہے۔

غَلَىْ عَبْدِهِ كَلَّتْ مَلَأَ رُشْوَانَ أَعْظَمَ حَلَقَةَ الْمُؤْمِنِ وَسَلَمَ فِي مَرْجِبِ الْغَنِيِّ لِيْلَةَ
بَخْرٍ أَبْدَدَ وَأَنْجَدَ خَلْقَ الْكَبِيرِ بِعَدَّةِ لَيْلَاتٍ أَنَّ الْخَلَفَ أَنْ يَهْبِطِي مُعْنَى وَيَنْكُلِي مَلَأَ الْأَرْضِ
وَلَاَ وَلَاَنِي اللَّهُ وَالشَّوَّمُونُ إِلَّاَنَّهُ بَخْرٌ
دوہ متنی

حضرت مائیوہ مددیہ، شیعی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے برلن و دوہ
میں جسم سے فرمایا کہ (ایت عائشہ) اپنے دندار کردار اپنے بھائی (عمر) اور جنم اپنے بھائی (عمر)
کے سامنے ہوا وہ تاکہ نہیں (خلافت کے ہوئے ہیں) اخیر کھواروں نے مجھے اندیشہ ہے کہ
(خلافت کی) تندی کے والا کوئی اُویں اس کی تذاکرہ ہو جاؤ کی کہنے والا کہی کہ نہیں ہوں اس پا
سکتے وہ مٹھیں وہاً مٹھیں اور مددیہ تعالیٰ کو اور موٹھیں کو اور کر کے سماں کوی خود کرنے ہو گے۔

اجمع علمی

(تشریف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے شریعی دوہات میں سے اور فریاد
تفاکر اپنے بعد غایقہ کی حیثیت سے ایک کمر صدیقی کو ہبھر لے رہا ہے اور ”خلافت نہ“ قریب کرا
دیکی اور اس کی مکمل کرنے سے حضرت ایک کمروران کے سامنے ہبھر لے جو اس میں اپنی کمر کو بھانا
کی ہے اسی تھیں مگر آپ ﷺ کو یہ اکشاف دیجیں ہو گا کہ شیعت الحنفی میں میں نے ہو چکا ہے وہ
بہرے بعد اپنی ایمان ایک کمر کے سماں کی کفری غایقہ نہیں کریں گے تو آپ ﷺ نے اپنی اس
کمر کو مغلی بھر دیا ہے اسی کی خود دست نہیں کی ہو رہی مناسب سمجھا کہ میری ہبھڑوں کے ہمیز
یہ طریقہ کے انتساب سے وہ غایقہ ہوں۔ چنانچہ ایسا اول ہبھر حال اس حدیث سے یہ معلوم
ہو گیا کہ انتساب اور نامزوگی ایک ایک طریقہ ہے جس کے بہت میں آپ ﷺ نے خوب تصور

اں کا انگلہ در فرمایا تھا مصیت کا بیکر جنی اللہ عنہ نے بیہب اپنے بھوک کے لئے حضرت عمر بن عٹی اللہ
عنہ کو غلیق ہزور کیا تو غالباً ان کے ساتھ دلیل کے طور پر رسول اللہ ﷺ کا بھی مارہ ہدایہ
حضرت عمر بن عٹی اللہ عنہ نے اپنے بھوک کے لئے غلیق ہزور کرنے کے بجائے سلسلہ کو ایک مجلس
شوریٰ کے پروار کیا تو انہوں نے حضور ﷺ کے ملن سے روشن حاصل کیہا اور خوش آئی ایک
مدد سے معلوم ہوا کہ اخلاق حضرتی کی بھی بودھی سے بھروسہ تھا کہ اسی تھا۔

خلافت علی مسیحیان المذہب صرف ۳۰ سال:

عَنْ مُعَاذِنَةِ كَانَ لَكُلُّ رَمَوْلَهُ حُلُمُهُ حَلْمُهُ وَسَلَمُهُ حَلْمَلَهُ حُلْمُهُ لَهُلْمُهُ سَلَّمَ
لَهُلْمُهُ لَهُلْمُهُ

(دوہ بوداہ)
حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے رواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلیق ہزور ہو تو ہر کوئی
مذہبی مصلحت طنزی کر کر پا بھی کے ساتھ ہذا مذہب کی سر برداشتی صرف ۳۰ سال تک
رہے گی اس کے بعد ہذا مذہب کو چاہیے گا بادشاہی کے لئے (من بوداہ)

(تقریب) ہذا تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھ کر دی گی تھی کہ آپ ﷺ کی
امت میں آپ ﷺ کے بعد خلافت علی مسیحیان المذہبیین تھیں لہوں مذہب آپ ﷺ کے اصول اور
طور طرزیوں کے ساتھ ہذا مذہب کی صرف ۳۰ سال تک چلے گے اس کے بعد بدشاہی ہوئے
حضرت عمر بن عٹی اللہ عنہ کی شہادت ہے اُنہیں آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے بعد خلافت علی
مذہبی (مذہبی) مذہبی
جنکی عمم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ایک میثیں کوئی کے ساتھ خلافت صرفت صدیوں رضی اللہ
عنہ سے سچ کریں اور ان کے حق میں خلافت سے دشیراد ہو گئے۔ حضرت عمر بن عٹی خلافت کے
بیچھے سچے دلائل کرنے والے ایک آپ سے تیرے تھے تھے سال ہو جاتے ہیں۔ خلافت علی مسیحیان المذہبی
خلافت صدیوں، جس کو اس حدیث میں ”خلال المذہبی“ کہا گیا ہے اس میں سلوں تک رسیں اس
کے بعد طور طرزیوں میں تبدیل کا عمل شروع ہو گی اور شدید خلافت علی مسیحیان المذہبی کی وجہ
پر شہشت کا رنگ آگیں۔

ماں حضرت ﷺ کی درباری میثیں اور ہمیں کی طرح پر حدیث ابھی تک رسول اللہ ﷺ کا سیڑھا
آپ ﷺ کی میثات کی دلیل ہے۔ آپ ﷺ کی میثات کے بعد خود کو ہونے والا تھا جس کے طبق کا

کوئی ظاہری مدارجہ نہیں تھا۔ آپ نے اس کی اطلاع دیکھ لی تو وہ حق دو قسم میں آیا۔ ظاہر ہے کہ آپ کو اس کا علم اللہ تعالیٰ کی وجہ کے ساتھ مدارجہ نہیں۔

بادشاہوں اور حکمرانوں کی نسبت کا صحیح طریقہ:

**عن عيسى بن حميم قال رَسُولُ الْحَسَنِ عَلَيْهِ وَرَحْمَةٍ وَّبَرَّهُ أَنَّ
يُنْصَحُ لِلَّذِي مُتَكَبِّرٌ بِأَنَّهُ فَلَوْلَا يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْرٌ وَّلَجْنَى لَيُعَلِّمَ بِهِمْ كُلُّ مُخْلِفٍ يَهُوَ أَلْيَلُ
مِنْهُ لَذِلْكَ وَالْأَكْبَرُ لَذِلِّكَ الْمُكْبَرُ عَلَيْهِ**

حضرت پیر اس بن حضرت علیؑ اور حضرت علیؑ سے درالحمد ہے کو رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کی صاحبیٰ حکومت کو کسی بیان کی تصحیح کرنا چاہیے تو اس کو چاہیے کہ صاحبیٰ (اور ذوقِ عدالت کے ساتھ) تصحیح کرے مگر اس کا لامعاً تصور نہیں کر سکتی مگر بیانات اس کے ساتھ رکھے۔ پھر انگریز اس کو تعطیل کرنے لگے لہریاں لئے آر بیجا (جنی ملکوں میں اصل ہو گیا) پورا گراں نے تصحیح تجویز کی تو اس تصحیح کرنے والے نے پیغمبر ﷺ نے اکر دیا۔
 (اسلام)

(تقریب) پر بیک حکمیت نصحت کا تھا جیسا کہ یہ کہ عاصی کرنے والی حکومت اور احتجاجیوں یہاں کی نصحت میں ملا جاتے کر کے کی جائے یہ طرزِ عمل خاصہ کے دل میں بیٹھنے والا ہے جس سے تمہاری میں ملا جاتے کر کے کی جائے یہ طرزِ عمل خاصہ کے دل میں بیٹھنے والا ہے کہ نصحت کرنے والا شخص یہ زبردست خود ہے لیکن اگر ابھی بات کے تحول کرنے کی صلاحیت سے اس کا دل ہالک مکمل یہود محروم نہیں ہے تو تحول کرنے کی پوری ہمہری ہوتی ہے اس کے برخلاف اعلانیہ یورپ و سرحد کے سامنے نصحت ملک و ملکیت نوچین محسوس کر سکتا ہے جو اس کے دل میں بیٹھنے والی ہو سکتی ہے راستہ روانہ کتاب کے لاریہ نصحت کرنا بھی خوبی کی ملا جاتی ہے

حکمرانوں کا غلام و نکاح و خارجی بد اہمیتیوں کا نتیجہ اور خدا کا عذاب ہے تھے لہذا
مردی کی حکومت کو کسی کے بھائیے خدا کی طرف سر جوئی نہ اور اس سے دعا کرنا۔

عَنْ أَبِي الْقَرْنَاءِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَعْلَمُ
أَنَّكَ لَا تَرْجُو حَلَاقَ الْمُطَلَّقِ وَتَرَكَ مَشْتَرَكَ الْزَبَرِ الْمُلُوكِ فَلَمَّا سَمِعَ زَيْدٌ ذَلِيقَ
أَعْبُدَ أَنَّهُ أَكْفَافُنِي حَوْلَكَ الْزَبَرِ الْمُلُوكِ كُمْ عَنْهُمْ بِالْمُرْسَمِ وَالْمُرْلَادِ وَالْمُعَادِ

۲۷۰۸۷
نَفْعُلُوْنَ لِكُلِّ شَجَرٍ وَالشَّجَرَةُ لِكُلِّ فَوْحٍ مُوْنَهُ الْعَذَابُ لِلْأَخْرَى
نَفْعُلُوْنَ لِكُلِّ شَجَرٍ بِالْأَغْوَى عَلَى الْمُلْوَدِ وَلِكُلِّ فَوْحٍ لِكُلِّ فَوْحٍ
نَفْعُلُوْنَ كُلِّ الْأَخْرَى شَجَرٍ مُلْوَدَكُمْ.

پھرستہ ابوالدرداء خی اللہ عن سے رواۃت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرباک اللہ تعالیٰ کا
ارشد ہے کہ جسی تین اللہ ہوں تمہرے سوا کوئی مسیح و ملائک نہیں تھیں اور خدا ہوں کاملاک فر
بہ شاہروں کا پیدا ہونے پڑے شہروں ہام کے دل پر بے شہزادگی نہیں ہیں (اور تمہارا اہل ان ہے کہ)
جب تمہرے سختے میری طاقت اور یہودی کرنے چیز قوشان کے خدا ہوں کے دلوں
کو رحمت و شفقت کے ساتھ ان بندوں پر توجہ کرو یا خدا ہوں اور جب بڑے ہمراہ بزرگان
رمضان احتیاط کر لیتے ہیں تو میں ان کے خدا ہوں کے قرب کو مغلی اور دشمنوں کے ساتھ ان
بندوں کی طرف بندوں چاہوں ہمارا ان کا خود تکلیف دیجئے ہیں تو میں تمہارے کو خدا ہوں
کے لئے بعد میں مخالفت کرو یا کہ دیکھ لیجئے کو میر کی پیدائش اور میری بارگی میں اللہ ہو یہ دوستی میں
اگر تمہارے لئے کافی ہو جائیں خدا ہوں کے جواب سے بجا آجئے جیسا کہ یہ

(حضرت علیہ السلام) یہیں

(تشریف) اس دن یا ماہیں جو راجحہ برئے حالات آتی ہیں تو ان کے کم و کم اکابری اسہاب ہوتے ہیں۔
جن کو دن یا ماہ کمہر کیجے والے بھر لیتے ہیں اور کمہر کیجیں اور باقی اسہاب ہوتے ہیں۔ اس
حد بھت میں رسول اللہ ﷺ نے خود خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہمان اڑیلیے ہے کہ بندوں پر دن یا ماہیں
جو بھتے ہے حالات ان کے خدا ہوں کی طرف سے آتے ہیں بعد میں ان کے احوال کے حالت
ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اسکی بندوں ہوں کا پیدا ہوں اور سب حاکموں کا حاکم ہوں۔ سب
خدا ہوں کے قوبہ تمہرے بقدر میں ہیں اور میر ایج قانون و دستور ہے کہ جب بندوں کی مام
ز محکی طاقت و فرمادہ دوستی کی ہوتی ہے تو میں ان کے حاکموں کے قوبہ میں ان کے لئے
رضیج و تقدیس اور دعائیں تو ان کا برہنہ رحمت و شفقت کا اور ڈاہنے اور اگر ان کی زندگی کا فریضہ
بدکروز ہوئی کی جوئی ہے اور صیحت کا غلبہ ہوتا ہے تو میں ان کے حاکموں کے قوبہ میں ان کے
لئے بصر نور تکلیف دیجئے کا ہدپہ دال دعائیں ہوں ہمارا ان کو طرح طرح کی تکلیف دیجئے ہیں اور
ستکتے ہیں تو دراصل یہ سب اخذ و ادب ہوتا ہے جسے حکام صرف اللہ کا ہوتے ہیں۔ آخر میں
قریباً کیا ہے کہ جب حاکموں سے تم کو تکلیفیں میکھیں تو ان کے لئے بعد میں کروں گیں کوئی نہ کروں گیں کوئی نہ
بھی ہیں سے کچھ حاصل نہ ہو گے لیکن یہ کرد مصیحیوں کی زندگی سے قریب کر کے میری فرمادہ دوستی دوں

زندگی اقتید کرنا آندر دل کے ساتھ بھری طرف سینا ہے اور اس طرح اپنے کوں پسکے مسلمان سے
خدا چھپا کر کے۔

جس بدر شد نے دل کو تیر کیا اور بیل و ملوں پر صاحب کے پیڑا فتنے تو اس وقت کے
دلک خیرت مرنا مٹھر جان جانش نے فرمائی۔

”تکمیلہ دریں، اسرار تصور کر دیں“